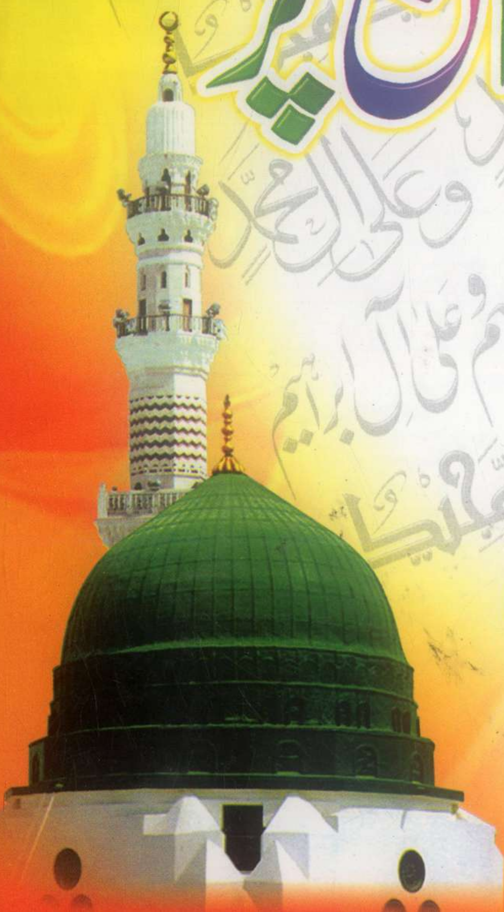
درود شریف کے فضائل و برکات پر مدلل تحریر

درود ان پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سلام ان پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



تالیف

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

درود شریف کے فضائل و برکات پر مُدلّل تحریر

درود اُن پر ﷺ
سلام اُن پر ﷺ

تالیف

ابو حمزہ مُفتی ظفر جبّار چشتی

ناشر

اکبر بُک سیلرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 37352022

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

نام کتاب .... درود اُن ﷺ پر سلام اُن پر ﷺ
مؤلف .... ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی
پروف ریڈنگ .... حافظ عبدالجمال ناصر نقشبندی
صفحات 632
تعداد 600
کمپوزنگ .... عبدالسلام، قمرالزمان
اشاعت 2012ء
ناشر .... محمد اکبر قادری
قیمت .... 400/- روپے

ناشر
اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

انتساب

سفیر عشق رسول، آبروئے اہل سنّت مفسر قرآن

مفکر اسلام، حضرت علامہ پیر

"سیّد ریاض حسین شاہ"

دامت برکاتہم القدسیة

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان

کے نام

انتساب

اپنے والد ماجد عظیم روحانی شخصیت عاشقِ رسول

راسخ عقیدہ اہلسنّت، صاحب درد صاحب الرائے

حضرت میاں شیر محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر کرتا ہوں

فہرست

حمد باری تعالیٰ

ہے ذکر ترا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروفِ ثنا ہیں سرو و سمن سبحان اللہ سبحان اللہ

غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیاء پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسنِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا دیکھے کوئی وسعت تیری، کیسے ہو بیاں عظمت تیری
عاجز ہے نظر قاصر ہے دہن سبحان اللہ سبحان اللہ

مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روحِ صبا تو جانِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر نقش تری قدرت کا نشاں، ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوعِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

میں نے جو کہا میں نے جو سنا، کبھی بھی نہ کہا کچھ بھی نہ سنا
ہے اس سے ورا تیرا مسکن سبحان اللہ سبحان اللہ

مٹی کو زباں دے کر اس کو اعجاز بیاں دینے والے
اعظم کو بھی دے توفیقِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

اعظم چشتی

نعت رسولِ مقبول ﷺ

صبح ازل کے مہر درخشاں صلی اللہ علیہ وسلم
شامِ ابد کے نیرِ تاباں صلی اللہ علیہ وسلم
طٰہٰ کا وہ تاج سجائے، قرآں اپنے ہاتھ میں لائے
ہادی آئے سوئے فاراں صلی اللہ علیہ وسلم
گلشن ہو گیا عالم سارا، ہر دکھی انسان پکارا
ہم پر آج ہوا ہے احسان صلی اللہ علیہ وسلم
ظلمت چھٹ گئی ہوا اجالا، دہر میں آیا کملی والا
برس پڑا پھر ابر بہاراں صلی اللہ علیہ وسلم
چین ملا ہے قلب ونظر کو راحت مل گئی نوع بشر کو
بن گئے آپ ہی درد کا درماں صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کا در ہے جود وسخا کا، لطف وکرم کا' نورِ عطا کا
جھولیاں بھر بھر لاتے ہیں انسان صلی اللہ علیہ وسلم
جب پڑھتا ہوں اسمِ گرامی مٹ جاتی ہے تشنہ کامی
دل بھی ہو جاتا ہے شاداں صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ آپ ہیں شافعِ محشر، ہم کو پھر کس بات کا ہے ڈر
بخشش کا ہیں آپ ہی ساماں صلی اللہ علیہ وسلم
تائبؔ آپ مدینے میں ہیں، ہر مومن کے سینے میں ہیں
بے شک آپ ہیں جانِ ایماں صلی اللہ علیہ وسلم

حفیظ تائب

پیش لفظ

درود شریف وہ واحد ہے جس کی سند قبولیت کے بارے میں کسی طرح بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے دس رحمتوں کا حصول، دس درجوں کا عروج، دس حسنات کا اعمال نامے میں درج ہونا، دس گناہوں کا مٹ جانا، بعد از درود بر نبی ﷺ دعا کا مقبول ہونا، درود شریف پڑھنے والے کے حق میں گواہی دینا، حشر میں سب سے پہلے شافع محشر ﷺ کا ساتھ نصیب ہونا، سب مشکلات کی آسانی، سب حوائج کی قضا، گناہوں کی مغفرت، شفائے بیماراں، دافع خوف موجب اظہار برأت، ذریعۂ فتح باعث حصول رضائے الٰہی، بعد دعا و جفا سے خلاصی، آپ ﷺ کے ساتھ محبت پیدا ہونا، نبی رحمت ﷺ سے مصافحہ کرنا، رسولِ رحمت ﷺ کو خواب میں دیکھنا، قیامت کی پیاس سے امن ملنا، حق سبحانہ وتعالیٰ کی حق نعمت کی معرفت واقرار حاصل ہونا۔

مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰة علی النبی علیه السلام میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس قدر درود شریف آپ ﷺ پر پڑھا کروں؟ فرمایا جس قدر چاہو، عرض کیا چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصہ دیگر وظیفے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف فرمایا جتنا چاہو، مگر درود اور زیادہ پڑھو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو، مگر درود اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ اچھا دو تہائی درود شریف، فرمایا جس قدر چاہو مگر اگر درود شریف اور زیادہ کرو تو بہتر ہے عرض کیا کہ کل وقت درود شریف ہی پڑھا کروں گا، یعنی بجائے دیگر

دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود شریف پڑھا کروں گا، فرمایا اذا یکفی همك ویکفر لك ذنبك تو یہ درود تمہارے سارے رنج وغم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

درود پاک کے فضائل بے شمار ہیں جن کے لکھنے کو دفتر چاہیے۔ اگر کچھ ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو تفسیر روح البیان یہ ہی آیت اور مدارج النبوت اور نسیم الریاض، شرح شفا قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ کا مطالعہ کرو مگر بطور اختصار کچھ یہاں عرض کیے جاتے ہیں۔

اسی مشکوۃ کے اسی باب میں ہے کہ اللہ کے فرشتے پھرتے رہتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا درود ہماری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

قارئین کرام! یہ درود وسلام کا حسین گلدستہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ماہنامہ دلیل راہ سے سارا مواد یکجا کیا گیا ہے جس کے مدیر اعلیٰ مفکر اسلام، مفسر قرآن قائدِ اہلسنّت حضرت علامہ پیر سیّد ریاض حسین شاہ صاحب ہیں۔

یہ درود نمبر فروری 2009ء میں شائع ہوا تھا میں نے اس کے تمام مضامین کو ایک کتاب کی صورت میں اکٹھا کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں قبول فرمائے۔ اہل محبت کو زیادہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

غلطیوں پر معافی کا طلب گار کوتاہیوں پر شرمسار
ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مفکر اسلام، مفسر قرآن سیّد ریاض حسین شاہ
مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت، پاکستان

زندگی کی کٹھن، تلخ اور پر پیچ راہوں پر چلتے ہوئے روشنیوں کی تلاش میں سرگرداں کاروان انسانی جب گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوب جائے تو ہر دانش مند انسان اپنے آپ کو ذرۂ ناچیز تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خطاؤں اور کبائر کی جہانگیر کالک اور ہمہ گیر سیاہی روشنی کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیتی ہے۔ افق تا افق دیکھتے جائیے۔ باہر دیکھیے اندر جھانکیے۔ اوپر نظر کیجیے نیچے نگاہ ڈالیے۔ عبا پوشوں کو اپنی عبائیں تار تار دکھائی دیں گی۔ دستار آرائی کے نشہ مستوں کو اپنی دستار کے ہر پیچ سے بے چینی کاٹے گی۔ دولت مندوں کے سکے بچھو بن کر انہیں ڈسیں گے۔ ضمیر، روح، بدن، قلب اور قالب بے اطمینانی کی آگ میں جھلنے لگیں گے۔ ایسے میں ایک آواز ابھرے گی اور ایک صدا کانوں سے ٹکرائے گی۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا۝ (النساء:64)

اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو (حبیب) وہ آپ کے پاس حاضری دیں اس کے بعد اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی ان کے لیے طلب مغفرت کریں تو ضرور وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بے حد مہربان پائیں گے۔

وہ کون ہیں جن کی دہلیز نور پر پہنچو تو ہر سیاہی خوشبوؤں کا حلہ، رحمتوں کا جھونکا اور نور کی کرن بن جاتی ہے۔ یہاں لوگ گناہ گار آتے ہیں اور ولایت کا تاج پہن کر جاتے ہیں۔ ان کی توجہ پاک سے خطاؤں اور لغزشوں کے پہاڑ دھنکی ہوئی روئی بن کر اڑنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے کرم پر سلام...... ان کی خو پر درود...... ان کی نظر پر صدقے اور ان کی نوازشوں پر فدا ان کے سوا کون ہمارا؟ ان پر سلام ان پر درود۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کارگاہ حیات کا نظم محبت سے ہے۔ محبت نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہو۔ یہ رنگ تعمیر بھی ہے اور آہنگ معمار بھی۔ اگر حسن میں ناز اور جمال میں بانکپن ہے تو وہ بھی اس لیے کہ کوئی چاہے اور کوئی محبت کرے۔ گویا پھولوں کی لطافت، روشنیوں کا نور، چمنستانوں کی آرائش، آسمانوں کی پہنائی، سبزوں کی جاذبیت اور فضاؤں کی وسعت سب کچھ حسن کا جلوہ بھی ہے، لیکن اصل میں محبت کا تڑپتا اظہار ہے۔ محبت نہ ہو تو چرند نہ ہوں پرند نہ ہوں...... محبت نہ ہو تو زمین نہ ہو سما نہ ہو...... محبت نہ ہو تو کہ نہ ہو مہ نہ ہو...... محبت نہ ہو تو ہمستی فضائیں نہ ہوں اور ٹھٹھرتی وادیاں نہ ہوں...... محبت منزل ہو تو نور ہے...... محبت راہ ہو تو نار ہے...... محبت سوچ ہو تو روشنی ہے...... محبت تڑپ ہو تو حرکت ہے...... محبت خاموش ہو تو حسین ہے...... محبت بولے تو نغمہ ہے...... کبھی گیت ہے اور کبھی سنگیت، یہ کبھی رحمت اور کبھی خوشبو...... یہ بولتی بھی ہے اور تولتی بھی ہے، بڑھتی بھی ہے اور رکتی بھی ہے...... یہ دوڑتی بھی ہے اور ٹھہرتی بھی ہے۔ یہ روح کا پھول بھی ہے اور ضمیر کا کانٹا بھی۔

ماں کی ممتا اسی کی ایک کرن ہے۔ استاد کی شفقت اسی کا ایک رخ ہے۔ باپ کی تربیت اسی کا ایک انداز ہے۔ عبادت، ریاضت، سجدے، رکوع اور سعی وطواف سب اس کی بے تابیاں ہیں، چونکہ سب کچھ محبت ہے اس لیے ہمارے اللہ کی بھی ایک صفت ہے، ہمارے خدا کا بھی ایک حسن ہے، ہمارے معبود مطلوب کی بھی ایک ادا ہے۔ وہ حسن ہو تو

باطن ہے، وہ محبت ہو تو ظاہر ہے، وہ محبّ بھی ہے اور محبوب بھی ہے، وہ انس بھی ہے اور انیس بھی ہے، اسی لیے اس نے اپنی محبت کے لیے اور اپنے انس کے لیے انسان بنایا ہے اور انسانوں میں بھی ایک عظیم انسان بنایا ہے، پھر اس کے حسن کو یوں سجایا ہے کہ وہ رحمت بھی ہے اور نور بھی ہے۔ محمد ﷺ بھی ہے اور احمد ﷺ بھی ہے۔ اس کے حسن و جمال اور خوبی و کمال کا عالم یہ ہے کہ بنانے والا خود بھی اس پر درود پڑھتا ہے سلام پڑھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب 56)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان لانے والو! تم بھی ان پر خوب اور خوب درود و سلام بھیجو

جب خالد درود پڑھے!

جب مالک سلام پڑھے!

جب مطلوب صلوٰۃ بھیجے!

جب وہ بولے تو تم بولو!

جب وہ بولے تو ہم بولیں!

جب وہ بولے تو سب بولیں!

عرش بولے فرش بولے!

نور بولو لے نار بولے!

باد بولے خاک بولے!

دل بولے روح بولے!

اول بولے آخر بولے!

ظاہر بولے باطن بولے!

حیات بولے ممات بولے!

قدسی بولیں تقدس بولے!

جبرئیل بولے اسرافیل بولے!

نبی بولیں رسول بولیں!

نبی جی سلام تم پر

نبی جی درود تم پر

سانسیں سلام کہتی ہیں

دھڑکنیں درود پڑھتی ہیں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

زندگی کے سو رنگ ہیں۔ یہ چمکتی ہے کبھی نیر تاباں بن کر...... کبھی مہر درخشاں ہو کر اور کبھی مہ منور کا روپ دھار کر...... یہ برستی بھی ہے کبھی باران رحمت بن کر...... کبھی ابر کرم ہو کر اور کبھی برسات کا روپ دھار کر...... یہ بہتی بھی ہے...... کبھی سیل رواں ہو کر...... کبھی چشمۂ صافی بن کر اور کبھی بحر مواج کی صورت ہو کر...... یہ اڑتی بھی ہے کبھی ابر بن کر...... کبھی نسیم سحر ہو کر اور کبھی مرغ چمن کا پیکر دھار کر...... یہ رقص بھی کرتی ہے کبھی گلبن مستاں ہو کر...... کبھی بادہ گلگوں بن کر اور کبھی حرف محبت کا لبادہ اوڑھ کر...... یہ بولتی بھی ہے کبھی سارنگیٔ فطرت بن کر...... کبھی شادیانۂ ذوق ہو کر اور کبھی مضراب الست کی شکل اختیار کر کے، یہ روتی بھی ہے کبھی نالۂ آدم بن کر...... کبھی گریۂ یعقوب ہو کر...... اور کبھی ذوق اویس کا رنگ اپنا کر...... یہ پڑھی بھی جاتی ہے کبھی انجیل مقدس بن کر...... کبھی زبور داؤد ہو کر اور کبھی کتاب حق کے اوراق میں آ کر...... یہ جھومتی بھی ہے کبھی رشک سرو ہو کر...... کبھی قد شمشاد بن کر اور کبھی برق لرزاں کا شعلہ جوالہ ہو کر...... یہ تڑپتی بھی ہے کبھی خزاں ستم رسیدہ ہو کر...... کبھی مہر درد چشیدہ ہو کر اور کبھی چشم بلا گزیدہ کی مثل بن کر...... یہ دبتی بھی ہے کبھی تمنائے فقیراں بن کر...... کبھی آرزوئے غریباں ہو کر اور کبھی عجز کامل کی مثل ہو کر۔

زندگی عشق ہے
زندگی سوز ہے
زندگی ساز ہے۔
زندگی سیل رحمت ہے
زندگی رنگ فطرت ہے
زندگی نور ہے
زندگی رنگ نور ہے
زندگی حسن ہے
زندگی انداز حسن ہے
زندگی درد ہے
زندگی آرزو ہے
زندگی جاگتی تمنا ہے
زندگی جیتا ارادہ ہے

زندگی جو بھی ہے، زندگی جہاں بھی ہے، زندگی جیسے بھی ہے، زندگی کی اصل ایک ہے وہ جسے اللہ کہتے ہیں، وہ جسے خدا کہتے ہیں، وہ جس کی صفتیں اس کا حیی ہونا اور قیوم ہونا ہے۔ وہ جیتا خدا وہ زندہ الٰہ وہ حیی اور وہ قیوم صرف اتنا ہی نہیں کہ زندہ ہے زندگی نواز بھی ہے اور حیات آفریں بھی۔ اس زندہ خدا کا جلوہ لازوال اور اس کے زندہ ہونے کی برہان باکمال بس ایک ہی ہے۔ وہ جس پر سب زندہ درود پڑھتے ہیں۔ وہ خود درود پڑھتا ہے...... اس کی ذات درود پڑھتی ہے...... اس کی صفتیں درود پڑھتی ہیں...... زندگی درود پڑھتی ہے...... روشنی درود پڑھتی ہے...... رحمت درود پڑھتی ہے...... حسن درود پڑھتا ہے...... دن اور راتیں درود پڑھتے ہیں...... ارض وسما درود پڑھتے ہیں...... نیتیں درود پڑھتی ہیں...... جب خالق درود پڑھتا ہے تو عرش تا فرش مخلوق درود پڑھتی ہے......

ضرور بالضرور پڑھتی ہے......

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ (الانفال:24)

اے ایمان والو! جب اللہ اور رسول تمہیں بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس لیے کہ اُن کی دعوت میں تمہاری زندگی مضمر ہے۔

اس کارگاہ حیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے، کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے، کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔ آگ کی دلیل دھواں ہے...... دھوپ کی شناخت چمک ہے...... پھول کا تعارف خوشبو ہے...... آسمان کا تشخص بلندی ہے...... دریا کا امتیاز روانی ہے...... زندگی کا لمس حرکت ہے...... صبح کی نشاط بادِ سحری میں ہے...... اور شام کا حسن رنگ شفق میں مضمر ہے...... ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تابناک ہوں خالق کی معرفت سے، ماحول ضوفشاں ہو توحید کے عرفان سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے جانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟...... اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تھام کر؟...... شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں گونگی ہیں، بولتی دلیل ناطق دلیل اور صفات خداوندی کی تلاوت کناں دلیل بس ایک ہی ہے۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لب لرزاں دلیل...... جو جھکیں تو سجدۂ بے تاب دلیل...... ہاتھ لہرائیں تو رحمتیں برسیں...... قدم اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں...... لحظہ لحظہ دلیل، لمحہ لمحہ برہان...... نظر نظر فیض، ڈگر ڈگر انقلاب، موڑ موڑ عرفان، انہیں مہتاب نہ کہیئے، انہیں خورشید درخشاں سے تعبیر نہ کیجیے، انہیں سرور بادہ کا استعارہ بھی قرار نہ دیجیے، یہ بوئے عمل بھی نہیں، یہ کرن ضوفگن بھی نہیں...... یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے۔ یہ محمد ﷺ ہیں، یہ احمد ﷺ ہیں، یہ رسول

نور ہیں اور پیغمبرِ رحمت ہیں۔ رنگِ تجلی ان سے ہے اور فروغ انوار یہ ہیں۔

درود ان پر، سلام ان پر
ان کے نام پر درود، ان کے کام پر درود
ان کے اسم پر درود، ان کے جسم پر درود
ان کے قال پر درود، ان کے حال پر درود
خفتاں درود افتاں درود
پیچاں درود لرزاں درود
اول درود آخر درود
ظاہر درود باطن درود
شعلۂ نجم و قمر درود
متاعِ فکر و فن درود
توشۂ ذوقِ نظر درود
درود ان پر، سلام ان پر

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا○ (النساء 174)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے روشن اور خوبصورت دلیل آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف بڑے جلوے والا نور نازل کیا

شے وہ ہے جسے کائنات کے قادر و مالک اللہ نے چاہا ہو، اس نے بنایا ہو اور ڈھالا ہو اور ہر وہ چیز جو بنی ہے، ڈھلی ہے وہ عناصر کی ترکیب ہی سے بنی ہے، ڈھلی ہے اور تخلیقات کے عناصر ترکیبی لطیف بھی ہو سکتے ہیں اور کثیف بھی ہو سکتے ہیں اور اس میں بھی

شک نہیں کہ لطافت اور کثافت کے تخلیقی امتزاج ہی سے ''حسن'' ترکیب پاتا ہے، لیکن بعض تخلیقات ایسی ہوتی ہیں جس رنگ میں ہوں، جس سمت بڑھ رہی ہوں، جس صورت میں دکھائی دے رہی ہوں اور جہاں بھی پائی جائیں وہ نور ہی نور ہوتی ہیں اس لیے کہ وہ نور سے ہوتی ہیں اور ان کی تخلیق میں نور ہی کا ارادہ کامل پایا جاتا ہے۔ وہ چونکہ نور ازلی کا پرتو ہوتی ہیں اس لیے وہ متحرک ہوں تو حرکت نور ہوتی ہیں، وہ متلون ہوں تو رنگ نور ہوتا ہے اور وہ متشخص ہوں تو شخصیت نور ہوتی ہے۔ انہیں دیکھنے کے لیے وہ آنکھیں درکار ہوتی ہیں جنہیں کشتۂ عشق ہونے کا شرف حاصل ہوا ہو، وہ دل درکار ہوتے ہیں جو تجلی گاہ معرفت ہوں، آنکھیں خود کثیف ہوں تو ان کے وجود اطہر کی لطافت تک رسائی ممکن نہیں ہوتی، اس لیے انہیں دیکھنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ دل دھوئے جائیں، دماغ صاف کئے جائیں، روحیں اجالی جائیں، نور حق کا لباس پہنا جائے، روشنیوں کے ماحول پیدا کئے جائیں۔ اول نور، آخر نور، ظاہر نور، باطن نور پھر دیکھو انہیں جہاں چاہو، جس طرح چاہو، جس رنگ میں چاہو، جدھر چاہو، وہ نور ہوں گے، نور ہی نور ہوں گے، ذہن نور، ذقن نور، نام نور، کام نور، رات نور، دن نور، بدن نور، جسد نور، مکانِ نو، مکین نور، بات نور، حیات نور، سیرت نور، صورت نور، خلق نور، خُلق نور، وہ پیکر رکھتے ہیں لیکن ایسا کہ اس پر کبھی مچھر اور مکھی بھی نہیں بیٹھی، وہ سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن نور کے کانوں سے اور نوری آنکھوں سے جو دیکھتی بھی ہیں، نوازتی بھی ہیں، دھوتی بھی ہیں اور تقدیر بدل بھی ثابت ہوتی ہیں۔ وہ لباس بھی پہنتے ہیں لیکن جیسے جنت کی سادہ حوروں نے مل کر فردوسی ریشوں سے اسے بنا ہو وہ چلتے بھی ہیں لیکن زمین جیسے انہی کے لیے بچھی اور ستارے جیسے انہی کی خاک پا سے پیدا ہوئے ہوں۔

مہد نور میں پلنے والے
پیکر نور کو
نور سلام کہتا ہے

روشنی سلام کہتی ہے

اجالے سلام کہتے ہیں

مہر و ماہ سلام کہتے ہیں

خوشبو سلام کہتی ہے

رنگ و حسن سلام کہتے ہیں

ان کا چہرہ والضحیٰ

ان کی زلف اذا سجیٰ

ان کی نظر ما طغیٰ

ہر رنگ اور ہر ادا کو

نغمے سلام کہتے ہیں

گیت سلام کہتے ہیں

نثر سلام کہتی ہیں

شعر درود پڑھتا ہے

سسکتی تمنائیں درود پڑھتی ہیں

عشق بے چارہ

لب بستہ

پا بستہ

نگہہ بستہ

سلام کہتا ہے

درود پڑھتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝ (المائدہ:15, 16)

بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور روشن کتاب آئی۔ اُسی کے ذریعے اللہ منزل نصیب کرتا ہے ہر اُس شخص کو جو اس کی رضا کا طالب ہے سلامتی کی راہوں پر اور نکالتا ہے اپنے حکم سے انہیں ظلمتوں سے اُجالوں کی طرف اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت فرماتا ہے۔

وحی روشنی ہے اور الہامی رہنمائی جادۂ حق اور صراط مستقیم ہے۔ اس راہ پر چلنے والوں کو تربیت کا پہلا درس علم اور جستجو کا دیا جاتا ہے۔ "علم" کو منزل سمجھنا، تعلیم کو راحت جاں تصور کرنا، سیکھنے کو دولت دل کا درجہ دینا، جستجو کو نسیم راحت فزا کا جھونکا جاننا، متلاشیان حق وحقیقت کا منشور حیات ہوتا ہے۔ یہ دیوانگان عشق جہالت کے دشمن ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ اور لحظہ لحظہ نور علم کی آتشیں کرنوں سے جگمگا رہا ہوتا ہے، لیکن جامد پتھروں، جلتے کوئلوں، بہتی ندیوں، ایستادہ پہاڑوں، افتادہ کھیتوں، درخشاں ستاروں، متحرک سیاروں، سنسان راتوں، ستم کیش رتوں کو اپنا معلم و مرشد تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا عزم وہمت اس سرچشمۂ ہدایت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جس کا فیض آب حیات سے بڑھ کر زندگی بخش ہو۔ وہ ڈھونڈتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں، سرگرداں پھرتے ہیں۔ وہ اپنے نشتر طلب سے جمادات، نباتات، حیوانات اور کائنات کے دل چیرتے ہوئے ان زندہ اور عظیم انسانوں کی صف کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں ایسے عظیم لوگ جو نبوت اور رسالت کا تاج سر پر رکھے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ایک ذات ایسی ہے گویا سب نبی اور رسول ان کا طواف کر رہے ہوتے ہیں ان کے سینہ ہمہ داں سے علمك مالم تكن تعلم کے جلوے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ وہ کیا ہے جو وہ نہیں جانتے؟ وہ کیا ہے جو انہوں نے نہیں دیکھا؟ وہ کیا ہے جس تک ان کی رسائی نہیں؟ وہ خدا نہیں معبود نہیں لیکن مقصود ایسا کہ جو ان تک نہ پہنچے وہ کافر منکر ٹھہرے، وہ بولیں تو شہر گل

کی ہر پتی خوشبوئیں سمیٹے، وہ سوچیں تو آسمان علم پر ستارے درخشاں ہوں۔ وہ چلیں تو ارض علم پر سورج دوڑیں۔ وہ بیٹھیں تو زاویۂ علم سے بجلیاں لرزیں۔ وہ مانگیں تو ارض وسما ان کے ہاتھوں کی لکیروں پر فدا ہوں۔

وہ کہ معلم کائنات ٹھہرے
وہ کہ مرشد کائنات ٹھہرے
وہ کہ رحمت حیات ٹھہرے
وہ کہ رشک آیات ٹھہرے
ان کے علم پر درود
ان کے حلم پر درود
ان کی عطا پر درود
ان کی سخا پر درود
بولیں تو لفظوں کو سلام
چلیں تو قدموں پر درود
پڑھیں تو حرفوں پر فدا
سوچیں تو ارادوں کو سلام
ان کے بول بول پر بندگی
ان کے قول قول پر عجز
جھک جھک کر سلام
مٹ مٹ کے سلام
انہوں نے قرآن پڑھایا
انہوں نے کتاب سکھائی
کتاب سکھانے والے

قرآن پڑھانے والے

معلم!

مرشد!

نبی نبی!

اللہ کرے

سلام قبول ہو

درود قبول ہو

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝

(العلق: 1 تا 5)

پڑھیے اپنے ربّ کے عظیم نام سے جس نے پیدا فرمایا (۱) اس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے (۲) پڑھیے اور ربّ آپ کا سب سے بڑھ کر کرم والا ہے (۳) وہ ربّ جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی (۴) تعلیم دی اُس نے انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا (۵)

بزم ہستی میں بہت لوگ آئے۔ ہر آنے والے کی شان چشم انسانیت نے بصد احترام ملاحظہ کی۔ نالۂ آدم بھی اٹھا...... گریۂ یعقوب نے بھی آنکھوں کو تڑپایا...... زبور داؤد نے بھی مستیاں بانٹیں...... حسن یوسف نے سماں باندھے...... اعتقاد ابراہیم نے زندگی کے خاکوں میں رنگ بھرا...... اطاعت اسماعیل نے تدوین آداب کا سہرا باندھا...... تبلیغ عیسیٰ نے اخلاق کے قرینے لکھے......

لیکن جب تک وہ نہ آئے تھے شرافت تڑپ رہی تھی، انسان انسان کا خدا بنا ہوا تھا، حکمرانوں کو مسجود تصور کیا جاتا تھا، قتل وغارت کی گمبھیر تاریکیاں چارسو چھائی ہوئی تھیں،

بچیوں زندہ درگور کرنے کی مکروہ رسمیں جاری تھیں، انسان درندوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے پھرتے تھے۔ دفعتاً وہ تشریف لائے شب تیرہ وتار کی چھاتی پر جیسے کسی نے چراغ ضوفگن کر دیا ہو۔ چار سو روشنیاں پھیلیں۔ اضطراب وتشویش میں گرفتار انسانیت مسکرائی، یاس وقنوطیت کے غبار سے اٹے ہوئے چہرے امید کے نور سے دھل گئے۔

وہ آئے بصد شان وشوکت
وہ چمکے بصد ناز وادا
وہ چھائے بصد عجز ونیاز
وہ روئے تو عرش لرزا
وہ مسکرائے تو جہاں چمکا
وہ بولے تو غنچے چٹکے
ہاتھ اٹھا تو مہ کا کلیجہ چر گیا
قدم بڑھا تو لاہوت جھک گیا
رکوع میں گئے تو عشق کی پیشانی پہ پسینہ آ گیا
سجدے میں گرے تو جذبہ وجنوں کے ہوش اڑ گئے
نرم ہوئے تو کلیوں نے گدازی سیکھی
حلم ور ہوئے تو پھولوں کے رنگ نکھرے
جمال ان کا سایہ عرش الٰہی ہے
جلال ان کا ضرب دست خدائی ہے
احسن تقویم بھی وہ
زندگی کی تزئین بھی وہ
بہار کلبۂ احزان بھی وہ

ربیع قلب پیر و جوان بھی وہ

وہی ہیں جنہوں نے سحر نخوت توڑا

وہی ہیں جنہوں نے طلسم شطنت بکھیرا

وہی ہیں جنہیں روح مانے، دل مانے

عقل مانے، خرد مانے

نبی مانیں، رسل مانیں

زمین مانے، زماں مانے

مکاں مانے، مکیں مانے

ایمان مانے وفا مانے

سلام ان پر درود ان پر

وہ نور ریزداں ہیں سلام ان پر

وہ بوئے عرفان ہیں سلام ان پر

وہ رنگ وحدت ہیں سلام ان پر

وہ آیۂ رحمت ہیں سلام ان پر

سب سلام کہتے ہیں سب درود پڑھتے ہیں

نالۂ آدم سلام پڑھتا ہے

جذبۂ نوح سلام پڑھتا ہے

صبر ایوب سلام پڑھتا ہے

درود ابراہیم سلام پڑھتا ہے

عشق اسماعیل سلام پڑھتا ہے

حسن یوسف سلام پڑھتا ہے

رحمت رنگ سلام پڑھتا ہے

مدام پڑھتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (ال عمران: 81)

اور یاد کرو جب اللہ نے تمام نبیوں سے پختہ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کسی کے ذریعہ کتاب وحکمت سے کچھ عنایت کروں پھر تشریف لائے تمہارے پاس عظیم رسول تصدیق کرنے والے جو تمہارے پاس ہے اُس کی تو تم ضرور ضرور ایمان لانا ان پر اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اس قرار پر تم نے میرا بھاری ذمہ قبول کرلیا، بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تم سب گواہ ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ ہی گواہوں میں سے ہوں۔

یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو | سرور ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق | ہم بدوں کو بھی نبا ہو
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم | گر تمہیں ہم کو نہ چا ہو
بد کریں ہر دم برائی | تم کہو ان کا بھلا ہو
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
سب جہت کے دائرے میں | شش جہت سے تم ورا ہو
سب تمہارے در کے رستے | ایک تم راہِ خدا ہو
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
پاک کرنے کو وضو تھے | تم نماز جانفزا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے | تم اذاں کا مُدعا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
وہ درِ دولت پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہو
کیوں رضا مشکل سے ڈرئیے جب نبی مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

آیۂ درود کا تفسیری جائزہ

تفسیر نعیمی

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس ﷺ کی صریح نعت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ قرآن حکیم نے بہت سے حکم سنائے نماز کا، روزہ کا، حج وغیرہ کا، ایمان کا حکم دیا، مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانوں تم بھی کرو، صرف درود پاک کے لیے اس طرح فرمایا، وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو کہ رب کا بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں۔ رب تعالیٰ کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے رب تعالیٰ بلند و بالا ہے۔ رب کا کام ہے پیدا فرمانا، رزق دینا، مارنا، جلانا یہ بندے ہرگز نہیں کر سکتے ہمارا کام ہے عبادت کرنا، اطاعت کرنا وغیرہ رب تعالیٰ اس سے پاک ہے، اگر کوئی ایسا کام ہے جو رب کریم کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف آقائے دو جہاں ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔ حضور ﷺ کی ذات جامع ہے۔ ہندی شاعر نے کہا ہے:

آج چندر دیوج ہے سب دیکھی با کی اور
میری اور سجن کی نیناں پڑیں گی ایک ٹھور

اگرچہ رب تعالیٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا، فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت کرنا، مگر تعظیم مصطفیٰ ﷺ سب میں مشترک ہے۔

نکتہ: اس آیت میں اولاً تو خبر دے دی کہ ہم ہر آن اور ہر وقت رحمتوں کی بارش برساتے ہیں، اپنے محبوب ﷺ پر اور پھر ہم کو حکم دیا کہ تم بھی ان پر درود پڑھو یعنی ہم سے ان کے لیے رحمت مانگو اور مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو تو جب ہمارے مانگے بغیر رحمتیں اتر رہی ہیں پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟

وجہ یہ ہے کہ فقیر جب کسی دروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کی اولاد اور مال کی دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ مالک کا گھر آباد، بچے زندہ رہیں، مال سلامت رہے، مالک سمجھ جاتا ہے کہ یہ تہذیب والا بھکاری ہے۔ مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے کے لیے آؤ تو ہم اولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک حبیب ہے محمد رسول اللہ اس کی، اس کے اہل بیت واصحاب کی خیر مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے اس کا تم پر بھی ایک چھینٹا مار دیا جائے گا۔ درود پڑھنا حقیقت میں رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

نیز اس آیت میں مسلمانوں کو متنبہ فرمایا گیا کہ اے درود پڑھنے والو یہ خیال نہ کرنا کہ ہمارے محبوب پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں۔ ہمارے محبوب تمہارے درود کے حاجت مند ہیں جیسے ممبر ووٹ کے ہیں۔ تم درود پڑھو یا نہ پڑھو۔ ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا درود پڑھنا تو کل سے ہوا ان پر رحمتوں کی بارش تو جب سے ہو رہی ہے جب کہ جب اور کب بھی نہ بنا تھا، جہاں، وہاں کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں۔ تم سے دعا منگوانا تمہارے بھلے کے لیے ہے۔ جب رب تعالیٰ ہماری حمد وثنا کا حاجت مند نہیں، کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے۔ ایسے ہی حضور ﷺ کسی کی نعت خوانی کے حاجت مند نہیں وہ محمد ﷺ ہیں خواہ

ان کی کوئی نعت پڑھے یا نہ پڑھے۔ حمد الٰہی کے لیے حضور ﷺ کافی ہیں اور نعت مصطفائی کے لیے رب بس ہے۔

اسی وجہ سے ہر دعا کے اول و آخر میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص تمام دعائیں چھوڑ دے اور صرف درود پاک ہی پڑھا کرے تو خدا چاہے کسی دعا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تمام حاجتیں خود بخود پوری ہوں گی۔

مشکوٰۃ شریف باب الصلوۃ علی النبی علیہ السلام میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس قدر درود شریف آپ ﷺ پر پڑھا کروں؟ فرمایا جس قدر چاہو، عرض کیا چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصہ دیگر وظیفے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف فرمایا جتنا چاہو، مگر درود اور زیادہ پڑھو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو، مگر درود اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ اچھا دو تہائی درود شریف، فرمایا جس قدر چاہو مگر اگر درود شریف اور زیادہ کرو تو بہتر ہے عرض کیا کہ کل وقت درود شریف ہی پڑھا کروں گا، یعنی بجائے دیگر دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود شریف پڑھا کروں گا، فرمایا **اذا یکفی ھمك ویکفر لك ذنبك** تو یہ درود تمہارے سارے رنج و غم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

درود شریف کے متعلق تین باتیں عرض کرتا ہوں، اولاً تو یہ کہ اس کے فضائل کیا ہیں؟ دوسرے یہ کہ کون سا درود شریف پڑھنا بہتر یا ضروری ہے اور درود شریف پڑھنا واجب ہے یا فرض یا سنت، تیسرے یہ کہ نبی علیہ السلام کے سوا کسی اور پر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

درود پاک کے فضائل بے شمار ہیں جن کے لکھنے کو دفتر چاہیے۔ اگر کچھ ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو تفسیر روح البیان یہ ہی آیت اور مدارج النبوت اور نسیم الریاض، شرح شفا قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ کا مطالعہ کرو مگر بطور اختصار کچھ یہاں عرض کیے جاتے

ہیں۔

مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجات بلند کرتا ہے، یعنی اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھے تو روزانہ دس ہزار گناہ معاف، دس ہزار درجہ بلند اور دس ہزار رحمتوں کا نزول، اگر ساری عمر یہ عمل کیا جائے تو اب حساب لگالو، کس قدر فائدہ ہوا۔

اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے گا۔ اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعائیں آسمانوں اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں، جب تک تم درود نہ پڑھ لو، اور چاہیے یہ کہ ہماری دعائیں درمیان میں ہوں اور آس پاس درود رہے، کیونکہ قبول تو درود ہوتا ہے اور رحمت الٰہی سے بعید ہے کہ درود تو قبول فرمالے اور درمیان کی دعا کو رد فرمادے۔ درود شریف کے طفیل دعا بھی قبول ہو جائے گی۔ اسی مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ اللہ کے فرشتے پھرتے رہتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا درود ہماری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

سبحان اللہ درود پاک کے قربان کہ اس کی برکت سے ہم گنہگاروں کے نام اس بارگاہ بے کس پناہ میں لیے جائیں۔ بھلا ایسی کہاں تقدیر، اس سے یہ لازم نہیں کہ دور سے درود حضور ﷺ نہ سنیں ملائکہ تو رب کی بارگاہ میں اعمال بھی لے جاتے ہیں۔ عقل بھی جانتی ہے کہ درود پڑھنا بہت ضروری ہے دو وجہ ہیں اولاً تو اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہیے کہ محسن کا بدلہ دیا جائے۔ اگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم سے کم اس کے لیے دعا کر دی جائے۔ اگر کسی کے گھر دعوت کھاؤ تو صاحب خانہ کے لیے دعا کرو، حضور علیہ السلام کے احسانات شمار سے باہر ہیں، ہماری کیا مجال کہ ان کا شکریہ ادا کریں۔ تو کم از کم یہ ہی

کریں کہ ان کو دعائیں دیا کریں، جیسے فقراء سخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں۔

نیز ایک بار سلطان محمود نے درباریوں کو حکم دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لوٹ لو، سب لوگ لوٹنے میں مشغول ہو گئے، مگر ایاز رحمۃ اللہ علیہ سلطان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے، سلطان نے کہا کہ ایاز تم کیوں نہیں کچھ لوٹتے، عرض کیا کہ سب نے تو مال کو لیا میں تو حضور کو لیتا ہوں جو مالک ہیں۔ سلطان نے کہا تم نے مجھ کو لیا، میں نے بھی تم کو لیا، تم میرے اور میں تمہارا۔

اسی طرح تمام دعاؤں سے تو دنیا ملتی ہے، مگر درود پاک کی تلاوت سے دنیا والے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ملتے ہیں۔ جب وہ ملے تو پھر کمی کس چیز کی ہے۔

دنیا کو مبارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں
ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

درود پاک دعاؤں وعبادات کی رجسٹری ہے، جیسے بیمہ لیبل لگ جانے سے مال ضائع نہیں ہوتا مقام مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لیے ہر دعا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

مثنوی شریف میں ہے کہ ایک بار نبی ﷺ نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے چھتوں میں آ جاتی ہیں، اور وہاں اگل دیتی ہیں وہی شہد ہے کہ پھولوں کے رس پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا، بتاؤ شہد میں مٹھاس کیسے آتا ہے؟ مکھی نے عرض کیا:

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
مے شود شریں و تلخی را ربود

ہمیں قدرت نے سکھا دیا کہ چمن سے اپنے گھر تک درود شریف پڑھتی ہوئے آتی ہیں شہد کی یہ لذت اور مٹھا درود کی برکت سے ہے، امید ہے کہ ہماری روکھی پھیکی عبادت میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔ نیز جیسے کہ درود کی برکت سے تمام پھولوں کے رس گھل مل کر ہو گئے، اور سب کا نام شہد ہو گیا، ایسے ہی حضور ﷺ کی برکت سے سارے ہندی، سندھی، عربی، عجمی انسان ایک ہو گئے جن کا نام مسلمان ہو گیا اور جیسے درود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا ایسے ہی ہر دعا حضور ﷺ کے نام کی برکت سے مرض گناہ کی دوا ہے۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے، واجب بھی، سنت بھی ہے، مستحب بھی، مکروہ بھی ہے اور حرام بھی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ درمختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور ﷺ کا نام وہاں بار بار آئے تو صاحب درمختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب اور چند موقعوں میں درود پڑھنا مستحب ہے، جس کو شامی نے بیان فرمایا۔ جمعہ کی شب میں اور جمعہ کے دن میں، ہفتہ، اتوار اور سوموار کے دن اور روزانہ صبح و شام اور مسجد میں آتے جاتے وقت اور حضور ﷺ کے روضہ کی زیارت کے وقت اور صفا و مروہ کے پاس اور جمعہ کے خطبہ میں مگر خطبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد اور ہر دعا کے اول آخر اور وضو کے وقت اور جب کہ کان میں غیبی آواز آنے لگے، جب کوئی چیز بھول جائے اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور فتویٰ لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر کسی مشکل پڑنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے:

۱- جماع کے وقت

۲- پیشاب یا پاخانہ پھرنے میں

۳-تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لیے

۴-پھسلنے کے وقت

۵-تعجب

۶-ذبح

۷-چھینک کے وقت

تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔ ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کے لیے درود پڑھے۔ دوسرے جب کہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لیے درود پڑھا جائے (شامی) اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور ﷺ کا نام آئے تو درود نا جائز ہے۔

فائدہ: قرآن حکیم کی تلاوت میں جب حضور ﷺ کا نام قرآن میں آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے۔ تاکہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (شامی)

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف سنت ہے، فرض، واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع، نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے؟ مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی علیہ السلام میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم آپ پر درود پاک کس طرح پڑھیں؟ تو آپ نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد التحیات پڑھا جاتا ہے یعنی درود ابراہیمی۔

اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور درود پڑھنا منع ہے۔ گویا محض غلط ہے، ورنہ پھر لازم آئے گا کہ محدثین جب کبھی حضور ﷺ کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہ ہی کہتے ہیں ﷺ یہ بھی نا جائز ہو۔ اگر منقول کے سوا دوسرے درود پڑھنا منع ہیں، تو وہ ہی غذائیں اور دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو منقول

ہیں۔ جس طرح کہ ہر غذا جو شریعت میں حرام نہیں کھانا اور پینا مطلق ہے اور صلوا علیہ میں صلوٰۃ مطلق، تو کوئی درود پڑھ لیا جائے ثواب پائے گا، ہاں منقول درود دیگر سے زیادہ بہتر ہے۔

دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں صاحب روح البیان نے اس درود شریف کی بہت فضیلت اور نفع بیان کیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْلَ اللّٰهِ

یہ بہت ہی طویل درود شریف ہے۔

فقیر کا تجربہ یہ ہے کہ یہ درود بہت نافع ہے کہ بعد نماز جمعہ مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے سو بار یہ پڑھے، صلی اللہ علیہ النبی الامی و الہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلاماً علیك یا رسول اللہ مگر ہاتھ باندھ کر مدینے پاک کی طرف کھڑا ہو، مدینہ پاک کا رخ مغرب اور شمال کے درمیان ہے۔ ہمارے ہندوستان میں۔

تنبیہ: ہمارے یہاں پنجاب میں قاعدہ ہے کہ نماز عشاء اور فجر کے بعد نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے یہ درود شریف پڑھتے ہیں:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

بعض لوگ اس کو شرک و کفر کہتے ہیں لیکن یہ محض غلط ہے ہر درود جس طرح چاہو پڑھو صلوا علیہ میں صلوٰۃ میں کوئی پابندی نہیں، بلند آواز سے پڑھو، آہستہ پڑھو اور کوئی سا درود پڑھو بغیر شرعی ممانعت کے کسی چیز کو ناجائز تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے، مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ بعد نماز کے اس قدر بلند آواز سے ذکر اللہ کرتے تھے کہ محلہ والوں کو گھروں میں خبر ہو جاتی تھی کہ اب نماز ختم ہوگئی، بلند آواز سے ذکر

کرنے کی پوری بحث ہم نے اپنی کتاب جاء الحق وزھق الباطل میں بہت نفیس کر دی ہے۔ وہاں مطالعہ کرنا چاہیے۔

کس پر درود پڑھا جائے؟ شامی و عالمگیری کتاب الکراہیت میں ہے کہ نبی ﷺ کے سوا کسی پر مستقل طور پر درود و سلام پڑھنا منع ہے۔ مثلاً امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام ہاں نبی ﷺ کے نام کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ مقصود تو حضور ﷺ پر درود ہو ان کے صدقے میں اور کا بھی نام آ جائے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعلٰی اٰل سیّدنا محمد وعلٰی اصحابه وازواجه واولیاء امته وعلماء ملته اجمعین خصوصاً علی غوث الصمد انی وغیرہ کہ اس درود میں آل پاک، صحابہ کرام، اولیاء و تمام امت کا ذکر آ گیا مگر حضور ﷺ کے طفیل۔

تفسیر ضیاء القرآن

پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

اسلام کو مٹانے کے لیے کفر کے سارے حربے ناکام ہو چکے تھے۔ مکہ کے بے بس مسلمانوں پر انہوں نے مظالم کے پہاڑ توڑے لیکن ان کے جذبہ ایمان کو کم نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنا وطن، گھربار، اہل و عیال کو خوشی سے چھوڑنا گوارا کیا، لیکن دامن مصطفےٰ ﷺ کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ کفار نے بڑے کروفر اور شکوہ وطمطراق کے ساتھ مدینہ طیبہ پر بار بار یورش کی لیکن انہیں ہر بار ان مٹھی بھر اہل ایمان سے شکست کھا کر واپس آنا پڑا۔ اب انہوں نے حضور ﷺ کی ذات اقدس واطہر پر طرح طرح کے بے جا الزامات تراشنے شروع کر دیے تاکہ لوگ رشد وہدایت کی اس نورانی شمع سے نفرت کرنے لگیں اور یوں اسلام کی ترقی رک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بتایا کہ یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسول وہ ہے جس کی وصف و ثنا میں اپنی زبان قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے ان گنت فرشتے اپنی نورانی اور پاکیزہ زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ تم چند لوگ اگر اس کی شان عالی میں ہرزہ سرائی کرتے بھی رہو، تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس طرح تمہارے پہلے منصوبے خاک میں مل گئے اور تمہاری کوششیں ناکام ہو گئیں اس طرح اس ناپاک مہم میں بھی تم خائب وخاسر ہو گے۔

اس آیت کریمہ کی جلالت شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لیے پہلے اس کے کلمات طیبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل

ہیں۔

۱-اللہ تعالیٰ

۲-فرشتے

۳-اہل اسلام

جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف وثنا کرتا ہے۔

فَهِيَ مِنْهُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَا عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَتَعْظِيمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ عَنْ اَبِی الْعَالِيَه

علامہ آلوسی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَتَعْظِيْمُ تَعَالٰی اِيَّاهُ فِی الدُّنْيَا بِاَعْلَاءِ ذِكْرِ وَاَظْهَارِ دِيْنِهٖ وَاَبْقَاء الْعَمَلِ بِشَرِيْعَتِهٖ وَفِی الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِیْ اُمَّتِهٖ وَاَجْزَالِ اَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ اِبْدَاءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالشُّهُوْدِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اس کے دین کو غلبہ دے کر اور اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کے اس دنیا میں حضور ﷺ کی عزت وشان بڑھاتا ہے اور روز محشر امت کے لیے حضور کی شفاعت قبول فرما کر اور حضور کو بہترین اجر وثواب عطا کر کے اور مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین اور آخرین کے لیے حضور کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر حضور کو سبقت بخش کر حضور کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے

لیے دست بدعا ہیں۔ اس جملہ میں اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الخ میں اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے، لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے تو یہاں دونوں جملے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار و دوام پر دلالت کرتا ہے اور فعلیہ تجدد و حدوث کی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم، ہر گھڑی، اپنے نبی مکرم ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ عراقی نے کیا خوب لکھا ہے:

ثنائے زلف و رخسار تو اے ماہ
ملائک ورد صبح و شام کردند

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثناء گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کی رفعت شان کے لیے دعائیں مانگتے رہتے ہیں، تو اے اہل ایمان تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کے لیے دعا مانگا کرو۔ علامہ ابن منظور ''صلوٰۃ'' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مومن بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَمَعْنَاہُ عَظِّمْہُ فِی الدُّنْیَا بِاِعْلَاءِ ذِکْرِہٖ وَاِظْھَارِ دَعْوَتِہٖ وَاِبْقَاءِ شَرِیْعَتِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ بِتَشْفِیْعِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ وَتَضْعِیْفِ اَجْرِہٖ وَمَثُوْبَتِہٖ.

یعنی اے اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ذکر کو بلند فرما، اس کے دین کو غلبہ دے اور اس کی شریعت کو باقی رکھ کر اس دنیا میں ان کی شان بلند فرما اور روز محشر ان کی شفاعت قبول فرما اور اجر و ثواب کو کئی گنا کر دے۔

اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے کا ہمیں حکم دیا جا رہا ہے، لیکن ہم نہ شان رسالت کو کما حقہ جانتے ہیں اور نہ اسکا حق ادا کر سکتے ہیں اس لیے اعتراف عجز کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں

اللھم صل الخ یعنی مولائے کریم تو ہی اپنے محبوب کی شان کو اور قدر و منزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے اس لیے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیج جو اس کی شان کے شایان ہے۔

وَقِيلَ الْمَعْنٰى لَمَّا اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَلَمْ نَبْلُغْ قَدْرَ الْوَاجِبِ مِنْ ذٰلِكَ اَحَلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَقُلْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَنْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ لِاَنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا يَلِيْقُ بِهٖ (لسان العرب)

اس آیت میں ہمیں بارگاہ رسالت ﷺ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ چند احادیث تبرکاً ذکر کر دیتا ہوں تا کہ آپ کے دل میں بھی اپنے رسول مکرم، ہادی اعظم، مرشد اکمل ﷺ پر درود بھیجنے کا شوق پیدا ہو۔

۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِحَاجَتِهٖ فَلَمْ اَجِدْ حَدًا يُتْبِعُهٗ فَفَزِعَ عُمَرُ وَاَتَاهُ بِمُطْهَرَةٍ مِنْ خَلْفِهٖ فَوَجَدَ النَّبِيُّ سَاجِدًا فِيْ مَشْرِبَتِهٖ فَتَنَحّٰى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهٖ حَتّٰى رَفَعَ النَّبِيُّ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِيْنَ وَجَدْتَنِيْ سَاجِدًا تَنَحَّيْتَ عَنِّيْ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک دن حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ حضور کے ساتھ اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی کا بھرا ہوا لوٹا لیا اور پیچھے چل دیئے۔ جب آپ باہر آئے تو حضور ﷺ کو ایک وادی میں سربسجود پایا اور چپکے سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک حضور

نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سر بسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے آ کر یہ بتایا کہ جو امتی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کردے گا۔

۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالسُّرُوْرُ يُرٰى فِیْ وَجْهِهٖ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَرٰى السُّرُوْرَ فِیْ وَجْهِكَ وَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِیَ الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدًا مَا يُرْضِيْكَ اَنَّ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا يُصَلِّیْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قُلْتُ بَلٰى ۔

ترجمہ: ایک حضور سرور کائنات ﷺ تشریف لائے۔ رخ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آج تو چہرہ مبارک خوشی سے تاباں ہے۔ فرمایا، میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے آ کر کہا کہ اے سراپا حسن وخوبی کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجے گا۔ میں نے جواب دیا ہے کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر از حد خوش ہوں۔

۳- عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلْيُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰى عَلَیَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ عَشْرًا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

۴- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

حضرت عبداللہ حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزند اپنے والد بزرگوار سے انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا امام حسین سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۵- عَنْ طُفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللهِ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ وَقَالَ يَآيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ. اُذْكُرُوا اللهَ. جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ. قَالَ اُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.

ابی بن کعب کے لڑکے طفیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، تھرا دینے والی آ گئی، اس کے پیچھے اور

آنے والی ہے، موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ میرے والد نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمائیے کہ میں کس قدر پڑھا کروں۔ فرمایا جتنا دل چاہے میں نے عرض کیا وقت کا چوتھائی حصہ فرمایا، جتنا تیرا جی چاہے، اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کیا، نصف وقت۔ فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے میں نے عرض کی دو تہائی۔ فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اگر زیادہ کرے تو افضل ہے میں نے عرض کی میں اپنا سارا وقت حضور پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا:

"تب یہ درود تیرے رنج والم کو دور کرنے کے لیے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

۶- عَنِ الطُّفَیلِ بْنِ اَبِیْ عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَیْتَ اِنْ جَعَلْتَ صَلَاتِیْ کُلَّهَا عَلَیْكَ قَالَ اِذًا یَکْفِیْكَ اللّٰهُ مَا اَهَمَّكَ مِنْ دُنْیَاكَ وَ آخِرَتِكَ ۔

طفیل کہتے ہیں میرے والد نے عرض کی: یارسول اللہ میں اگر اپنا تمام وقت حضور پر درود پڑھنے میں صرف کر دوں، حضور نے فرمایا: تب اللہ تعالیٰ تیری دنیا وآخرت کی مشکلیں آسان کر دے گا۔

آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں۔ ایسا کم فہم اور نادان کون ہوگا جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے، لیکن بعض اوقات اور بعض مقامات ایسے ہیں، جہاں درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے اور وہاں پڑھنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ ان میں سے بھی چند اہم مقامات اور اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہر محفل اور ہر مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَلَمَّا یَذْکُرُو اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے وبال ہوگی چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے تو ان کو بخش دے۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دل وہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

اذان کے وقت

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ۔ الخ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو تم اذان دیتے ہوئے سنو، تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت

حضرت عبد اللہ بن حسن اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنی دادی صاحبہ حضرت خاتونِ جنت سے روایت کرتے ہیں: قَالَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

دعا کرتے وقت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا میں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّىْ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْءُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَتُ لِنَفْسِىْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطِهٗ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور کریم ﷺ، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی، پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لیے دعا مانگنے لگا، تو حضور ﷺ نے فرمایا: اب مانگ! تجھے دیا جائے گا۔

امام ترمذی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں:

بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ

فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّی اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ (ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ایک روز حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو، اللہ کی حمد وثنا کرو اور مجھ پر درود پڑھو، پھر دعا مانگو پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر حضور پر درود پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی۔“

اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے، نیز اس سے با آواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے۔ جب نام گرامی لکھے تو درود شریف لکھے۔ حضرت سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔ وہ فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش وخرم گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا تم تو وہ میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ اس نے کہا میری یہ عادت تھی کہ جہاں محمد ﷺ کا نام نامی لکھتا وہاں درود شریف بھی لکھتا۔ یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی کو دیکھا۔ پوچھا فرمایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا: ارحمنی واغفرلی وزفنی الی الجنة کما ثرف العروس ونشر علی کما ینشر علی العروس ۔ میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا، مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر درہم ودینار نچھاور کیے جاتے ہیں، میں نے عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر میں نے جو درود لکھا ہے، اس کا یہ اجر ہے۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا، وہ خاص درود شریف کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے وہاں یہ درود شریف لکھا ہے: وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عِنْدَ مَا ذَكَرَهُ الذّٰاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ۔ میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں بعینہٖ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا تھا۔

تفسیر الحسنات

علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام کہو۔

صلوا ۔ صیغہ امر ہے جو وجوب کا متقاضی ہے اسی بنا پر حضور ﷺ پر درود بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے بلکہ بقول معتمد مسلمانوں پر ہر مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درود واجب ہے اور ایک بار سے زیادہ پڑھنا مستحب ہے۔

اسی وجہ سے التحیات کے اندر السلام علیك ایها النبی پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے وہ سنت ہے۔ اس درود میں آل پاک پر بھی درود ہوتا ہے اور اس کے ماتحت اصحاب اور مومنین و اولیاء کاملین پر درود بھیجا جائے تو مستحسن ہے۔ البتہ اگر حضور ﷺ کا نام پاک لے کر درود بھیجے بغیر ان پر اگر درود بھیجا جائے تو مکروہ ہے اور درود میں حضور ﷺ کے ساتھ آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے۔

بلکہ بعض نے تو یہ کہا جس درود میں آل پاک کا ذکر نہ ہو وہ مقبول نہیں۔

اور درود شریف میں چند پہلو ہیں۔

ایک درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی تکریم ہے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی علماء کرام یہ کرتے ہیں:

کہ الٰہی محمد ﷺ کو عظمت عطا فرما اور دنیا میں ان کا دین غالب اور بلند فرما کر ان کی شریعت کو بقا دے اور آخر میں ان کی شفاعت قبول کر کے اولین و آخرین پر ان کی

فضیلت کا اظہار فرما کر انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین اور تمام خلائق پر ان کی شان بلند فرما۔

حدیث میں ہے کہ سیّد عالم ﷺ نے فرمایا درود خواں جب مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لیے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

مسلم شریف میں ہے: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے۔ اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ترمذی شریف میں ہے: اَلْبَخِيْلُ الَّذِىْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

عام اس سے کہ درود کے لفظ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ہوں یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ہوں یا درود تاج ہو یا بعد کے تصنیف کیے ہوئے ہوں اس لیے کہ سب کے الفاظ عظمت شان مصطفیٰ میں کم یا زیادہ ہیں۔

تفسیر مظہری

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو یعنی تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا کرو اور آپ کے لیے اللہ سے رحمت نازل کرنے کی درخواست کرو اور ان کو سلام کا تحفہ دو اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

آیت دلالت کر رہی ہے کہ صلوٰۃ وسلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے خواہ عمر میں ایک بار ہی ہو۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے۔ طحاوی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن ہمام نے کہا امر کا مقتضی، قطعی عمر بھر میں ایک بار (تعمیل) ہے کیونکہ امر تکرار کو نہیں چاہتا اور ہم اسی کے قائل ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ ہر نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ میں ہے کہ آخری تشہد میں درود پڑھنا، امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہے، اور مشہور ترین روایت میں امام احمد کا قول آیا ہے کہ درود کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی ابن جوزی نے لکھا ہے کہ تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھنا امام احمد کے نزدیک فرض ہے دوسری روایت میں ہے کہ امام احمد کے نزدیک سنت ہے۔

بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے درود پڑھنا واجب ہے۔

کرخی نے لکھا ہے جو علماء نماز میں درود پڑھنے کو واجب کہتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو حضرت سہل بن سعد کی روایت سے بطریق دار قطنی ابن جوزی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھا، اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالمہیمن ہے دار قطنی نے کہا عبد المہیمن بن عباس بن سہل بن سعد قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے کہا اس کی حدیث سے استدلال نہ کیا جائے۔

ابن جوزی کی روایت مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ ہے جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں، جس نے اللہ کا نام (وضو شروع کرنے کے وقت) نہیں لیا اس کا وضو نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اس کی نماز نہیں، اس حدیث کی روایت میں عبدالمہیمن راوی کمزور نا قابل حجت ہے۔ طبرانی نے بروایت ابی بن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ (عباس) عن جدہ (سہل بن سعد) اسی کی طرح حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

علماء نے کہا کہ عبدالمہیمن کی حدیث صحت کے زیادہ قریب ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے ابی بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ایک حدیث حضرت ابو مسعود انصاری کی روایت سے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی لیکن نہ مجھ پر درود پڑھا نہ میرے اہل بیت پر تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ رواہ ابن الجوزی من طریق الادار قطنی، ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی سند میں جابر جعفی کمزور راوی ہے پھر جابر نے اس حدیث (کی روایت) میں خود اختلاف کیا ہے کبھی حضرت ابن مسعود ﷺ پر پہنچ کر حدیث کی روایت کو ٹھہرا دیا یعنی موقوفاً بیان کیا ہے کبھی رسول اللہ ﷺ کا قول بتایا ہے یعنی مرفوعاً بیان کیا ہے۔

ابن ہمام نے اس کو حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن جوزی نے کہا اس کی روایت میں جابر ضعیف ہے اور روایت میں اختلاف ہے کبھی

موقوفاً بیان کیا ہے اور کبھی مرفوعاً۔

حاکم اور بیہقی نے بروایت یحییٰ بن سباق قبیلہ بنی حارث کی وساطت سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ابن حجر نے کہا اس حدیث کے راوی سوائے حارثی شخص کے ثقہ ہیں حارثی قابل نظر ہے۔

ابن ہمام نے لکھا ہے حدیث لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ کو تمام اہل حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اگر اس کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد کامل نماز کی نفی ہے (یعنی جس نے مجھ پر نماز کے اندر درود نہیں پڑھا اس کی نماز کامل نہیں ہوئی) یا یہ مطلب ہے کہ جس نے عمر میں ایک بار بھی درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث سے زیادہ قوی حضرت فضالہ بن عبید کی حدیث ہے حضرت فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے سنا مگر اس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے (دعا مانگنے میں) عجلت کی پھر اس کو بلایا اور اس کو اور دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی حمد وثنا کرے پھر مجھ پر درود بھیجے پھر جو کچھ چاہے دعا کرے، رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم۔

ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ فضالہ نے کہا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

حضور ﷺ نے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے تو نے عجلت کی جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو (اول) ان صفات کے ساتھ اللہ کی حمد کر کہ جن کا وہ مستحق ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ سے دعا کر۔

راوی کا بیان ہے پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا حضور ﷺ نے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے اب تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ رواہ الترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں نماز میں تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجوب پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جا سکتی ہے کہ آیت مذکورہ میں جس درود کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے جیسے آیت وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ میں تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ اور آیت قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ میں قیام سے مراد نماز میں کھڑا ہونا اور آیت وَاسْجُدُوْا وَارْكَعُوْا میں سجدہ اور رکوع سے مراد نماز میں سجود و رکوع اور آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ میں قرأت قرآن سے مراد نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہے کعب بن عجرۃ کی حدیث جس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے مگر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ یعنی تشہد میں سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھا ہی جاتا ہے مگر درود اس وقت کس طرح پڑھیں اس سوال کے جواب میں (نماز کے اندر) درود پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ نے بتا دیا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ پڑھا کرو۔ امت اسلامیہ نے بالاتفاق اس حدیث کو تسلیم کیا ہے اور بلا اختلاف تشہد کے بعد درود پڑھنے کی صراحت کی ہے البتہ واجب اور سنت ہونے میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درود کا حکم آیت مذکورہ میں دیا گیا اس سے مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درود پڑھنا

ہے اور امر کا تقاضا وجوب ہے۔ اس لیے نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب قرار پایا۔ (مترجم)

جو لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آ کر گزر بھی جائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہو جائیں اور اس شخص کے جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں (یعنی بیٹا بوڑھے ماں باپ کی خدمت نہ کرے) اس لیے وہ ناراض رہیں اور یہ شخص جنت سے محروم ہو جائے (رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ)۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور دوزخ میں چلا جائے اللہ اس کو دور رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے (اور انہوں نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوا اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اور (اس وجہ سے) دوزخ میں داخل ہو جائے پس اللہ اس کو دور رکھے، یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے نقل کی ہیں۔

ابن سنی نے حضرت جابر کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ بد نصیب ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پڑھنا چھوڑ گیا اس سے جنت کا راستہ چھوٹ گیا۔ نسائی نے صحیح سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے

اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (یا دس بار رحمت نازل فرمائے گا)۔

رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کی فضیلت وکیفیت

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا (حدیث کا) ایک تحفہ میں تم کو پیش کروں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے خود سنی ہے، میں نے کہا کیوں نہیں ضرور وہ تحفہ مجھے عنایت فرمایئے۔ کعب نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کرنا تو اللہ نے ہمیں بتا دیا ہے لیکن آپ (اور آپ کے اہل بیت) پر ہم درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں دونوں جگہ علٰی ابراھیم کا لفظ نہیں ہے (صرف علٰی آلِ ابراھیم ہے) حضرت ابوحمید ساعدی راوی ہیں کہ صحابہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو فرمایا کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارِكْ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود پڑھے گا۔ اللہ دس بار رحمت اس پر نازل فرمائے گا۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود

پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس خطائیں ساقط کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔ رواہ البخاری واحمد فی الادب والنسائی والحاکم۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

(رواہ النسائی والداری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی (جب بھی) مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ میری روح مجھے لوٹا دے گا کہ میں سلام کا جواب دوں گا۔

(رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (کہ وہاں نماز نہ پڑھو، مترجم) اور نہ میری قبر کو میلہ بنانا، اور مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچے گا، تم جہاں بھی ہو۔

حضرت ابو طلحہ راوی ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس وقت حضور ﷺ کے چہرہ پر شگفتگی تھی فرمایا مجھ سے جبرئیل نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے محمد (ﷺ) کیا تم اس بات پر خوش نہ ہوگے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ (رواہ النسائی والداری)

حضرت ابی بن کعب کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود پڑھتا ہوں کتنی بار پڑھا کروں فرمایا جتنی (بھی) چاہو میں نے عرض کیا (ذکر

خداوندی اور دعا کا) ایک چوتھائی (درود کے لیے مقرر کرلوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کرلو لیکن) اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا (کل ذکر کا) آدھا حصہ (درود کو بنالوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کرلو لیکن) اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو مگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا میں اپنی ساری دعا آپ کے لیے کردوں فرمایا تو ایسی حالت میں تمہارے سارے فکر دور ہو جائیں گے، کام پورے کردیئے جائیں گے اور تمہارے گناہ ساقط کردیئے جائیں گے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو یہ بات (پسند اور) مسرور کرنے والی ہو کہ جب وہ ہم گھر والوں کے لیے دعا کرے تو اس کو بھر پور پیمانہ سے (بدلہ) دیا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہیے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو شخص نبی ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں گے۔ (رواہ احمد)

حضرت رویفع کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پڑھا اور کہا:

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ

اے اللہ قیامت کے دن محمد ﷺ کو اپنا مقام مقرب عنایت کر، اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ (رواہ احمد)

حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ (گھر سے)

برآمد ہوئے اور ایک نخلستان کے اندر پہنچے وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں حضور ﷺ کی وفات نہ ہوگئی ہو۔ میں دیکھنے کے لیے (قریب) گیا آپ ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ بیان کر دیا، فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے (آکر) مجھ سے کہا تھا کہ کیا میں آپ کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں کہ اللہ نے آپ کے (اعزاز اور آپ کو خوش کرنے کے) لیے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام پڑھے گا میں اس کو سلامتی عطا کروں گا۔ (رواہ احمد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا دعا آسمان و زمین کے درمیان روک لی جاتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو دعا کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھنے پاتا۔

(رواہ الترمذی)

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے والد کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر جتنا درود پڑھتا ہے فرشتے اتنی ہی اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں، اب بندہ کو اختیار ہے کہ درود پڑھے کم یا زیادہ۔ (رواہ البغوی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قیراط کوہ احد کے برابر ہوتا ہے۔ (رواہ عبدالرزاق فی الجامع بسند حسن)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اور شام دس دس مرتبہ درود پڑھے گا اس کو میری شفاعت مل جائے گی۔

(رواہ طبرانی فی الکبیر بسند حسن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آکر سلام کیا حضور ﷺ نے اس کو سلام کا جواب دیا اور کشادہ روئی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ابوبکر روزانہ اس شخص کا عمل باشندگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے، میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو یہ شخص دس بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور اس کا یہ درود ایسا ہوتا ہے جیسے ساری مخلوق کا درود میں نے عرض کیا وہ کیا درود ہے فرمایا وہ کہتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى مَنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيْ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيْ عَلَيْهِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گردنیں (یعنی بردے) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت (راہ خدا میں اپنا) خون دینے سے بھی افضل ہے یا فرمایا، راہ خدا میں شمشیر زنی سے بھی افضل ہے۔

(از مفسر قدس سرہ)

مسئلہ:

کیا انبیاء کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی صلوٰۃ وسلام کا استعمال درست ہے؟

صحیح یہ ہے کہ تنہا غیر انبیاء کے لیے صحیح نہیں ہے اور تبعاً یعنی انبیاء کے ساتھ ملا کر صحیح ہے جس طرح کہ محمد عزوجل کہنا مکروہ ہے باوجود یہ کہ آپ معزز اور جلیل القدر تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عرف میں صلوٰۃ وسلام کا استعمال انبیاء کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے جیسے عزوجل کے الفاظ باری تعالیٰ کے لیے خاص کر دیئے گئے ہیں۔

سورۂ توبہ کی آیت وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ کی تفسیر کے ذیل میں اس کی مکمل تنقیح ہو چکی ہے۔

سلام بحضور خیر الانام ﷺ

سلام اے آمنہ کے لال، اے محبوب سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے ظلِ رحمانی، سلام اے نُورِ یزدانی
تیرا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی
سلام اے سرِ وحدت اے سراجِ بزمِ ایمانی
رہے یہ عزت افزائی رہے تشریف ارزانی
تیرے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربّانی
سلام اے صاحبِ خلقِ عظیم، انسان کو سکھلا دے
یہی اعمالِ پاکیزہ، یہی اشغالِ رُوحانی
تیری صورت تیری سیرت، تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی
اگرچہ فقر وفخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فر کسرائی وخاقانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
حرمین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے

تیرے پرتو سے مِل جائے ہر اک ذرے کو تابانی
حفیظ بے نوا کیا ہے گدائے کوچہ اُلفت
عقیدت کی جبیں تیری مروّت سے ہے نورانی
تیرا در ہو میرا سر ہو، میرا دل ہو تیرا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طُولانی

ابوالاثر حفیظ جالندھری

صلوٰۃ وسلام کی لغوی بحث

انسانی گفتگو اور کلام کو اگر جسم تصور کیا جائے تو الفاظ کو اس جسم کے لباس کی حیثیت حاصل ہوگی اور معانی کو روح کا درجہ حاصل ہوگا، جس طرح خوبصورت لباس میں جسم کی ظاہری زینت اور زیبائش وابستہ ہے اسی طرح خوبصورت اور عمدہ الفاظ سے گفتگو بھی مزین و آراستہ ہوتی ہے۔ روح کی قوت سے جسم کو تقویت ملتی ہے اسی طرح زوردار معنویت سے کلام میں بھی جان پڑتی ہے البتہ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کسی زبان میں الفاظ کو وہی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو کسی ملک یا آبادی میں مسلّم اور رائج الوقت سکہ کو حاصل ہوتی ہے، جس طرح سکے استعمال ہوتے، گھستے، کھوٹے ہوتے اور متروک ہوتے رہتے ہیں اسی طرح الفاظ بھی استعمال میں آتے اور اپنی معنویت کھونے کے بعد بدل جاتے ہیں یا متروک ہو جاتے ہیں، عربی زبان میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ بھی کچھ اسی قسم کے مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔

اس وقت ہم ان الفاظ کے ان معانی اور استعمال کے مراحل سے مفصل گفتگو تو نہیں کریں گے البتہ اختصار اور جامعیت سے کام لیتے ہوئے ان کے اہم پہلوؤں اور معانی پر ہی اکتفا کریں گے لغت عرب کی رو سے لفظ صلوٰۃ (جمع صلوات) کے معنی ہیں: (۱) رکوع اور سجدہ کرنا (۲) دعا اور استغفار (۳) رحمت وہمدردی (۴) جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا (۵) خیر وبرکت (۶) مشہور نحوی زجاج کا کہنا ہے کہ صلوٰۃ کے اصل معنی لزوم یا چپکنے کے ہیں (۷) ابن منظور کا کہنا ہے کہ لغت عرب میں صلوٰۃ کے اصل معنی ہی تعظیم اور اسلام میں صلوٰۃ سے مقصود اللہ جل شانہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے، صلوٰۃ کے ایک معنی مصلّٰی یعنی

جائے نماز یا جماعت گاہ کے بھی ہیں، قرآن کریم میں صلوات (سورت الحج آیت:40) سے یہی مراد ہے (۸) مشہور لغت داں الازہری کا قول ہے صلوٰۃ سے مراد اللہ کے عائد کردہ فریضہ کو لازم پکڑنا ہے اور نماز تو ان بڑے فرائض میں سے ہے جسے لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے (۹) ابن عربی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو رحمت ہے۔ صلوٰۃ کا تعلق مخلوق یعنی فرشتے، جن اور انسان سے ہو تو قیام، رکوع، سجدہ، دعا اور تسبیح مراد ہوتی ہے اسی طرح چرند پرند کی صلوٰۃ سے مراد بھی تسبیح ہے (۱۰) صلوٰۃ اللہ علیہ رسولہ یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول پر صلوٰۃ بھیجنے سے مراد ہے رحمتہ لہٗ وحسن ثناءہٖ علیہ یعنی اس کے لیے اپنی رحمت کا دروازہ کھولنا اور ان کی ذات کے لیے حسن ثناء بیان کرنا۔

صلوٰۃ بمعنی خیر و برکت کی دعا اس کی تائید میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ

اذا وحی احد کم الی طعام فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل ای فلیدع لا رباب الطعام بالبرکۃ والخیر

"یعنی جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے یہ دعوت قبول کرنی چاہیے، چنانچہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانے میں شامل ہو اور اگر روزہ دار ہو تو کھانے کی دعوت دینے والوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کرے"۔

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا جو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ اس موقع پر حضور ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا صادر ہوئی کہ اللھم صل علیٰ آل ابی اوفی، مشہور لغت داں الازہری نے کہا ہے کہ اس فرمان نبوی ﷺ میں صلی ارحم کے معنی میں ہے اور دعا کے معنی یہ ہوں گے کہ اے اللہ! تو ابی اوفی کی آل واولاد پر رحمت نازل فرما، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

ہدایت میں بھی یصلون یترحمون کے معنی میں آیا ہے" ارشاد ربانی ہے، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، مشہور امام لغت ابوبکر ابن درید سے بھی یہی منقول ہے، چنانچہ ان کے نزدیک التحیات للہ والصلوٰت (یعنی تحفے اور رحمتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں) میں بھی صلوات دراصل رحمتوں کے معنی میں ہے۔ ابن درید اور ابن منصور کے نزدیک تشہد کے ساتھ جو درود پڑھے جاتے ہیں ان کا مفہوم بھی رحمت و برکت ہے۔ تحیات کے ساتھ صلوات سے مراد وہ دعا ہے جس کے ذریعے اللہ کے لیے وہ تعظیم و تقدیس بیان کی جاتی ہے جس کا صرف وہی مستحق ہے۔ غریب الحدیث کے مشہور امام الخطابی نے بیان فرمایا ہے کہ صلوٰۃ اگر تعظیم و تکریم کے معنی میں ہو تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مختص ہے اور صلوٰۃ جس کے معنی دعا دینا یا برکت دینا ہے وہ غیر اللہ کے لیے مختص ہے، ارشاد ربانی هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ میں یصلی کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو یرحم (وہ رحم کرتا ہے) مراد ہوگا اور اگر یہ فرشتوں کی طرف منسوب ہے، تو یدعون وہ دعا کرتے ہیں مراد ہوگا اور مطلب یہ ہوگا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو تم مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی وصلوات الرسول میں بھی صلوات سے مراد دعائیں ہیں جو آپ ﷺ اپنی امت کے لیے فرماتے ہیں ارشاد ربانی اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (انہی پر تیرے رب کی طرف سے ثنا اور رحمت ہے) میں صلوات بمعنی ثنا اور ستائش ہے۔ اہل لغت نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ (اے اللہ! تو محمد ﷺ پر رحمت بھیج) میں صل کے معنی یہ لکھے ہیں کہ اللھم صلی انت علٰی مُحَمَّدٍ لانك اعلم بما یلیق به اے اللہ تعالیٰ! محمد ﷺ پر تو ہی رحمت بھیج کیونکہ صرف تو ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سی صلوٰۃ ان کی شایان شان ہے، لیکن ابن منظور نے لکھا ہے کہ والصحیح ان ھذہ الصلوٰۃ بمعنی الدعا خاصة به یعنی صحیح یہ ہے کہ یہاں لفظ صلوٰۃ دعا کے معنی میں ہے جو

آنحضرت ﷺ کے لیے خاص ہے۔

اوپر کی لفظی بحث سے واضح ہوا کہ لفظ صلوۃ عربی زبان میں متعدد معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ کے وہ معنی جو حضور ﷺ کے لیے خاص ہیں ان میں لفظ صلوۃ اور اس کے مشتق الفاظ اگر اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وارد ہو تو اپنے رسول حبیب ﷺ پر رحمت نازل فرمانا اور آپ ﷺ کے لیے بہترین ثناء اور ستائش کرنا مراد ہے اور فرشتوں اور افرادِ امت کے لیے اگر یہی صلوۃ مطلوب ہے تو اس سے مراد آپ ﷺ پر نزول رحمت ہی دعا ہوگی مگر اس تخصیص کے ساتھ کہ اپنے رسول حبیب ﷺ پر جو نزول رحمت شایانِ شان ہے اسے صرف وہی جانتا ہے، ہم اس کی حدود و قیود سے آگاہ نہیں ہیں۔

صلوٰۃ کی طرح سلام بھی عربی زبان میں کثیر المعنی لفظ ہے اور متعدد نسبتوں سے اس کے معنی بھی مختلف ہو جاتے ہیں کتب لغت میں السلام کے معنی ہیں (۱) براٗت یعنی گناہ سے محفوظ رہنا، بے گناہ ہونا (۲) عافیت یعنی تحفظ و صیانت میں ہونا (۳) امن یعنی سلامتی (۴) تحیہ یعنی ہدیہ و سلام بجالانا (۵) صلح، جنگ بندی (۶) پختہ بات یعنی قول سدید (۷) خیر اور بھلائی (۸) نقص و عیب سے پاک ہونا (۹) بقاء، بچ جانا باقی رہنا (۱۰) دوام، ہمیشگی (۱۱) نجات، بچ نکلنا (۱۲) السلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث نبوی میں لفظ السلام ان مذکورہ معنی میں استعمال ہوا ہے، جس طرح صلوۃ اگر امت کی طرف سے آنحضور ﷺ کے لیے ہو تو آپ ﷺ پر نزول رحمت کی دعا مراد ہوتی ہے اسی طرح امت کی طرف سے اگر سلام آپ ﷺ کے لیے ہو تو ہدیہ سلام اور امن و سلامتی کی دعا مراد ہوگی، یوں لگتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام اگر ایک ساتھ واؤ عاطفہ کے ذریعے مذکور ہو تو اس سے سلامتی و رحمت کا نزول ہی مقصود ہوگا۔ مثال کے طور پر زمخشری نے سورۂ احزاب کی آیت 56 کی تفسیر کے ضمن میں صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا کا مقصود بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ قُوْلُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الرَّسُوْلِ

وَالسَّلَامُ یعنی یہ کہو کہ رسول پر صلاۃ ہو اور سلام و مَعْنَاہُ بائن یَتَرَحَّمُ عَلَیْہِ اللہُ وَیُسَلِّمُ یعنی اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت ہو اور سلامتی ہو۔ سورۃ بقرہ کی آیت 156 اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَۃٌ یعنی وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوۃ اور رحمت ہوتی ہے کہ تشریح کے ضمن میں زمخشری نے صلوٰۃ کے معنی شفقت و مہربانی الحنوا والتعطف بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں صلوٰۃ کو رافت کی جگہ رکھا گیا ہے اور پھر اسے رحمت کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم میں رافت اور رحمت، اسی طرح رؤف و رحیم بھی ایک ساتھ وارد ہوتے ہیں، اس تکرار و اجتماع سے مفہوم یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پر رافت کے بعد رافت ہوتی چلی جائے اور بہت بہت رحمت ہو وَالْمَعْنٰی عَلَیْہِمْ رَافَتُہٗ بعد رافتہ و رحمۃ ای رحمتہ) سورۂ احزاب کی آیت 43 کے ضمن میں زمخشری نے سوال و جواب کا انداز اختیار کرتے ہوئے بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ (ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ) اِنَّ فِتْنَہ یَتَرَحَّمُ وَیَتَرَافُ فَمَا تصنع بقولہ (وملائکتہ) وَمَعْنٰی صَلَاتُہُمْ، قُلْتُ، ھِیَ قَوْلُہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ، جَعَلُوْ الرَّحْمَۃِ الخم مُسْتَجَابَ الدَّعْوَۃِ کَاَنَّھُمْ فَاعِلُوْنَ الرَّحْمَۃَ وَالرَّافَۃِ (اللہ وہ ذات ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے) اگر آپ یصلی کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ وہ رحمت و رافت کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا کرے گا کہ (اور اس کے فرشتے بھی) تو ان فرشتوں کی صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ میں جواب میں کہوں گا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ تو مومنوں پر رحم فرما، کیونکہ فرشتے مستجاب الدعا ہیں اس لحاظ سے انہیں بھی رحمت و رافت کرنے والی ہی قرار دے دیا گیا ہے۔

زمخشری نے صلوۃ و سلام کی لغوی بحث کے ضمن میں یہ مسئلہ بھی اٹھایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام واجب ہے یا مستحب ہے؟ زمخشری کی رائے میں یہ واجب ہے ائمہ و فقہا کے اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک

آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا واجب ہے جب بھی آپ ﷺ کا ذکر آئے۔ ایک ہی مجلس میں بار بار ذکر آئے تو تب بھی ہر بار صلوٰۃ وسلام واجب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ شرط نماز ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث نبوی ہے جو سورۂ احزاب کی آیت 56 میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مفہوم کی وضاحت کے ضمن میں مروی ہے کہ صحابہ کرام نے جب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ علم مخفی (العلم المکنون) کی بات ہے۔ اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں یہ تمہیں نہ بتاتا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دو فرشتے مقرر فرما دیے ہیں جب کبھی کسی مسلمان کے سامنے میرا تذکرہ ہوتا ہے اور وہ مجھ پر صلوۃ وسلام بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ (اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش فرما دی) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے کہتے ہیں آمین لیکن اگر کوئی مسلمان میرا ذکر سن کر صلوۃ وسلام نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں لا غفر اللہ (اللہ نے تیری بخشش نہیں فرمائی) تو اس کے جواب میں اللہ رب العزت اور مقرب فرشتوں کی طرف سے آمین کہا جاتا ہے۔

علامہ آلوسی نے سورۂ احزاب کی آیت 56 کی تفسیر کے ضمن میں لغوی بحث کے علاوہ بے شمار پہلوؤں پر مفصل گفتگو کی ہے اور دلچسپ نکات پیدا کیے ہیں ان میں سے یہ نقطہ لغت اور غور کے لحاظ سے بہت اہم اور قابل توجہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط دراصل اس بے مثال و بے نظیر عظمت و علوشان کی مظہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ اس جملہ کا آغاز و افتتاح جملہ اسمیہ کی شکل میں ہے جو دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے، مگر اس جملے کا اختتامی حصہ جملہ فعلیہ کی صورت میں وارد ہوا ہے جو وقتاً فوقتاً تجدید اور حدوث پر دلالت کرتا ہے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتوں کی طرف سے جو نبی ﷺ پر صلوۃ اور سلام بھیجا جاتا ہے وہ بیک وقت دوام و استمرار اور تجدد و حدوث پر دلالت کرتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس تعظیم وتکریم اور عظمت وشرف عطا ہونے کی علت اور سبب کیا ہے؟ تو اس کا اظہار ''النبی'' کو معرف باللام لانے سے ہوتا ہے، جو آپ ﷺ کی خصوصی شان اور منفرد مقام پر دلالت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے یصلون علٰی مُحَمَّدٍ (ﷺ) نہیں فرمایا بلکہ عظمت واحترام کے مدنظر ''النبی'' فرمایا ہے، اسم پاک کی جگہ ''النبی'' لانے میں جو لطیف معنویت اور اپنائیت کا احساس سامنے آتا ہے اسے صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عظمت محمدی ﷺ کا ادراک بخشا ہے اور بلند ذوق سے نوازا ہے۔ دیگر انبیائے کرام کے اکثر وبیشتر اسمائے گرامی ہی ذکر فرمائے گئے مگر یہاں پر آپ ﷺ کو بطور ''النبی'' ذکر فرما کر اس عظمت شان اور بلند منزلت کا احساس دلایا گیا ہے جو رسالت محمدی ﷺ کے خصائص میں سے ہے، کیا یہ خاص نبی سب کو معلوم ہے اور معلوم ہونا چاہیے تو یہی وہ خاص نبی ہے جسے یہ شرف حاصل ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

یہاں پر ''اللہ'' کی بعد الملائکہ (فرشتے) کہنے کے بجائے ملائکہ (اس کے فرشتے) فرمایا گیا ہے یہ ترکیب بھی تعظیم وتکریم کو ظاہر کرتی ہے گویا اس سے اللہ کے وہ خاص فرشتے مراد ہیں جنہیں مقربین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ملائکہ کا اللہ کی طرف مضاف ہونا ان کے لیے باعث شرف وعظمت ہے اور ان صاحب شرف وعظمت ملائکہ سے صلوٰۃ جس ہستی کے لیے ہے اس کی عظمت ومقام بلند کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اضافت سے جہاں تخصیص ظاہر ہوتی ہے وہاں کثرت پر بلکہ تمام ملائکہ پر بھی دلالت کرتی ہے، اس سے بھی صلوٰۃ کی کثرت اور دوام واستمرار کا اظہار ہوتا ہے گویا جہاں جہاں جب جب ملائکۃ اللہ پائے جائیں گے وہ یہ صلوٰۃ بر محمد ﷺ کا فریضہ منصبی ادا کرتے جائیں گے۔

صاحب روح المعانی نے صلوٰۃ وسلام کا صیغہ اور ادائیگی بھی ضبط تحریر میں لانے کی سعی کی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے سے تو ہم لوگ آگاہ ہیں مگر

آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیا صورت ہو گی اس کی تعلیم فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو......

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے اور بھی صیغے کتب حدیث وتفسیر میں نقل ہوئے ہیں اور محبت وعقیدت کے اظہار کے لیے کوئی بھی صیغہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

چار یاروں کو سلام

اے مدینہ تیری جاں پرور بہاروں کو سلام
تجھ میں پوشیدہ ہیں جو، اُن چاند تاروں کو سلام
خون سے سینچا جنہوں نے گلشنِ اسلام کو
ان فِدا کاروں اور نبی کے جاں نثاروں کو سلام
ہیں جو محوِ استراحت خلد کی آغوش میں
مصطفےٰ کی فوج کے اُن شہسواروں کو سلام
اہل بیت مصطفےٰ اور آلِ اطہارِ حضور
حلقۂ جملہ صحابہ، چار یاروں کو سلام
مصطفےٰ نے جن کو مُردوں سے مسیحا تھا کیا
اُس نگاہِ مرحمت کے شاہکاروں کو سلام
در جتنے بھی ہوئے ہیں عاشقانِ سوختہ
اُن تڑپتے بے قراروں کے قراروں کو سلام
اختر! خاک وخون میں جن کو تڑپایا گیا
سرورِ کونین کے اُن ماہ پاروں کو سلام

اختر شاہجہانپوری مظہری

درود وسلام واجب بھی ہے مستحب بھی

اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ پر درود وسلام کا حکم دینے سے پہلے اس کی اہمیت کا اعلان فرمایا کہ بے شک اللہ اور فرشتے نبی کریم (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد اہل ایمان کو درود وسلام کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا کہ مومنو! تم رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ (الاحزاب۔۳۳:۵۵)

اللہ کریم جل جلالہ نے اور کسی نبی یا رسول پر درود نہیں بھیجا، البتہ حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس علیہم السلام اور برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجنے کا ذکر قرآن پاک میں ملتا ہے۔

(الصّفّت۔۳۷۔۷۹،۱۰۹،۱۲۰،۱۳۰،النمل ۲۷۔۵۹)

پھر ہمارے آقا حضور ﷺ کو نبی کہہ کر درود بھیجنے کی بات کہی گئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ یعنی اللہ کریم جل وعلا کا اور ملائکہ مقربین کا درود بھیجنا اس وقت سے ہے جب سے محبوب خالق ومخلوق ﷺ کی تخلیق ہوئی ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کو حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی گئی کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے لینا پڑتی ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجراء

سے پہلے یہ اعلان کر کے اللہ اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتا دی کہ صرف تمہی کو یہ کام کرنے کو نہیں کہا جا رہا۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ بھی پنہاں ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے حضور ﷺ پر درود و سلام کے اعلان میں دوام پایا جاتا ہے اسی طرح اہل ایمان بھی درود و سلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ گنوائیں اور احادیث مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے اس پر عمل کرے۔

درود و سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان کا جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے "یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" کے تفسیری حاشیے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ

"درود کے واجب ہونے پر تو ہر مذہب کے فقہا کا اتفاق ہے لیکن فقہا حنفیہ اور بعض دوسرے آئمہ کی رائے ہے کہ عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ دیا ہو تو فرض ادا ہو گیا"۔

(قرآن الحکیم۔ ترجمہ و تفسیر از مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ مطبوعہ تاج کمپنی، لاہور ص ۸۵۵)

مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا کہ

"صیغہ امر کا نص قطعی از ثبوت و قطعی الدلالت میں فرضیت کے لیے ہے اور متقضی تکرار کو نہیں۔ اس لیے عمر بھر میں ایک بار تو فرض ہے جیسا کلمۂ توحید کا تلفظ ایک بار فرض ہے اور جس مجلس میں آپ کا ذکر مبارک ہو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے"۔ (بیان القرآن، جلد نہم ص ۶۳، ۶۴)

مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ:

"امام صاحب، امام مالک اور جمہور علماء کے مسلک کے مطابق درود عمر میں صرف ایک بار پڑھنا فرض ہے کہ جس نے کلمہ شہادت کی طرح ایک دفعہ درود پڑھ لیا وہ فریضہ صلوٰۃ علی النبی ﷺ سے سبکدوش ہو گیا۔ مولانا

مودودی نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دعا میں اس کا پڑھنا واجب ہے کچھ اور لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور ﷺ کا ذکر خواہ کتنی ہی مرتبہ آئے۔ درود پڑھنا بس ایک بار واجب ہے''۔ (تفہیم القرآن، جلد چہارم، ص ۱۲۷)

مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، کنز الایمان کے تفسیری حاشیے ''خزائن العرفان'' میں لکھتے ہیں کہ:

''سیّد عالم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے۔ ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے''۔

(خزائن العرفان علیٰ کنز الایمان۔ مطبوعہ چاند کمپنی لاہور۔ ص ۶۳۷)

مولانا مفتی محمد شفیع نے احادیث مبارکہ کے حوالے سے درود شریف کے وجود کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اس پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود وسلام کو واجب قرار دینے کے بعد ہر بار درود وسلام پیش کرنے کو مستحب ہی قرار دیا ہے۔''

(معارف القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۲۴،۲۲۵)

مولانا امین احسن اصلاحی کہتے ہیں کہ:

''اس آیت سے مقصود درود وسلام کی تکثیر ہے موقع ومحل بھی اس مفہوم کا متقاضی ہے اور آیت کے الفاظ بھی اسی کے شاہد ہے۔ اس لیے کہ سلموا تسلیما میں مصدر تاکید وتکثیر کے مفہوم پر دلیل ہے۔ اس وجہ سے ہم ان فقہاء کی رائے کو صحیح نہیں سمجھتے جو یہ کہتے ہیں کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی کوئی

درود پڑھ لے تو آیت کا حق ادا ہو جائے گا"۔ (تدبر قرآن، جلد ششم، ص ۶۶۷)

(جسٹس) پیر محمد کرم شاہ نے تفسیر میں اس مسئلے کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں کہ درود وسلام کے وجود کی حدیں کہاں تک ہیں اور استحباب کی کیا صورتیں ہیں انہوں نے درود پاک کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں ایسا کم فہم اور نادان کون ہوگا۔ جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے"۔ (ضیاء القرآن۔ جلد چہارم۔ ص ۹۱)

علامہ ابن کثیر کہتے ہیں:

بعض کا قول ہے کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ آپ ﷺ پر درود واجب ہے پھر مستحب ہے...... لیکن میں کہتا ہوں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن میں حضور ﷺ پر درود پڑھنے کا ہمیں حکم ملا ہے لیکن بعض وقت واجب ہے اور بعض جگہ واجب نہیں"۔

(تفسیر ابن کثیر۔ جلد چہارم اُردو ترجمہ از ابو محمد جونا گڑھی۔ ص ۳۰۱)

اس کے بعد ابن کثیر نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان اوقات کا الگ الگ ذکر کیا جن میں درود شریف واجب ہے (ص: ۳۰۱۔۳۰۴) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی تقریباً انہی مقامات کا ذکر فرمایا ہے جہاں حضور سرکار دو عالم ﷺ پر درود بھیجنا وارد ہے۔

(مدارج النبوت۔ حصہ اول۔ اُردو ترجمہ از مفتی غلام معین الدین نعیمی۔ ص ۵۶۳۔۵۷۱)

مختلف علماء نے اپنی تالیفات میں وہ مواقع بتائے ہیں جہاں درود وسلام پڑھنا ضروری ہے ان میں مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی کے نزدیک ایک موقع وہ ہے۔ جب حضور ﷺ کا اسم گرامی لیا جائے یا سنائی دے"۔ (زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید ﷺ ص ۲۰، ۲۱) جنگ آزادی ۱۸۵۷ کے مجاہد مفتی عنایت احمد کاکوری مؤلف

''تواریخ حبیب الہٰ ﷺ'' نے بھی ایک موقع پر لکھا ہے۔ ''جب اسم مبارک زبان پر لائے یا سنے''۔ عنایت احمد کاکوری۔ (فضائل درود وسلام، ص ۲۱) علامہ سخاوی کہتے ہیں۔ ''جب حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک ہو'' (بحوالہ فضائل درود شریف از مولانا حافظ محمد زکریا ص: ۶۶ ''فضائل درود شریف'' ''تبلیغی نصاب کا ایک باب تھا لیکن بدقسمتی سے اب تبلیغی نصاب کو ''فضائل اعمال'' یا اور ناموں سے بھی شائع کیا جا رہا ہے کہ اس میں سے ''فضائل درود شریف'' کا باب نکال دیا گیا ہے)۔

مولانا محمد سعید شبلی ایک موقع پر لکھتے ہیں۔ ''نبی کریم ﷺ کا نام، صفت، ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت'' (محمد سعید شبلی قادری، فضائل درود وسلام، ص ۲۶)

مذکورہ بالا حوالوں سے چند نکات سامنے آتے ہیں:

الف: جس آیۂ کریمہ کی بنیاد پر مسلمانوں کے لیے درود وسلام فرض ٹھہرایا واجب قرار دیا گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے درود بھیجنے کے مفہوم میں استمرار اور دوام پایا جاتا ہے اس صورت میں مومن کے لیے دیئے گئے حکم میں دوام نہ پایا جانا تعجب انگیز ہے۔

ب: بعض کہتے ہیں درود وسلام اہل ایمان پر عمر بھر میں ایک بار فرض ہے۔ امین احسن اصلاحی نے اس کے خلاف کہا ہے۔

ج: بعض کہتے ہیں کہ جب سرکار ﷺ کا ذکر مبارک آئے درود وسلام پڑھنا واجب ہے۔ مفتی محمد شفیع نے اس پر جمہور فقہاء کا اتفاق بھی نقل کر دیا ہے کہ جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود وسلام واجب ہو جاتا ہے اس کے باوجود لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک بار درود وسلام پڑھنا واجب ہے پھر ہر بار مستحب ہے۔

د: کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ ایک مجلس میں خواہ کتنی ہی مرتبہ ذکر مبارک آئے۔ ایک بار درود پڑھنا واجب ہے باقی مستحب ہے۔ ایک صاحب نے مزید تصریح کی، ذکر

کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک ہی مرتبہ واجب ہے۔ اس سے زیادہ مستحب ہے۔

ہ: پیر محمد کرم شاہ نے اس مسئلے سے بچنے کی کوشش کی ہے اور صرف درود وسلام کی برکتوں اور فضیلتوں کا حوالہ دینا کافی سمجھا ہے۔

و: علامہ سخاوی، مفتی عنایت احمد کاکوری، مولانا محمد سعید شبلی اور مولانا اشرف علی تھانوی نے اس وقت درود وسلام ضروری قرار دیا ہے جب حضور ﷺ کا اسم گرامی آئے۔ صفت یا ضمیر لکھی یا کہی جائے یا آپ ﷺ کا ذکر مبارک سنا جائے۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس میں کئی تضادات سامنے آئے ہیں۔ مفتی محمد شفیع حضور ﷺ کا ذکر مبارک کرنے یا سننے والے پر درود وسلام کو واجب بھی فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک سے زیادہ بار ذکر کرنے یا سننے پر اسے مستحب بھی ٹھہراتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی عمر بھر میں ایک مرتبہ درود وسلام کو واجب ٹھہراتے ہوئے بھی ذکر پاک کے ساتھ ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ علماء جہاں درود وسلام پڑھنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہاں بھی فرض یا واجب کا لفظ استعمال کرنے سے کتراتے ہیں۔

مولانا سیّد محمد ہاشم شمسی صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ "صلوا وسلموا" کا حکم دیا گیا ہے اور "تسلیما" سے اس حکم کو موکد و مستحکم کیا گیا ہے اور حکم سے پہلے بطور تمہید اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ کا ذکر ہے...... عقل ودین اور صورت ومعنی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں امر کو وجوب وفرضیت ہی کے لیے متعین کیا جائے۔ لہٰذا درود وسلام کی مطلق فرضیت کی بحث فضول اور غیر ضروری ہے۔ صلوۃ وسلام کی نفس فرضیت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں نکلتی۔

(سید محمد ہاشم۔ فضائل درود وسلام۔ ص ۹۔۱۰)

قرآن پاک میں جو احکام دیے گئے ہیں عموماً ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے یہ بات نہیں بتائی جاتی کہ وہ کس موقع کے لیے ہے یہ بات حضور رسول

کریم ﷺ کے ارشادات وفرامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے واضح ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں صلوٰۃ کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا ہے، لیکن اس کے اوقات کی مکمل تعین وتفصیل اور اس کا طریق کار یہاں بیان نہیں کیا گیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات وجزئیات کے لیے آقا حضور ﷺ کے فرمودات سے رہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کردیئے گئے۔ یہ بھی بتادیا گیا کہ کس کس کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایات رسول ﷺ نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کی محولہ بالا آیۂ کریمہ کی تشریح وتوضیح کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کے ارشادات وفرمودات سے رجوع کریں اپنے سرکار ﷺ کی بارگاہ ابد پناہ میں سائل ہوں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے حضور ہدیہ درود وسلام ہمارے لیے کب فرض یا واجب ہے؟

تو حضور حبیب کبریا ﷺ نے فرمایا۔ (حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ وہ جہنم رسید ہوا۔

(القول البدیع۔ص ۴۶، ماہنامہ یٰسین کانپور۔ صلوٰۃ وسلام نمبر۔ص ۲۰۱، ۲۰۲ یوسف بن اسماعیل نبہانی فضائل درود، اردو ترجمہ۔ ص ۵۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، ظالم ہو، ذلیل وخوار ہو جائے جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(ترمذی شریف حصن حصین اردو ترجمہ از محمد ادریس ص ۳۳۵)

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسے بد قسمت کی ہلاکت کی دعا کی اور حضور ﷺ نے آمین فرمایا۔

(مستدرک حاکم بحوالہ…… ''درود شریف کے مسائل'' ص: ۳۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت محبوب خلاق وخلائق نے فرمایا۔

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔ (القول البدیع ص: ۱۴۵، فضائل درود (علامہ نبہانی) ص: ۵۷)

حضور نبی بشیر ونذیر ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی۔ جلد دوم، ص ۱۹۳ مشکوۃ المصابیح۔ جلد اول، باب الصلوۃ علی النبی وفضلہا۔ مسند امام احمد بن حنبل جز اول ص ۲۰۱ آب کوثر ص ۷۵) ایک اور حدیث پاک میں اسے سب سے بخیل فرمایا گیا (یٰسین۔ صلوۃ وسلام نمبر جولائی ۱۹۹۰ء، ص: ۲۰۱۔ محمد اقبال کیلانی، درود شریف کے مسائل۔ ص: ۳۱۔ محمد زکریا، فضائل درود ص ۲۷۔ ماہنامہ نعت لاہور۔ درود وسلام حصہ چہارم۔ مارچ ۱۹۹۰ء ص: ۳۰)۔ ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو اور وہ شخص ایسا بخیل ہے جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (القول البدیع۔ ص ۱۴۸/ نزہۃ الناظرین، ص: ۳۱/ یٰسین صلوۃ وسلام نمبر ص ۲۰۲/ مفتی محمد امین۔ آب کوثر۔ ص ۷۷، علامہ نبہانی، فضائل درود، ص ۵۷)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید الثقلین ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے مجھ پر جفا کی (مدارج النبوت جلد اول ص ۵۷۹) ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا ظالم ہے (یٰسین۔ صلوۃ وسلام نمبر ص: ۲۰۳)

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے ذکر مبارک کے ساتھ مجھ پر درود وسلام نہ بھیجے۔ اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں پھر سرکار والا تبار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے کٹا، تو اس سے منقطع ہو۔ (علامہ نبہانی۔ فضائل درود، ص ۵۷)

دینوی معاملات میں بھی اور دینی احکام میں بھی اس بات کی گنجائش موجود ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی بھول چوک سے ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہو۔ دین اسلام میں بھی

اس امر کا اہتمام ہے کوئی فرد بھول کر کسی غلطی کا مرتکب ہو تو اسے معافی ہوتی ہے۔ آپ روزے سے ہوں۔ بھول کر کچھ کھا پی لیں تو روزے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں...... لیکن درود و سلام کے بارے میں بھول چوک کی معافی نہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روای ہے حضرت فخر موجودات ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۶۵ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم ص ۳۰۱ محمد برکت علی لدھیانوی۔ یصلون علی النبی ص ۱۷)

ان احادیث مقدسہ اور ان ایسی اور بہت سی احادیث مبارکہ میں صلوٰۃ و سلام کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی تعین ہو جاتی ہے اور...... جہاں آپ کسی فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کے مرتکب اور مجرم ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہیں تادیب اور سزا آپ کا مقدر بن جاتی ہے۔

اگر حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک کرتے اور سنتے ہوئے اور حضور ﷺ کا اسم گرامی یا آپ ﷺ کے متعلق کوئی ضمیر یا اسم صفت لکھتے ہوئے یا پڑھتے وقت کوئی کلمہ گو درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ بدبختی کو آواز دیتا ہے۔ جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ ذلت و خواری اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور حضور "بالمومنین رءوف الرحیم ﷺ" اس کو ہلاکت کی وعید دیتے ہیں۔ ایسا بدبخت قیامت کے دن دیدار سیّد ابرار ﷺ سے مشرف نہ ہو گا۔ آقا حضور ﷺ اس سے اپنے لا تعلق ہونے کا اعلان فرماتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سرکار ابد قرار ﷺ کا نام نامی لے کر، سن کر پڑھ کر یا لکھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا فرض ایسا ہے کہ اگر کوئی یہ فرض بھول گیا تو اس بھول کی اسے یہ سزا ملے گی کہ وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ یعنی اپنی باقی حسنات کی وجہ سے جنت کا حقدار بھی ہو گا وہ تو وہاں پہنچ نہ پائے گا۔

قارئین محترم! یہ باتیں میں اپنے پاس سے تو نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ تو میرے اور آپ کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کے فرمودات ہیں یہ تو آیہ کریمہ کی تشریح میں درود

وسلام کی اہمیت اور اس کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی نشاندہی پر مبنی احادیث مبارکہ ہیں ان وعیدوں کی موجودگی میں عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے کو کافی گردانا کسی ایک محفل میں صرف ایک بار فرض یا واجب سمجھنا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیتے یا سنتے رہنا اور درود وسلام نہ پڑھنا کیا ہے،...... آپ خود فیصلہ کرلیں۔

حقیقت یہ ہے کہ درود وسلام واجب بھی ہے اور مستحب بھی، لیکن اس کی صورت یہ ہے کہ جب آپ اللہ کریم کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیں، اسم گرامی سنیں، اسم گرامی پڑھیں یا لکھیں۔ آپ پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہدیہ درود وسلام پیش کریں۔ دیکھیں ہمارے لائق صد احترام محدثین کرام نے کہیں اس فرض سے غفلت نہیں کی۔ اگر کچھ گنجائش ہوتی تو وہ احادیث کی ضخامت اور حجم بہت کم کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا ہے انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھا ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ ارباب حل وعقد اور کئی معاملات میں کمزوری دکھا جاتے ہوں گے، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب صرف ''قال'' کہہ کر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کرتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسم گرامی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں، آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی ضمیر اور اسم صفت بھی استعمال کیا جائے تو اس کے ساتھ درود وسلام واجب ہے۔ ضروری ہے کہ کسی ایک مجلس میں صرف ایک بار درود شریف کو واجب قرار دینے کی غلط فہمی کا ازالہ بھی ہو جائے۔ آپ کچھ حوالے پڑھ چکے ہیں کہ بعض حضرات نے بطور خاص یہ لکھ دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرنے والے اور سننے والے پر صرف ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے یہ بات درست نہیں، کیونکہ جو احادیث مقدسہ بیان ہوئی ہیں ان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لینے یا سننے پر درود وسلام واجب ہو جاتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کے مرتکب کے لیے بھاری وعیدیں موجود ہیں جو کلمہ گو اس فرض کو ادا کرنے میں بھول چوک بھی گیا وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ اس لیے کسی مجلس میں جتنی بار کوئی

حضور ﷺ کا ذکر مبارک کرے گا اس پر واجب ہے کہ وہ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔

البتہ ایک حدیث پاک ایسی ملتی ہے جس کے معانی کو سمجھنے میں شاید کوئی غلطی ہوئی ہو اور مجلس میں ایک بار فرض کی بات کو اور رنگ میں پیش کر دیا گیا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ حضور سیّد عالمین ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں انہیں قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا، چاہے تو بخش دے گا۔

(مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۶۶ القول البدیع بحوالہ آب کوثر۔ ص ۴۷)

محولہ بالا حدیث پاک سے لوگوں نے غلط فہمی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ مجلس میں چاہے سینکڑوں مرتبہ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی لیا جائے، درود و سلام ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔ یہ بات نہیں ہے حضور ﷺ کا ذکر مبارک کر کے یا سن کے تو درود و سلام فرض ہو جاتا ہے چاہے آپ جتنی بار سرکار ﷺ کا نام نامی لیں۔ یہاں مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہو۔ جہاں حضور ﷺ کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔ یہ محفل کسی دینوی مقصد کی خاطر برپا ہو...... تو بھی کم از کم ایک بار مومن کے لیے وہاں بیٹھے ہوئے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرنا فرض ہے ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھ لیں تو مستحب ہے زیادہ ثواب پائیں گے لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھیں گے تو فرض چھوٹ جائے گا اور گناہوں کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

اس سلسلے میں ایک ضروری بات تو یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کتابوں میں عام طور پر درود شریف یا درود پاک کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں لیکن اس سے مراد درود و سلام ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں مومنوں کو درود بھیجنے اور یوں سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔ یعنی سلام کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے، زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مان کر، تسلیم کی صورت میں سلام بھیجنے کو کہا گیا ہے اس لیے ہمیں کوئی ایسا

درود پاک نہیں پڑھنا چاہیے جس میں سلام نہ ہو۔ بعض دوست درود ابراہیمی کی اہمیت بیان کرتے ہیں اور یہ درست ہے کیونکہ یہ الفاظ خود ہمارے آقا و مولا حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد فرمودہ ہے لیکن درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے۔ اگر درود ابراہیمی پڑھنا ہو (اور یہ پڑھنا بہت اچھا ہے) تو شروع میں یا آخر میں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ" پڑھنا ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کی زیرِ نظر آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے۔ احادیث کی نو کتابوں میں پندرہ روایتیں ملتی ہیں جن میں حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین کرام لکھتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سلام تو ہم جانتے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ...... صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے...... اس پر حضور ﷺ نے درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ۔ سنن ابن داؤد۔ کنز العمال۔ مسند احمد حنبل۔ مستدرک حاکم)

ویسے اب اہل حدیث حضرات نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی یوں بدل دیا ہے "السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

(قرآن مجید۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین ونواب وحید الزماں۔ تفسیری حاشیہ از محمد عبدہ الفلاح۔ ص۔ ۵۱)

میں نے عرض کیا تھا کہ درود وسلام واجب بھی ہے مستحب بھی، واجب کی بات تو واضح ہو گئی کہ جب ہمارے سامنے سرکار والا تبار ﷺ کا ذکر مبارک آیا۔ ہم پر درود وسلام واجب ہو گیا اور مستحب یوں ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا یا اپنے چند دوستوں یا عزیزوں میں مل بیٹھ کر درود وسلام پڑھنے لگا۔ تسبیح پر یا انگلیوں پر گن کر، یا بغیر شمار کیے۔ تو وہ مستحب درود وسلام ہے کیونکہ یہ آپ پر فرض نہیں ہے۔ آپ محض محبت سے اس وظیفہ خدا و ملائکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ جب فرض ہوا اور آپ نے اس کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو وعیدیں آپ کی منتظر تھیں۔ اب فرض نہیں ہے۔ آپ مستحب درود وسلام

پڑھ رہے ہیں تو وعدے آپ کا استقبال کر رہے ہیں۔

احادیث و تفسیر کی کتابوں میں ان بے شمار انعامات کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے سارے کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ فرشتے درود خواں کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان نامہ لکھ دی جاتی ہے۔ قیامت کے دن اسے عرش الٰہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی۔ حوض کوثر پر اس پر خصوصی عنایت ہوگی۔ وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی۔ لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا آقا حضور ﷺ کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جانکنی میں آسانی ہو گی۔ حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے...... اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو آپ ﷺ پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہوگا۔

درود و سلام کے فضائل اور اس وظیفہ خدا و ملائکہ میں مشغول ہونے والے خوش بختوں پر کیے جانے والے انعامات کے حوالے سے سنن نسائی کی ایک حدیث پاک کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضور سیّد الکونین ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اس کے دس گناہ معاف کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے۔

ہم یہ حدیث پاک اکثر سنتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان الفاظ کے مفاہیم اور معنی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں، پھر جب اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا...... ہمیں اندازہ کرنا چاہیے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ قرآن مجید

میں ہے:

"وَرَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ" (سورۃ الاعراف)

"اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔"

اس آیۂ مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ آپ ایک بار درود شریف پڑھ کر کیا کمائی کر رہے ہیں۔ پھر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک گناہ انسان کو جہنم رسید کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہونے کی نوید بھی کمال رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حدیث پاک میں ہے حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے اہل حرفہ، تم تیر اندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ درجہ کیا؟ فرمایا درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے بلکہ دو درجوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔

(ابن اثیر۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم)

اب آپ اندازہ لگائیے کہ ایک بار اپنے آقا و مولا علیہ السلام والثناء کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے پر آپ کتنا فاصلہ طے کرتے ہیں، اور کیا کیا کچھ حاصل نہیں کر لیتے ہیں۔

سلام بہ حضورِ امام المرسلین ﷺ

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا رُخ بدل ڈالا
سلام اس پر کہ جو انسانیت میں سب سے ہے بالا
سلام اس پر کہ ہے نورِ خدا کا مظہر اول
سلام اس پر کہ جو کردار میں ہے اطہر و اکمل
سلام اس پر کہ جو قندیل ہے نور ہدایت کی
سلام اس پر کہ جس نے سب رسولوں کی امامت کی
سلام اس پر کہ جو سب بے سہاروں کا سہارا ہے
سلام اس پر کہ جو بختِ ابنِ آدم کا ستارا ہے
سلام اس پر کہ اطاعت جس کی ہے اللہ کی اطاعت
سلام اس پر کہ جو ہے سب جہانوں کے لیے رحمت
سلام اس پر کہ کہتے ہیں جسے خورشیدِ فارانی
سلام اس پر سجی ہے جس کی خاطر بزمِ امکانی
سلام اس پر شبِ اسریٰ گیا جو عرشِ اعظم پر
سلام اس پر کرم کرتا ہے جو ہر ابن آدم علیہ السلام پر
سلام اس پر جو انسانوں کے لیے قرآن لایا ہے
سلام اس پر کہ جس کی رحمت کا ہم پہ سایا ہے
سلام اس پر جو پیکر ہے محبت اور رافت کا
سلام اس پر جو محور ہے امانت کا صداقت کا

سلام اس پر بتوں کو جس نے کعبے سے نکالا ہے
سلام اس پر کہ جو نورِ خداوندی کا ہالہ ہے
سلام اس پر کہ جس نے کذب دنیا سے نکالا ہے
سلام اس پر کہ جس نے راستہ حق کا دکھایا ہے
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے وجہ قرارِ دل
سلام اس پر کہ جس کے دم سے ہے سب رونقِ محفل
سلام اس پر کہ عظمت جس کی دشمن نے بھی مانی ہے
سلام اس پر کہ شیوہ جس کا سب سے مہربانی ہے
سلام اس پر مہذب جس نے انساں کو بنایا ہے
سلام اس پر کہ جو خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ ہے

حافظ صادق لاہور

فضیلت درود وسلام

(احادیث کی روشنی میں)

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے بشیر بن سعد نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ہم کس طرح (یعنی کن الفاظ کے ساتھ) پڑھا کریں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ

اور سلام (یعنی تشہد) وہی ہے جو تم کو دیا گیا ہے۔

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھا جبکہ ہم لوگ حاضر حضور ﷺ تھے اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پر سلام پڑھنے کی صورت تو معلوم ہے لیکن جب ہم نماز میں درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑیں آپ یہ سن کر اتنی دیر تک ساکت رہے کہ ہم نے یہ خیال کرلیا کہ گویا آپ ﷺ سے سوال ہی نہیں کیا گیا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو یہ کہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ سے (ایک روز) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا میں ایک تحفہ تمہیں پیش نہ کروں (اور وہ یہ ہے)

حضرت رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو آپ ﷺ پر سلام کرنے کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے لیکن جب صلوٰۃ پڑھنا چاہیں تو وہ کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

سعد بن اسحٰق کعب رضی اللہ عنہ کے پوتے اپنے باپ سے اور وہ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (کسی امر کے متعلق خطبہ سنانے کے لیے) ہم لوگوں کے اجتماع کا حکم دیا، ہماری حاضری کے بعد آپ ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھ کر آمین فرمائی پھر دوسرے پر، پھر تیسرے پر، جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر منبر پر سے اتر آئے تو ہم نے عرض کیا کہ آج حضور ﷺ سے وہ باتیں سنی گئی ہیں جو اس سے بیشتر نہیں سنی گئی تھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جب میں نے منبر کے پہلے درجے پر قدم رکھا تو جبرئیل نے آ کر مجھ سے کہا کہ جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے گناہ معاف نہ ہوئے وہ خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسرے پایہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا وہ خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ جب پھر تیسرے پایہ پر میں نے پاؤں رکھا تو انہوں نے کہا کہ جس شخص کے ماں باپ یا ان میں سے کسی کو بڑھاپا آ گیا ہو اور وہ (ان کی خدمت نہ کرنے سے) جنت میں داخل نہ ہوا خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ (یعنی یہ تینوں قسم کے حرمان نصیب اشخاص خدا کی رحمت سے دور ہیں)۔

عمر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی ہے اس بات کی کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح

پڑھا کریں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے ابوحمید وابواسید دونوں کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ) کہے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) آپ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن جب آپ پر درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

موسیٰ ابن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھا جائے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا نبی اللہ ﷺ ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

مَجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

خالد بن سلمہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن طلحہ سے جنہیں اپنے بیٹے کی شادی میں بلایا تھا، دریافت کیا کہ اے ابوعیسیٰ (یہ ان کی کنیت ہے) تمہیں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی حدیث کیسے پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ پر درود کس طرح پڑھا جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم صلوٰۃ ادا کرو، دل لگا کر اچھی طرح سے پھر کہو:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ نے جو بنی الحارث بن الخزرج کے بھائی ہیں مجھے خبر دی کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ سلام کی حقیقت تو ہمیں معلوم ہے (اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو پہلی حدیث میں مذکور ہوئے)۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بخیل وہ انسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے جب تک کہ درود نہ پڑھا جائے جب درود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ حجاب دور ہو کر دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر نہ پڑھا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ پورا اجر پائے تو وہ جب ہم سب اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

نعیم بن عبد اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارِكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور سلام وہی ہے جو تم کو معلوم ہو چکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا درود مجھ تک پہنچانے کے لیے ایک فرشتے کو متعین فرمادے گا اور اس کا یہ فعل اس کی دنیاوی واخروی بھلائیوں کے لیے کافی ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا (یہ راوی کا شک ہے کہ ان دونوں میں سے واقعی کون سا لفظ تھا)۔

کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی مجلس میں کوئی گروہ جمع ہوا اور اس نے خدا کا ذکر نہیں کیا اور مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ صحبت بے کار ولغو ہے، اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے چاہے اس لغزش کو معاف فرمائے یا مواخذہ کرے۔

کوئی قوم (یعنی جماعت) کسی جگہ نہیں بیٹھتی کہ اس نے وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو یا رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھ ہو مگر یہ کہ یہ امر قیامت کے دن ان کی حسرت کا باعث ہوگا (پڑھنے والوں کے مراتب دیکھ کر) اگرچہ دوسرے اعمال نیک کی جزا میں وہ جنت ہی میں کیوں نہ داخل ہو گئے ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہاری پاکیزگی اعمال کا باعث ہے اور فرمایا کہ مجھے وسیلہ حاصل ہونے کی

اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو (اس کے بعد راوی حدیث کو یاد نہیں رہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا پوچھنا بیان کیا تھا یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا) کہ وسیلہ جنت کے ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے جو ایک انسان کے لیے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ انسان میں ہی ہوں گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ انبیاء اللہ و مرسلین پر درود پڑھا کرو کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اسی طرح انہیں بھی مبعوث فرمایا تھا۔ ان سب پر خدا کا درود و سلام ہو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خاک پڑے اس شخص پر جس کے سامنے میرا ذکر آ جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور خاک پڑے ایسے آدمی پر کہ رمضان کا مہینہ آ کر گزر جائے اور اس کے گناہ معاف نہ کئے جائیں اور خاک پڑے اس پر کہ جس کے نزدیک رہ کر اس کے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی ان کی رضامندی حاصل نہ کر سکے)۔

روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام پڑھ کر اللھم افتح لی ابواب رحمتك کہے اور نکلتے وقت بھی سلام پڑھے اور اللھم اجرنی من الشیطان کہے (یہ دونوں دعائیں جن کے معنیٰ علی الترتیب یہ ہیں۔ اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو تم قبرستان نہ بناؤ (گھروں میں مردے دفن نہ کرو) اور میری قبر پر میلہ نہ لگانا، البتہ مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ تمہارا درود پڑھنا تم جہاں جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جائے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں میں سے بعض ایسے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں جب یہ کسی ایسے مجمع

سے گزرتے ہیں جس میں خدا کا ذکر کیا جاتا ہو تو آپس میں کہتے ہیں کہ یہاں ٹھہرو پس جب جلسہ والے کوئی دعا مانگتے ہیں تو یہ آمین کہتے ہیں اور جب وہ درود پڑھتے ہیں تو یہ بھی درود پڑھنے میں ان کے شریک ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ جب جلسے والے اپنے مشغلہ سے فارغ ہو جائیں تو یہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کیسے خوش قسمت ہیں جو اپنے گھروں کو ایسی حالت میں واپس جائیں گے کہ ان کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں گے۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان (یا) کوئی انسان مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو سلام کا جواب دینے کے لیے میری روح کو جسم کی جانب پھیر دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی انسان مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں سنتا ہوں اور جب دور سے پڑھتا ہے تو مجھے بتا دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں جب مجھ پر سلام پیش کرے گا تو میں اور میرے رب کے فرشتے سلام سے اس کو جواب دیں گے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (یہ تو دور والوں کی بابت ہے) خاص مدینے والوں کا اس باب میں کیا حال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کریم سے اس کے محلے اور محلے والوں کے متعلق کیا امید ہوا کرتی ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ جس کی رعایت و حفظ جانب کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام عرض کرنے کی صورت تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص بے وضو نماز پڑھے اس کی نماز ادا نہیں ہوتی اور جو بغیر بسم اللہ کہے وضو کرے اس کا وضو نہیں ہوتا اور جو نماز میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھے اس کی نماز بھی نہیں ہوتی اور جو انصار کو دوست نہ رکھے اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) حضرت رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اس موقع پر میں اور ابو طلحہ دونوں موجود تھے ابو طلحہ نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کو لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آج چہرہ مبارک پر مجھے کچھ خوشی کے آثار معلوم ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بے شک (بات یہ ہے کہ) ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ جس نے آپ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی بدولت (اس کے نامۂ اعمال میں) دس نیکیاں ثبت فرمائے گا اور دس گناہ اس کے محو فرمائے گا اور دس درجے بڑھا دے گا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد ادا کر چکے تو (درود) یوں پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عبد الوہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ یا ابو معمر نے یہ حدیث بیان کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے تشہد سکھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ تشہد اس طرح سکھایا ہے جس طرح آپ ہم کو قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود نہ پڑھے وہ مسلمان نہیں ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مجھ سے وہ لوگ زیادہ نزدیک ہوں گے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہیں۔

اسود بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ جب تم حضرت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھے الفاظ میں پڑھو غالباً تم اس سے واقب نہیں ہو کہ تمہارا درود پڑھنا آپ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں سکھا دیجیے کس طرح پڑھنا چاہیے انہوں نے کہا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ على ابرهيم

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ خدا کے بعض فرشتے سیاح ہیں جو میری امت کا سلام پہنچائیں گے (یعنی آپ کو)۔

ابو علی عمر بن مالک الجنبی کہتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید صحابی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک شخص کو نماز میں بغیر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور آپ ﷺ پر درود پڑھنے کے بعد دعا مانگتے ہوئے سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عجلت کی پھر اس کو بلایا اور یا تو اسی سے یا دوسروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ خدا کی حمد وثناء سے شروع کر کے آپ ﷺ پر درود پڑھے اس کے بعد جو چاہے وہ دعا مانگے۔

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز صبح کو نہایت ہشاش بشاش تھے یہاں تک کہ چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں تھے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج تو طبع مبارک کی خوشی کا یہ حال ہے کہ چہرۂ مبارک سے اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے (اور اس کا یہ سبب ہے) کہ میرے پاس خدا کے نزدیک سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ جس نے آپ کی امت میں سے آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی بدولت دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں ثبت فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجات بڑھائے گا اور پھر ویسا ہی اس پر رد صلوٰۃ فرمائے گا (یعنی انعام والطاف مزید فرمائے گا)۔

عبد اللہ بن طلحہ اپنے پدر بزرگوار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ ایسی حالت میں باہر تشریف لائے کہ چہرۂ مبارک سے خوشی ٹپک رہی تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم لوگ چہرۂ مبارک پر خوشی کا اثر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا بات یہ ہے کہ فرشتہ نے آ کر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی رضا مندی کے لیے کیا یہ امر کافی نہیں ہے کہ آپ ﷺ کا پروردگار یہ مژدہ دیتا ہے کہ

آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے اور میں اس پر دس بار انعام واکرام نہ کروں یا آپ ﷺ پر ایک بار سلام عرض کرے اور میں دس باراس پر سلامتی نازل نہ کروں میں نے کہا ہاں (یہ بشارت مجھے کیوں نہ خوش کرے گی)۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو مجھ پر درود پڑھنا چاہیے جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا۔

یزید بن مریم نے کہا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے باعث اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجے بڑھاتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دن میں ہزار بار درود پڑھے وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایسا نہیں ہوتا ہے کہ دو دوست آپس میں ملتے وقت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھیں اور ان کے جدا ہونے سے پیشتر گزشتہ وآئندہ کے ان کے گناہ معاف نہ کر دیئے جائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر درود پڑھا کرو اس لیے کہ مجھ پر درود پڑھنے سے تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے اتفاقاً اس وقت کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا جو ساتھ جاتا عمر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر گھبرائے اور طہارت کرنے کا ظرف لے کر پیچھے ہوئے، جب قریب پہنچے تو

حضور سرورِ عالم ﷺ کو ایک گھاٹ کے کنارے سجدے میں پڑا ہوا دیکھ کر اس طرف ٹھٹک رہے اور پیچھے بیٹھے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ عمر تم نے اچھا کیا جو مجھے سجدے میں میں مشغول دیکھ کر کنارے ہو رہے اس لیے کہ جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ جو شخص آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد بندے خواہ مجھ پر کم درود پڑھیں یا زیادہ (جو امر اپنے لیے مناسب سمجھیں اور ان کے ایمان و حب کا جو تقاضا ہو)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو اوپر نہیں چڑھتی۔

سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان زمین کے کسی میدان (جنگل) میں جا کر چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگوں کے مانند (بہت سے) ہوں اسی نشست میں نہ بخش دے راوی کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو ایک ذرہ اوپر نہیں چڑھتی۔

عامر ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا کہنا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھنے کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے جب تک یہ پڑھتا رہے فرشتے اس پر صلوٰۃ (یعنی اس کے لیے دعائے رحمت) کرتے رہتے ہیں (یہ جاننے کے بعد) انسان چاہے کمی کرے یا بیشی۔

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پوتے اپنے باپ کے ذریعہ سے ان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑا سجدہ کیا میں نے اس کا باعث دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ سجدہ اللہ تعالیٰ کی اس عنایت کے شکر میں جو اس نے امت کے بارے میں مجھ پر نازل فرمائی ہے کیا تھا اور وہ عنایت یہ ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی جزا میں اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا۔

عبد الواحد بن محمد عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پوتے اپنے دادا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبرئیل نے مجھ سے ملاقات کر کے اس بات کی بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام کرے گا میں اس پر سلام کروں گا، میں نے اس بشارت پر سجدہ کیا۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر (بطور وعظ وتذکیر) ارشاد فرماتے تھے کہ اے لوگو! خدا کو یاد کرو، اے لوگو! خدا کو یاد کرو، کپکپا دینے والی آ رہی ہے اور اس کے پیچھے اس سے بھی زیادہ سخت ہے موت اپنا ساز وسامان لیے ہوئے آ گئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر درود بہت پڑھتا ہوں اس میں سے کتنا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقرر کر دوں (یعنی اپنی فلاح کی غرض سے جو درود پڑھتا ہوں اس میں سے کس قدر درود کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر دوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا تو چاہے، میں نے عرض کیا چوتھائی (یعنی چوتھائی کافی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو ثلث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے اس وقت میں نے عرض کیا، کیا اپنا سب درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے خاص کر دوں تب فرمایا کہ البتہ (تیرا یہ فعل) تیری سب فکریں دور کرنے کے لیے کافی ہوگا اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تمہارے سب دنوں میں بہتر دن جمعہ ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن ان کو دنیا سے اٹھایا۔ اسی دن میں نفخ صور ہوگا اور اس دن کڑک واقع ہوگی تم اس دن میں مجھ پر درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہونے والا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر ہمارا درود کس طرح پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کا جسد مبارک بوسیدہ ہوگیا ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ایسا نہیں ہوسکتا) اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء اللہ علیہم السلام کے جسد کو کھائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سب دنوں میں بہتر دن جمعہ ہے جس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور دنیا میں اتارے گئے ہیں اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن انہوں نے وفات پائی۔ اسی دن قیامت واقع ہوگی۔ جن وانس کے سوا جس قدر چلنے پھرنے والے ہیں قیامت کے خوف سے صبح ہوتے ہی چیخیں مارتے ہیں اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اس میں خدا سے کوئی سوال کرے خدا اسے پورا فرماتا ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو یہ ایسا دن ہے کہ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور اس کا درود پڑھنا مجھ پر پیش نہ کیا جائے جب تک کہ وہ پڑھنے سے فراغت حاصل نہ کرے۔ میں نے عرض کیا کیا آپ کی رحلت کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اجساد انبیاء علیہم السلام کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے خدا کا نبی زندہ ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہر جمعہ کو مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو اس لیے کہ امت کا درود پڑھنا مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا اس کا درجہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو اس لیے کہ ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خدا کا یہ پیغام لائے تھے کہ پردۂ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے اور میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار صلوٰۃ نہ بھیجیں۔

محمد بن یوسف العابد اعمش سے روایت کرتے ہیں اعمش زید بن وہب سے کہ مجھ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زید جب جمعہ واقع ہو تم اس دن رسول اللہ ﷺ پر ہزار مرتبہ درود پڑھنا ترک نہ کرنا اور یوں کہنا: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔**

جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب پیغمبر خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص سے روح القدس (جبرئیل) نے باتیں کی ہوں زمین اس کے جسم کو نہیں کھاتی۔

علامہ ابن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنے گھروں میں نماز (نافلہ) پڑھو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں مردے دفن نہ کرو) اور میرے گھر کو بھی میلہ کی جگہ نہ بناؤ، بلکہ مجھ پر درود و سلام پڑھو اس لیے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود و سلام مجھے پہنچ جائے گا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو (ایسا ہے کہ گویا) وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو **بسم اللہ والحمد للہ اللھم صل علٰی محمد وسلم اللھم اغفرلی وسھل لی ابواب رحمتك**

کہا کرو اور جب نکلو تو بھی یہی کہو لیکن (آخر کا جملہ بجائے وسھل لی ابواب رحمتك کے) وسھل لی ابواب رزقك ہونا چاہیے۔

محمد بن عبید اللہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت براء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے (نامۂ اعمال میں) دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی بدولت دس گناہ اس کے معاف ہوتے ہیں اور اس کے دس درجے بڑھائے جاتے ہیں اور یہ دس نیکیاں دس غلام آزاد کرنے کے برابر اس کے لیے ہوتی ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کوئی گروہ کسی جگہ جمع ہو کر وہاں سے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد درود پڑھے ہوئے نہیں اٹھتا مگر اس صورت سے کہ گویا کسی نہایت بدبودار مردار کو کھا کر یہ لوگ اٹھے ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے سوار کا پیالہ نہ بناؤ (جیسا کہ سوار ضرورت یا قیام کرنے کے وقت) اپنا پیالہ بھر لیتا ہے اور جب چلنے کی تیاری کرتا ہے تو اس میں جو کچھ (بچا کچھا) پانی ہوتا ہے یا تو پیاس ہونے کی حالت میں وہ پی لیتا ہے یا وضو کرنا ہو تو اس سے وضو کر لیتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اول یا اوسط دعا میں رکھو آخر میں نہ رکھو۔ (یعنی درود شریف دعا کے اول یا وسط میں پڑھنا چاہیے نہ یہ کہ دعا پوری کر کے آخر میں درود شریف پڑھا جائے)۔

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان آواز دینے لگے (ایک بیماری ہے جس میں کان سے جھنجھناہٹ نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے) تو (اس کا علاج یہ ہے) کہ مجھے یاد کرو اور مجھ پر درود پڑھو۔

محمد بن عبید اللہ اپنے باپ سے اور وہ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان آواز دینے لگے تو مجھے یاد کر کے مجھ پر درود پڑھو اور کہو جو مجھے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھلائی سے یاد فرمائے۔

عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا انسانوں میں سے کسی کے ساتھ متعلق ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور آپ ﷺ پر درود پڑھ کر یہ دعا مانگے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَايِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةِ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رَضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

رویفع رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے یہ کہا (یعنی یہ درود پڑھا) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی گروہ ایسا نہیں ہے کہ وہ کوئی جلسہ کر کے وہاں سے بغیر خدا کا ذکر کیے ہوئے اور نبی ﷺ پر بے درود پڑھے ہوئی اٹھے اور یہ مجلس اس پر وبال نہ ہو جائے۔

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے ایک فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ درود پڑھنے والے کا درود مجھ تک پہنچا دے۔

محمد بن عبد الرحمٰن بن بشیر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ہم کو سلام کرنے اور درود پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے سلام ادا کرنے کا طریقہ تو ہم لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے اب اگر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ ۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن بشیر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا، یارسول اللہ ﷺ سے کہا گیا (یہ راوی کا شک ہے کہ حدیث میں لفظ قلنا تھا یا قیل) کہ ہم کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے اور سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے لیکن درود کیسے پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فَذَکَرَہٗ ۔

اس کے بعد باقی الفاظ راوی نے پہلی حدیث کے درود کے بیان کئے (دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی حدیث میں صَلِّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ہے اور اس میں صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ)۔

عقبہ بن نیار اپنے چچا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میری امت میں سے جو شخص خلوص قلب کے ساتھ مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا اور دس درجے اس کے بڑھائے گا اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے۔

نعیم بن ضمضم روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن عمیری نے کہا۔ کیا میں تمہیں اپنے دوست عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی حدیث نہ سناؤں میں نے کہا ہاں ضرور سناؤ۔ انہوں نے کہا کہ عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو خلق کی باتیں لینے کی قوت اس نے عطا فرمائی ہے میرے انتقال کے بعد وہ میری قبر پر کھڑا رہا کرے گا اور جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو مجھے اطلاع کرے گا کہ اے محمد ﷺ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پڑھا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر ہر درود کے بدلے دس بار صلوٰۃ بھیجے گا۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک صاحب نے مجھے خبر دی ہے کہ نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ امام تکبیر کہہ کر اس کے بعد سورۂ فاتحہ آہستگی سے دل میں پڑھ لے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے پھر میت کے لیے خلوص سے دعا مانگے۔ (درود پڑھنے اور دعا مانگنے میں) ہر بار تکبیر کہے اور ان میں تکبیرات اور آیات قرآنی نہ پڑھے پھر آہستہ سے دل میں سلام پھیرے۔

زہری سے روایت ہے کہ میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ الحمد پڑھ کر درود شریف پڑھے پھر میت کے لیے اخلاص سے دعا کرے یہاں تک کہ (نماز سے) فارغ ہو جائے قرأت صرف ایک بار کرے پھر چپکے سے دل میں سلام پھیرلے (اس روایت میں مبہم صحابی کا نام ظاہر کر دیا گیا ہے)۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ پڑھنے کے لیے) منبر پر تشریف لے جا کر آمین فرمایا (بعد فراغت) آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ کیا (نئی) بات آپ نے فرمائی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا ہے اس کے بعد (وہی حدیث جو پہلے گزر چکی ہے) راوی نے روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ اے محمد ﷺ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ درود نہ پڑھے اور مر جائے اور پھر داخل جہنم ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ہمیشہ دور رکھے آپ آمین فرمایئے میں نے اس بنا پر آمین کہی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص میرے نام کے ساتھ کسی کتاب میں درود (صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا اسی قسم کا دوسرا جملہ) لکھتا ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں قائم رہے گا اس پر صلوٰۃ جاری رہے گی۔

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ کسی

کتاب میں درود لکھتا ہے جب تک آپ ﷺ کا نام نامی کتاب میں درج رہے گا فرشتے (صبح وشام) آتے جاتے اس پر صلوٰۃ بھیجتے رہیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کو (میرا نام لینے یا سننے کے وقت) درود پڑھنا یاد نہ رہا اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب انسانوں میں زیادہ بخیل وہ انسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ درود مجھ پر نہ پڑھے صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں گھر سے نکل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے سب سے زیادہ کنجوس آدمی کا پتہ نہ بتاؤں (ہم سب حاضرین نے) عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ (بتایئے) آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ درود نہ پڑھے وہی سب سے زیادہ بخیل ہے۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور مجھ پر درود پڑھنے سے پہلے مجمع برخاست کر دیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی۔ (درود شریف پڑھنے والوں کے مراتب اعلیٰ دیکھ کر)۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حج الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ معافی چاہنے کے وقت اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دیتا ہے پس جو شخص سچے دل سے معافی چاہے گا اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ اور جو لا الہ الا اللہ کا ورد کرے گا اس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا اور جو مجھ پر درود

پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خدا کا بندہ مجھ پر درود نہیں پڑھے گا کہ ایک فرشتہ اس کو لے جا کر خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہ کرے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (تحفہ) میرے بندے (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی قبر پر لے جاؤ تا کہ وہ پڑھنے والے کے لیے دعائے مغفرت کریں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے فرشتے اس پر جب تک وہ درود پڑھتا رہے صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں (اب) خواہ کوئی اس میں بیشی کرے یا کمی (یہ اس کی توفیق ہے)۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو (یعنی وہی کلمات اذان ادا کرو) پھر مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے وسیلہ عنایت فرمائے وسیلہ جنت کا ایک (بڑا) درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے ایک بندے کے لیے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لیے وسیلہ حاصل ہونے کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی (یعنی وہ شفاعت کا مستحق ہوگا)۔

ابو قیس، عمرو بن عاص کے غلام کو کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے ستر بار اس پر صلوٰۃ بھیجیں گے۔ خواہ اس میں کوئی کمی کرے یا بیشی (یہ اس کی توفیق ہے)۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص پر کوئی کڑا وقت آپڑے تو اسے

چاہیے کہ بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن نہا دھو کر مسجد کو جائے اور تھوڑا بہت جیسی توفیق ہو صدقہ دے۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا مانگ کر آخر میں اپنی حاجت بیان کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی اور یہ بھی کہا کہ اس راز سے بے وقوفوں کو مطلع نہ کرو اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ کسی بری بات پر قطع رحمت کے لیے دعا کریں (ترجمہ دعا) اے پروردگار! کیسے پروردگار کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی جیتا جاگتا ایسا خدا ہے کہ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ تجھ پر نیند غالب ہوتی ہے۔ تیری بڑائی سے سب آسمان اور زمینیں بھری پڑی ہیں تیری وہ ذات ہے کہ سب کے ہاتھ تیرے ہی آگے عاجزی سے اپنی فروتنی کا اظہار کرتے ہیں اور سب (کے) دل تیرے خوف سے کانپتے ہیں میں تجھے تیرے نام کا واسطہ دے کر درار اور اسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل کر اور میری حاجت بر لا۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح وشام مجھ پر دس بار درود پڑھ گا وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا۔

ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو اس لیے کہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور مجھے اس کی آواز (یعنی درود پڑھنا) نہ پہنچ جائے (یعنی معلوم نہ ہو جائے) ہم نے عرض کیا، کیا وفات شریف کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ارشاد فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا خدا نے زمین پر اجساد انبیاء کا کھانا حرام فرما دیا ہے۔

عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے (اخلاص کے ساتھ) مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے بڑھاتا ہے اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔

خیر البشر ﷺ پر لاکھوں سلام

خیر البشر ﷺ پر لاکھوں سلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

روزِ ازل جو چمکا تھا نور
محشر میں ہو گا اُن کا ظہور

اول سے آخر ان کا ہی نام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

عرشِ بریں تک چرچا تیرا
شمس وقمر ہے صدقہ ترا

اے ماہِ کامل اے حسین تمام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

سب کو میسر ہو یہ مقام
پہنچے مدینے بن کر غلام

پڑھنے درود اور پڑھنے سلام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

تیری ثنا ہے میرا نصیب
قربان تجھ پر جانِ ادیب

تجھ پر تصدق عالم تمام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

خیر البشر پر لاکھوں سلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

ادیب رائے پوری

درود و سلام کے اثرات

درود وصلوٰۃ سنت خداوندی اور فرشتوں کا وظیفہ ہے سورۂ الاحزاب میں ایمان والوں کو بھی اس کا حکم فرمایا گیا۔ مذکورہ آیۂ کریمہ کے کلمات طیبات کی جلالت و جمالت، علومرتبت اور وسعت و جامعیت کے بارے میں محض ایک تصور ہی قائم کیا جاسکتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

’’بے شک اللہ کریم جل مجدہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی ﷺ پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو‘‘

گویا خالق کائنات نے اعلان فرما رکھا ہے کہ یہ میرا حبیب ﷺ آخری رسول اور پیارا نبی کہ ان کی وصف وثنا اور مدحت ونعت میں اپنی زبان قدرت سے کیا کرتا ہوں اور میرے لاتعداد فرشتے، نورانی و پاکیزہ انداز میں آپ ﷺ کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں اور ہاں مومن وہی ہے جو درود وسلام کو حرز جاں بنائے رکھتا ہو۔ بالفاظ دیگر صلوٰۃ کا معنی پنہائیوں ورعنائیوں اور درجات ومقامات کا حسین گلدستہ ہے رب کریم نے اپنے محبوب کی رفعت وشان اور ہر گھڑی ہر لحہ رحمتیں نازل فرمانے کی وعید سنائی۔ کروڑ بیان آپ ﷺ کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج ہوا کرتے، عقیدتوں کے پھول نچھاور کرتے اور دعاؤں میں محو رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہ مومن ہیں اپنے مرشد اکمل وافضل، رسول مکرم، شفیع معظم ہادی اعظم، حاکم وقاسم ﷺ کی بارگاہ ناز میں بصد نیاز صلوٰۃ وسلام کی

بارات اور آنسوؤں کی سوغات پیش کرتے ہیں۔

درود پاک کے ورد سے ہی رب جل جلالہ کی ہمزبانی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ آسمان سے قطار اندر قطار انعامات اترتے ہیں۔ دل و نگاہ کو نور بصیرت اور زاویہ بصارت بہم پہنچتا ہے۔ بہاریں ارد گرد جھوم اٹھتی، نسیم صبح اٹھکیلیاں کرتی اور خوشبوئیں ماحول میں رچ بس جاتی ہیں۔ تلاوت درود سے گنہگاروں کی توبہ قبول ہوتی، رزق میں برکت آتی اور مناجاتوں میں تاثیر سماتی ہے۔ یہ عمل فرزندان توحید کے ایمان گرماتا، قلب و نظر جلاتا، عشق و محبت کا ایک لطیف احسان دلاتا اور لوح دل پر بے بہا اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ یہ اثرات کچھ ایسے ہیں کہ ان کی کیفیت کا صحیح اندازہ کسی طور بھی بیان میں نہیں آ سکتا۔ اس کے لیے تو یک گونہ بیخودی کے دن رات چاہئیں۔ بقول غالب!

ہرچند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

رسول پاک ﷺ کا نام نامی اسم گرامی زبان پر آجائے تو اہل دل بے ساختہ انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگا لیتے ہیں۔ اس بارے میں سادہ لوح عوام کو یوں ہی حوالوں میں الجھا کر رکھ دیا گیا، حالانکہ یہ سراسر دیوانگی کا عمل ہے۔ ایک ایسی دیوانگی جس پر فرزانگی بھی فدا ہو۔ بات فقط اتنی تھی کہ جب کسی دیوانہ مصطفےٰ ﷺ کے ہونٹوں سے سرکار اقدس ﷺ کا شہد سے میٹھا نام ادا ہوا تو وہ مچل گیا، لب لعلین کو اپنی آنکھوں سے چومنا اور جھومنا چاہتا تھا۔ اس عالم وارفتگی میں یہ انگوٹھے ہونٹوں کو چھو کر حلقہ چشم تک پہنچ گئے۔

سیر چمن میں بیٹھ لب جو درود پڑھ
کر یاد پھول دیکھ کر وہ رو، درود پڑھ

سیّد طفیل احمد بدرامروہوی کتنی خوبصورت بات کہہ گئے:

"سلام ہمیشہ سے نیاز مندانہ تعلقات پیدا کرنے کا ایک بے لوث اور

پاکیزہ ذریعہ رہا ہے جس کے بعد پیام یا خوش نصیبی سے خطاب وکلام کا حق مسلّم ہوتا ہے اور پھر مقدس مدارج شروع ہوتے ہیں''۔

دراصل رسول پاک ﷺ اس قدر کریم واقع ہوئے ہیں کہ جو کوئی بھی چھوٹا یا بڑا، امیر یا غریب، نیک ہو یا گنہگار، آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا کرتا تو آپ جواب سے سرفراز فرماتے تھے۔ چونکہ آپ کا باب کرم بند نہیں ہوا، ہمیشہ وا ہے۔ اس لیے ہر کس وناکس کو اب بھی جواب آتا ہے۔ سلام کا جواب دینا محبوب خدا ﷺ کی عادت مبارکہ ہے۔ بناء بریں جو جواب نہ دے سکے، از روئے طریقہ دین اسے سلام کرنا منع ہے۔ جیسے نمازی اور سونے والا وغیرہ۔ اگر یہاں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا گیا تو جواب بھی لازم ہے۔

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی نے آقائے مدنی ﷺ کے حضور تیس اجزا کا ایک ضخیم مجموعہ ''صلوات الرسول فی صلواتہ وسلامہ صلے اللہ علیہ وسلم'' ہدیہ نیاز کے طور پر پیش کیا۔ اس کے مقدمے کا ایک حصہ ''ماہنامہ نعت'' لاہور میں بھی منقول ہے۔

''درود شریف کے فضائل وفوائد حد حصر واحصار سے متجاوز ہیں۔ ان کا ضبط قلم وزبان سے ایک معتبر امر ہے۔ سب سے پہلے افضلیت اور فائدہ درود شریف کا امتثال امر الٰہی عز اسمہ ہے...... موافقت ومشارکت درود شریف پڑھنے والے کی ہے۔ اللہ جل وعلیٰ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ کہ وہ بھی درود شریف پڑھتے ہیں۔ ایک دفعہ درود پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دس صلوٰۃ کا حصول دس درجوں کا عروج ہوتا...... دس حسنات کا اعمال نامے میں درج ہونا...... دس گناہوں کا محو ہونا...... بعض احادیث میں دس غلام آزاد کرنا اور بیس غزوات کے مساوی واقع ہوا...... بعد از درود بر نبی المختار دعا کا قبول ہونا...... درود پڑھنے والے کے حق میں سرور انبیاء علیہم التحیۃ والثناء کا گواہی دینا...... اور قیامت میں سب سے پہلے سرور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ لاحق ہونا...... درود

پڑھنے والے کے تمام امور کا شہ انبیاء ﷺ کا متولی ہونا...... سب مشکلات کی آسانی...... سب حوائج کی قضا...... گناہوں کی مغفرت...... سب سیئات کی کفارات وفوت شدہ نماز کی کفارات...... صدقہ کا قائم ہونا...... تصریح کرب...... شفائے بیماراں...... دفاع خوف...... موجب اظہار برات مہتم...... ذریعہ فتح...... باعث حصول رضائے الٰہی...... قاری صلوٰۃ کا لوگوں میں محبوب ہونا...... تنمیۂ عمل ومال...... صفائی دل...... حصول برکت کے سب امور میں حتیٰ کہ اولاد واولاد الاولاد وتا طبقہ رابعہ...... اہوال متیمات سے تنگی، مضائق سے دستگاری...... بعد دعا وجفا سے خلاصی...... تطییب مجلس...... مرور صراط پر زیادت نور ثابت رہنا قدم کا طرفۃ العین میں اس سے نجات...... قاری صلوٰۃ کا نام رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش ہونا...... آپ ﷺ کے ساتھ محبت پیدا ہونا...... سرکار مدینہ ﷺ سے مصافحہ کرنا...... رسول پاک ﷺ کا خواب میں دیکھنا...... محبوب ملائکہ ہونا...... حصول دعائے ملائکہ درود پڑھنے والے کے لیے۔ ملائکہ سیاحین کا حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں اس طور پر عرض کرنا کہ فلاں ابن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا۔ حصول جواب سلام خیر الانام کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو وکان یبادر بالسلام آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ سلام میں سبقت فرماتے تو جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا آپ ﷺ ضرور جواب دیتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ حیات ہیں بلکہ آپ کی دینوی حیات سے برزخ کی حیات افضل واحیی تر ہے۔ یا رب صل وسلم وَبَارِكْ علیٰ حبیبك بعد جمیع مخلوقاتك...... قاری صلوٰۃ کا قیامت میں عرش کے نیچے ہونا...... ترازوئے اعمال کی نگرانی...... قیامت کی پیاس سے امن...... دنیا وآخرت کے مصالح میں رشد وہدایت...... حق سبحانہ وتعالیٰ کی حق نعمت کی معرفت واقرار۔

جو نشہ درود وسلام میں پایا گیا وہ بات گردش جام میں کہاں؟ کجا بادہ صہبا کی دائیں بائیں لڑکھڑاہٹ کجا صلوٰۃ وسلام کی خمار آگیں کیفیت اور لذت ورقت؟ کہتے ہیں منہ لگی

شراب نہیں چھٹتی، لیکن ہم نے ہزار مرتبہ انگور کی بیٹی کو طلاق ملتے دیکھا۔ نماز کی ادائیگی بہر حال فرض اور ثبوت مسلمانی ہے کہ اسلام میں نماز نہ پڑھنے کا کوئی تصور ہی موجود نہیں، یہاں تک کہ منافقین بھی اپنے آپ کو چھپانے کے لیے نمازوں کی قبا پہننے پر مجبور تھے، مگر آپ برسہا برس اسے پابندی کے ساتھ نبھائیں تو بھی اس سے رشتہ ٹوٹ جانے کا امکان موجود ہوا کرتا ہے۔ اگر قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کسی کا عرصہ ہائے دراز سے معمول ہو تو بھی آئندہ کی کیا خبر؟ کون کہہ سکتا ہے کہ مستقبل قریب یا بعید میں بھی ذوق وشوق یا فہم وآگہی کا یہ مقدس سلسلہ یوں ہی باقی رہے گا؟ لیکن درود وسلام کے اثرات وکیفیات بالکل جدا ہیں۔ ایک شخص کوئی مدت یہ ورد بلا ناغہ، پاک صاف ہو کر، خلوص نیت اور شیفتگی کے ساتھ ادا کرتا رہتا ہے تو پھر اس سے کسی طور بھی تعلق نہ ٹوٹ سکے گا۔ اگر عامل خود چاہے تو بھی نہیں۔ درود وسلام کا وظیفہ چند روز محض آزمائش کے لیے ہو تو بھی اسے چھوڑ دینا محالات میں سے ہے۔

جس طرح ایک مچھلی پانی سے باہر زندہ نہیں رہ سکتی۔ آب وہوا اور کھانے پینے کے سوا اس دنیا میں کوئی انسان گزر اوقات نہیں کر سکتا۔ بعینہٖ درود وسلام کا معمول روح کی غذا، آنکھوں کی روشنی، دل کا نور، کانوں کی سماعت، منہ کی لطافت اور زندگی کے لوازم کے درجہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ درود وسلام کا وظیفہ محبت کی وہ دلدل ہے کہ ایک سچا مسلمان بوجہ قلبی موانست اس میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فی زمانہ بنی نوع انسان خارجی پیچیدگیوں اور داخلی الجھنوں کا شکار ہو چکا۔ ایک ایک فرد اندر سے ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا ہے۔ پریشانیوں اور ظلمتوں کے گھرے بادل سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ذہنی کھچاؤ، اعصابی تناؤ اور اندرونی دباؤ کا کوئی علاج نہیں سوجھتا۔ ڈیپریشن اور فرسٹریشن کا حملہ اس قدر شدید ہے کہ گو دماغ چل گیا، دن میں راحت نہ رات کو نیند، ذہن منتشر، حواس مختل اور اعضاء مضمحل، جسمانی فرحت ہے نہ روحانی سکون۔ ایسے میں ''درود وسلام'' کا ورد ابر کرم سے کہیں زیادہ کیف آور، موجب

نکہت سے بڑھ کر فرحت انگیز اور بادِ نسیم کے جھونکوں سے بھی زیادہ راحت آمیز ہے۔ یہ بات فقط عقیدت کی بنیاد پر نہیں کہی جا رہی بلکہ تجربات کی کسوٹی پر پرکھ چکے ہیں۔ کوئی شخص جو ڈیپریشن یا فرسٹریشن ایسے موذی مرض کا شکار ہو اس پر لازم ہے کہ یہ نسخہ اپنے پر آزمائے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایسی تبدیلی رونما ہوگی اور سکون وطمانیت کی وہ لہریں اٹھیں گی کہ مزاج چاندنی کی طرح سبک بار اور گلاب کی مانند خوشگوار رہے گا۔ شفاء القلوب میں لکھا ہے کہ پھول سونگھتے وقت درود پڑھنا باعث برکت وثواب ہے۔

نورِ مجسم سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس کو میری خوشبو کی تمنا اور شوق ہو، وہ گلاب سونگھا کرے''۔

مشاہدہ ہے کہ ''درود وسلام'' کا وظیفہ رکھنے والے کی آنکھوں میں گہرائی اور گیرائی عود کر آتی ہے۔ جس پر ایسی پاکباز نظر اٹھ جائے وہ مسحور ومسرور ہو جاتا ہے اس صورت میں شخصیت کی مقبولیت امر یقینی ہے۔ ایسے ہی خوش نصیب خدا کے محبوب بندے اور عوام میں ہر دلعزیز ٹھہرتے ہیں، چونکہ درود وسلام کی تلاوت سے زبان میں حلاوت وشرینی اور مٹھاس بھی آ جاتی ہے اور لوگ لہجے کی تاثیر میں کھو جاتے اور آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ بالیقین دعوت وتبلیغ صرف اسی طرز پر مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے اگر شخصیت پر اعتماد نہ ہو تو گفتگو میں اثر کیسا؟

درود وسلام کی تلاوت کرتے ہوئے بارگاہ نبوت ﷺ میں ہر دم حضوری کا احساس گزرتا ہے۔ یوں پاکیزگی از خود عطا ہو جاتی ہے۔ اولاً گمان گزرتا اور ازاں بعد ہر وقت رسول پاک ﷺ کی نظر میں رہنے کا پختہ یقین ہو جاتا ہے۔ اس طرح غیر اسلامی افعال واعمال اور غیر انسانی رویوں سے کراہت آنے لگتی ہے۔ اپنے آقا ومولا ﷺ سے شرم وحیا کا جذبہ ایک دردمند مسلمان کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جہاں علامہ اقبال نے کہا تھا:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر

در حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر!

درود پاک وہ واحد عمل ہے جس کی سند قبولیت کے بارے میں کسی طرح بھی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ صلوٰۃ وسلام وہ اکسیر ہے جس کی تاثیر سے توبہ کا رجحان پیدا ہوتا اور گناہوں سے گھن آنا شروع ہو جاتی ہے۔ بس پھر جی لگتا ہے تو اوراد وظائف اور حضوری کے مزے لوٹنے میں۔ یہ وہ دولت ونعمت ہے کہ جس کا ہرگز کوئی بدل نہیں جناب واعظ کی آتش بیانیاں اور حکیم صاحب کی لن ترانیاں بہت پیچھے رہ جاتی ہیں، مگر درود وسلام غیر محسوس طریقے سے اپنا اثر دکھاتا اور یوں رنگ جماتا ہے کہ فرطِ مسرت اور خوشگوار حیرت سے دیکھتے رہ جائیں۔

یہ ایک خوبرو وکتابی چہرہ ہے، خوش جمالی کے دائروں میں نور کی کرنیں رقصاں، دیکھو تو آنکھوں کو طراوت اور دل کو راحت ملتی ہے، گلاب کی طرح مہکتا ہوا پاکیزہ چہرہ، چاندنی میں غوطے لگاتا اور بہاروں میں ڈوبا ہوا چہرہ، مرمر کی طرح نرم ونازک اور آئینے کی مانند صاف شفاف چہرہ، خوشبو میں رچا بسا اور رنگت ونزاکت کا شہکار چہرہ، یہ کس کا چہرہ ہے؟ ایک ایسے بیدار بخت کا جو روز وشب درود وسلام کے پھول چنتا اور ملکوتی لعل گنتا رہتا ہے۔ بھلا یہ چہرہ پرانے مزار کی طرح سوگوار اور نگاہ بیزار کی راہگزر کی طرح کیسے اور کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اس کا مقدر تر وتازگی ہے مرجھاہٹ نہیں، یہ امید ہی امید اور کامیابی کی نوید ہے، خوف وہراس اور مایوسی کا گہوارہ نہیں۔ درود وسلام کی تلاوت سے چہروں کا وقار بڑھتا اور ایک دلکش نکھار آتا ہے۔

صلوٰۃ وسلام وردِ زبان ہو اور دل سے بھی اس کی تار جڑ جائے تو ایک مسلمان دھیرے دھیرے علائق ودنیوی اور آسائش مادی سے بے نیاز ہوتا چلا جاتا ہے کہ وہ تو دنیا میں رہتا ہے مگر دنیا اس میں نہیں رہتی۔ اس سبب سے اس کے دل سے غم مرگ کا کانٹا بھی نکل جاتا ہے۔ وہ شہادت کی آرزو رکھتا اور وصال کے لیے مضطرب ہوا کرتا ہے۔

دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی شخص نے ارشاد خداوندی کی تعمیل و تکمیل میں درود وسلام کو اپنا شعار بنایا تو بعد از مرگ اس کے چہرے کا بانکپن کہہ رہا ہوتا ہے کہ گویا موت، زندگی کی ابتدا ہے۔لحہ لحہ ''جان دیگر'' کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ پیشانی میں نور کی واضح جھلک اور ہونٹوں پر غیر مرئی رونق کا متواتر نزول لگتا ہے کہ جوں موت خود مر گئی ہے۔ بناء بریں اہل عشق کا مذہب ہی کچھ اور ہے۔

محسن ہو تم عطا ہو تم آخری پناہ ہو تم

آپ ﷺ پر درود نہ پڑھوں ایسا تو بے وفا نہیں

''صلوٰۃ وسلام''...... دعا ہے اور دوا بھی، تسلیمات بھی ہے اور التجا بھی ہے، بلکہ عہد وفا ہے، اظہار تشکر ہے اور حوالہ ادب ہے۔ اس سے روحانی درجات بلند ہوتے ہیں، رسول اکرم ﷺ سے التفات بڑھتی ہے، یہ عمل مغز قرآن، روح ایمان اور جان دین ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور محبوب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے''۔

روح المعانی میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور امت کو حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے پیغمبر پر درود وصلوٰۃ بھیجیں۔ یہ خصوصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ہے کہ اُن پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اہل محبت کو چاہیے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر واستقلال کے ساتھ عمل پیرا رہیں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور سیّد الکونین ﷺ خصوصی توجہ سے نوازیں اور شرفِ دیدار نصیب ہو''۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ جس نے درود وسلام کو اپنا معمول بنالیا، وہ اس وقت تک

نہیں مرے گا جب تک کہ زیارت سے سرفراز نہ ہو جائے۔ یہ لمحات عالم بیداری میں بھی آتے ہیں اور یہ کہ ایسے خوش نصیبوں کا تذکرہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کی مجلس میں بھی اکثر و بیشتر ہوتا ہے۔

درود شریف کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی، موت کی سختی یعنی عالم جانکنی اور دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر درود شریف کا پڑھنا کسی خاص نیک مقصد کے لیے ہو تو بھی مراد بر آتی ہے۔ کسی طرح کے فیوض و برکات سے محروم نہیں رہتا۔ روزی بڑھتی اور مصیبتیں گھٹتی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''میں نے کئی بار اپنے والد ماجد سے سنا، فرمایا کرتے کہ مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ درود شریف کا ہی صدقہ ہے''۔

درود شریف پڑھنے سے جسمانی عوارض بھی رفع ہوتے ہیں۔ کئی ایک لوگوں کو اس سے صحت کاملہ عطا ہوئی۔ بعض درود پاک ایسے ہیں کہ ان کے ورد سے وبائی امراض سے بچ سکتے ہیں۔ سعادت مند اور وفا شعار اولاد پیدا ہوتی ہے۔ مخلص اور نیک دل دوست ملتے ہیں۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کر چلے

مشہور مسلم لیگی، راجا حسن اختر مرحوم کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت علامہ اقبال کے روبرو ان کے علمی تبحر کے متعلق از راہ عقیدت عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے کئی علوم سے نوازا ہے۔ علامہ صاحب فرمانے لگے کہ ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی اور وہ ہے رسول اللہ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود و سلام۔

حضور رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس

نے مجھ پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر فرمایا: اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا، تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے منقطع ہوا، تو اس سے منقطع ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سرکار ﷺ نے فرمایا:

''اس شخص کی ناک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا''۔

صلوٰۃ وسلام، فقط حصول انعامات کا ذریعہ اور طبائع انسانی پر خوشگوار اثرات مرتب ہونے کا وسیلہ ہی نہیں بلکہ از روئے قرآن مومن ہونے کی سند بھی ہے۔ اگر درود شریف پڑھنا اہل ایمان کا شیوہ ہے تو نہ پڑھنے والا یقیناً نا آشناؤں اور اہل جفا میں سے ہوگا۔

امت پہ وقف باغ شفاعت ہے آپ ﷺ کا
مجھ کو بھی اس چمن سے عنایت ہوں چار پھول

صلِ علیٰ محمد ﷺ

مظہرِ شانِ کبریا صلِّ علیٰ محمّدٍ
آئینہ خدا نما صلِّ علیٰ محمّدٍ

موجبِ نازِ عارفاں، باعثِ فخر صادقاں
سَرور وخیرِ انبیاء صلِّ علیٰ محمّدٍ

مرکزِ عشقِ دل کشا، مصدرِ حسنِ جاں فزا
صورت وسیرت خدا صلِّ علیٰ محمّدٍ

مونسِ دل شکستگاں، پشت پناہِ خستگاں
شافعِ عرصۂ جزا صلِّ علیٰ محمّدٍ

حسرت اگر رکھے ہے تُو بخششِ حق کی آرزو
وردِ زباں رہے سدا صلِّ علیٰ محمّدٍ

مولانا حسرت موہانی

صلی اللہ علیہ وسلم

آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لے کر مُرادِ دِل آئیں گے، مر جائیں گے مٹ جائیں گے
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جناب تکنے والو، آنکھیں کھولو، ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا بابِ کرم ہے، دیکھ یہی محرابِ حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی، بیدم دل کی دنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیدم شاہ وارثی

ایک غلطی کا ازالہ

علامہ محمد جلال الدین قادری

حضور اقدس وانور قاسم النعم مالک الارض ورقاب الامم معطی ومنعم ولی والی علی عالی کاشف الکرب رافع الرتب معین کافی حفیظ وافی شفیع شافی رحیم جلیل عزیز جمیل وہاب کریم غنی عظیم خلیفہ مطلق حضرت رب، والی الفضل جلی الافضال رفیع المثل ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ شرف وکرم وعظم کے ذکر جلیل کے بیان کرتے وقت، سنتے وقت اور لکھتے وقت جتنی مرتبہ بھی اسم گرامی زبان پر آئے، کان سنے یا نوکِ قلم کی زینت بنے۔ ہر بار درود شریف...... مکمل اور پورا...... پڑھنا اور لکھنا ضروری ہے۔ علماء کی تصریحات کے علاوہ اس امر میں احادیث بھی موجود ہیں۔ امام جلیل حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن کثیر القرشی (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوۃِ جَارِیَۃٌ لَّہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ ۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص ۵۱۶ طبع مصر)

شیخ محقق برکتہ المصطفیٰ فی الہند حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''درحدیث آمدہ است مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوۃِ جَارِیَۃٌ لَّہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ واین حدیث رابسیارے از علمائے حدیث روایت کردہ اند''

(جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص ۱۹۱، طبع لاہور)

ان احادیث کی سند پر اگر چہ نقاد محدثین نے کلام کیا ہے تاہم فضائل درود شریف میں یہ قابل اعتناء ہیں اوران پر حکم وضع تحکم ہے ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک کسی کتاب، رسالہ، اخبار وغیرہ میں حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی موجود رہے گا فرشتے اس لکھنے والے کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں گے اور لکھنے والے کی طرف سے درود وسلام پڑھنے کا ثواب ملتا رہے گا۔

حافظ ابن کثیر کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہر کاتب کے پیش نظر رہنا چاہیے۔

قَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلِ الْكِتَابَةِ اَنْ يَّكَرِّرُ الْكَاتِبُ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلما كتبه ۔

(تفسیر ابن کثیر۔ ج ۳، ص ۵۱۶ طبع مصر)

ترجمہ: ''کاتبوں نے اس امر کو مستحسن و مستحب بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی کاتب حضور انور ﷺ کا نام نامی کتابت کرے ہر بار درود شریف بھی ساتھ لکھے۔''

بڑی محرومی کی بات ہوگی کہ کاتب معمولی سی غفلت سے اتنے عظیم نفع سے محروم رہے۔ محرومی کے سلسلہ میں......بطور عبرت......دو واقعات سن لیجئے:

شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''یکے بود کہ از جہت بخل ورق لفظ صلوٰۃ بر سیّد کائنات نمی نوشت، در دست او اکلہ افتاد''۔ (جذب القلوب۔ ص ۱۹۱، طبع لاہور)

ایک شخص کاغذ کے بخل کی جہت سے حضور سیّد الانام ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' نہیں لکھتا تھا اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر گیا۔

شیخ موصوف ایک اور محروم القسمت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضور انور واقدس ﷺ کے نام نامی کے ساتھ درود شریف کا صیغہ صرف

اتنا لکھتا تھا: ''صلی اللہ علیہ'' اس کے ساتھ ''وسلم'' نہیں لکھتا تھا۔ حضور سیّد عالم ﷺ نے خواب میں اس پر عتاب کے لہجے میں فرمایا:

''تو اپنے تئیں چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے''

یعنی لفظ ''وسلم'' میں چار حروف ہیں (واو، س، لام، میم) ہر لفظ کے بدے میں دس نیکیاں ہیں اس حساب سے وہ چالیس نیکیوں سے محروم رہتا۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ الباری کی خواب میں زیارت ایک اہل اللہ کو ہوئی۔ پوچھا بعد وصال حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ فرمایا حق تعالیٰ جل وعلا نے مجھ پر رحمت فرمائی، میری مغفرت فرما دی اور مجھے بہشت میں داخل فرما کر مجھ پر موتی اور یاقوت نچھاور فرمائے۔ جیسے دولہا پر کرتے ہیں۔

پوچھا کس سبب سے؟ فرمایا۔ جب بھی میں کوئی کتابت کرتا تو نام نامی حضور رسالت پناہی ﷺ کے ساتھ لکھتا ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ''۔ (جذب القلوب......۱۹۱)

بعض حضرات اور کاتب حضور انور ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ پورا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے صرف...... بغرض اختصار...... ''صلعم'' یا ''عم'' یا ''ص'' لکھ دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ یہ مہمل کلمات کسی طور پر بھی درود شریف کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ لکھنے والا بزعم خویش اسے نیکی سمجھ کر لکھتا ہے مگر نادانی میں گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا بے ہودہ ومکروہ اور سخت ناپسند ہے۔ اس سے سخت احتراز چاہیے۔ بعض علماء نے اس پر سخت حکم لکھا ہے۔

خاتم الفقہاء شیخ المحققین ابن حجر مکی علیہ رحمۃ الباری (م ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

وَلَا یَخْتَصِرُ کِتَابَتِھَا بِنَحْوِ صَلْعَمَ فَاِنَّہٗ عَادَۃُ الْمَحْرُوْمِیْنَ۔

(فتاویٰ حدیثیہ۔ ص ۱۹۶، طبع مصر)

''درود شریف کو اختصار کر کے نہ لکھے جیسے کہ صلعم، یہ محروم لوگوں کا طریقہ ہے''۔
سند المحدثین امام عبد الرحمٰن ابو بکر جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں۔

(يُكْرَهُ الْاِخْتِصَارُ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ) مَضَا وَفِىْ كُلِّ مَوْضِعٍ شَرَعَتْ فِيْهِ الصَّلٰوةِ، كَمَا فِىْ شَرْحِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهٖ لِقَوْلِهٖ، تَعَالٰى صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا وَاِنْ وَقَعَ ذٰلِكَ فِىْ خَطٍ فِيْهِ الصَّلٰوةِ الْخَطِيْبِ وَغَيْرِهٖ قَالَ حَمْزَةَ الْكَتَانِىْ كُنْتُ اَكْتُبُ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَنَامِ فَقَالَ مَالَكٌ لَا تَتِمَّ الصَّلٰوةِ (و) يُكْرَه (الرمز اَيُّهُمَا فِى الْكِتَابَةَ بِحَرْفٍ اَوْ بِحَرْفَيْنِ كَمَنْ يَكْتُبُ صَلْعَمَ بَلْ يَكْتُبُهَا بِكَمَا لِهِمَا) وَيُقَالُ اَنْ اَوَّلَ مَنْ رَمَزَهُمَا بِصَلْعَمٌ قَطَعَتُ يَدَهُ ۔

(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواری، جلد۲، ص ۷۶-۷۷، طبع لاہور)

خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کے موقع پر صرف صلاۃ (درود) یا سلام پر اختصار نہ کرے، کیونکہ ارشاد ربانی میں صلاۃ وسلام دونوں کا حکم ہے۔ حمزہ کتانی فرماتے ہیں میں حضور اکرم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ صرف دُرود شریف لکھتا۔ سلام نہ لکھتا، میں خواب میں سرکار ابد قرار ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا۔

کتابت میں درود شریف کو اختصار کر کے ایک یا دونوں حرفوں میں (مثلاً صلعم) لکھنا مکروہ ہے، کتابت میں پورا اور مکمل درود شریف لکھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے صلعم لکھنے کی بدعت ایجاد کی اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ النوری (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''ازیں قبیل مست آنچہ بعضے کنند از اکتفا براشارات چناچہ بعضے کتاب علامت صلی اللہ علیہ وسلم ''ص وم'' یا صلعم نہند ورمز علیہ السلام عین ومیم کنند وعلیٰ ھذا القیاس''۔ (جذب القلوب۔ص ۱۹۱، طبع لاہور)

یعنی یہ بات سخت محرومی کی دلیل اور ناپسندیدہ ہے جو بعض کاتب درود شریف کو اختصار کر کے لکھتے ہیں۔ ''صلعم یا عم''...... اس سے احتراز چاہیے۔

علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں۔

يُكْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلَاةِ التَّرْضِىْ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يُكْتَبُ ذٰلِكَ كُلُّهٗ بِكَمَالِهٖ ۔

اسی طرح فتاوی تاتارخانیہ میں سخت حکم وارد ہوا۔ ملاحظہ ہو:

(فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۸۱، جلد دہم (نصف آخر) ص ۱۷۷)

ان نصوص کا خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کو اختصار کر کے رمز کے طور پر صلعم یا عم لکھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے کرام عظام کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالی عنہ کے بجائے بطور اختصار '' رضہ '' لکھنا بھی مکروہ ہے۔

بعض حضرات ایک اور مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بزعم خویش اسے باعث اجر جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ افراد اُمت میں جس کے نام کا جزو حضور اکرم ﷺ کے نام محمد یا احمد ہو۔ مثلاً محمد افضل یا نور احمد...... اس صورت میں کلمہ مبارکہ محمد یا احمد اس شخص کے نام کا جزو ہے۔ وہاں حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی مراد نہیں...... لہٰذا اس پر علامت لکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح کسی کے نام کا جزو کسی صحابی کا نام ہو یا اہل بیت کا اسم گرامی مثلاً عمر فاروق یا غلام علی تو اس پر ''رضی اللہ عنہ'' یا ''علیہ السلام'' لکھنا بھی جائز نہیں کہ اب یہ نام ایک شخص کے نام کا جزو ہیں۔ یہاں کسی صحابی یا تابعی کا نام مراد نہیں۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ۔ جلد دہم، (نصف آخر) ص ۱۷۷

گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبد خضرٰی کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام
والہانہ جو طوافِ روضۂ اقدس کریں
مست وبیخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام
شہرِ بطحا کے در ودیوار پہ لاکھوں درود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام
جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تاقیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام
مانگتے ہیں جو وہاں شاہ وگدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام
اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
اُن کے اشکوں اور اُن کی التجاؤں کو سلام

الحاج محمد علی ظہوری

صلی اللہ علیہ وسلم

جب خالق درود پڑھے!
جب مالک سلام پڑھے!
جب مطلوب صلوٰۃ بھیجے!
جب وہ بولے تو تم بولو!
جب وہ بولے تو ہم بولیں!
جب وہ بولے تو سب بولیں!
عرش بولے فرش بولے!
نور بولے نار بولے!
باد بولے خاک بولے!
دل بولے روح بولے!
اول بولے آخر بولے!
ظاہر بولے باطن بولے!
حیات بولے ممات بولے!
قدسی بولیں تقدس بولے!
جبرئیل بولے اسرافیل بولے!
نبی بولیں رسول بولیں!
نبی جی سلام تم پر
نبی جی درود تم پر
سانسیں سلام کہتی ہیں
دھڑکنیں درود پڑھتی ہیں
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی و ناگفتنی سے ایک اقتباس

مواطن خیر

(جن میں صلوٰۃ وسلام زیادہ مستحب و مستحسن ہے)

رب ذوالجلال والاکرام جل وعلا نے درود وسلام کا جو حکم ارشاد فرمایا اس میں کسی وقت یا جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی۔ اس عمومیت اور اطلاق سے علماء کرام نے یہ مسئلہ استنباط فرمایا کہ حضور شافع یوم النشور محبوب رب غفور ﷺ پر ہر وقت اور ہر جگہ (باستثنیٰ ان مواطن کے جن سے نہی وارد ہے) ہدیہ درود وسلام عرض کیا جا سکتا ہے۔ مگر علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے چند مواقع پر درود وسلام پڑھنے کو زیادہ مستحسن و مستحب فرمایا ہے۔ یہ مواطن خیر اگرچہ گنتی سے باہر ہیں مگر ان میں سے چند جگہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱- طہارت کے بعد

۲- تیمم کے بعد

۳- نماز میں تشہد کے بعد

۴- شافعیہ کے نزدیک دعائے قنوت کے بعد

۵- نماز سے فارغ ہونے کے بعد

۶- اذان کے بعد

۷- اقامت کے بعد

۸- تہجد کے لیے بیداری کے بعد

۹- وضو کے بعد

۱۰- حمد الٰہی کے بیان کے بعد

۱۱-تہجد پڑھنے کے بعد

۱۲-مسجد کے پاس سے گزرتے وقت

۱۳-مسجد میں داخل ہوتے وقت

۱۴-مسجد سے نکلتے وقت

۱۵-جمعہ کے روز

۱۶-شبِ جمعہ

۱۷-نماز جمعہ کے بعد

۱۸-جمعرات کے روز

۱۹-ہفتہ کے روز

۲۰-اتوار کو

ان ایام میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں احادیث وارد ہیں۔

۲۱-خطبوں میں

۲۲-دن کے ابتدائی حصہ میں

۲۳-دن کے آخری حصہ میں

۲۴-سحری کے وقت

۲۵-رسائل میں تسمیہ کے بعد

۲۶-شافعیہ کے نزدیک عید کی تکبیرات میں

۲۷-نماز جنازہ میں

۲۸-احرام میں تلبیہ کہنے کے بعد

۲۹-صفا پر

۳۰-مروہ پر

۳۱-تہلیل کے بعد

۳۲-تکبیر کے بعد

۳۳- بیت اللہ کی زیارت کے وقت

۳۴- حجر اسود کے استلام کے وقت

۳۵-طواف بیت اللہ میں

۳۶-ملتزم کے پاس

۳۷-تمام مواقف حج میں......ان کی تعداد کتب فقہ میں بیان ہو چکی ہے۔

۳۸-روضۂ رسول رب العالمین کے نزدیک......کہ یہاں درود شریف پڑھنا زیادہ انوار وبرکات کا باعث اور قرب خداوندی کا خاص ذریعہ ہے۔

۳۹-آثار نبویہ کے مشاہدہ کے وقت......آثار نبویہ کی تعداد کتب سیر میں موجود ہے۔

۴۰-مسجد قبا میں حاضری کے وقت

۴۱-مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت

۴۲-وادئ بدر میں حاضری کے وقت

۴۳-جبل احد کے مشاہدہ کے وقت

۴۴-بیع کے وقت

۴۵- فروخت کے وقت

۴۶-وصیت نامہ کی کتابت کے وقت

۴۷-ارادہ سفر کے وقت

۴۸-سواری پر سوار ہونے کے وقت

۴۹-منزل پر پہنچنے کے وقت

۵۰-بازار میں جاتے وقت

۵۱-بازار سے نکلتے وقت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو بازار میں کثرت شغل بیع وشرا

کے باعث مشغول پاتے، آپ تشریف لے جاتے اور حمد الٰہی کے بعد درود شریف پڑھتے تا کہ لوگ دیناروں کی غفلت سے باہر آئیں۔

۵۲-دعوت میں جاتے وقت

۵۳-دعوت میں پھرتے وقت

۵۴-اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت

۵۵-کسی حاجت کے درپیش آنے پر

۵۶-خوف احتیاج کے وقت

۵۷۔ جانور کے بھاگ جانے کے وقت

۵۸-غلام کے فرار ہو جانے کے وقت

۵۹- کسی غم آنے پر

۶۰-کسی شدت و سختی آنے پر

۶۱-طاعون پھیل جانے کے وقت

۶۲-خون غرق کے وقت

۶۳-کان بجنے کے وقت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ذکر اللہ من ذکرنی بخیر جس نے مجھے ذکر خیر سے یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔

۶۴-پاؤں سو جانے کے وقت

۶۵-چھینک کے وقت

۶۶-گم شدہ چیز یاد آنے پر

۶۷-مولی کھانے کے وقت

ایک حدیث میں وارد ہوا کہ جو کوئی مولی کھا کر مجھ پر فلاں درود شریف پڑھے گا، مولی کی بد بو جاتی رہے گی۔

۶۸- برتن سے پانی پیتے وقت

۶۹- گدھے کے ہنہنانے کے وقت

۷۰- گناہ کرنے کے بعد...... تاکہ یہ اس کا کفارہ ہو جائے

۷۱- دعا کے اول میں

۷۲- دعا کے آخر میں

۷۳- دعا کے درمیان

۷۴- کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت

۷۵- کسی دوست یا مصاحب سے ملاقات کے وقت

۷۶- کسی اجتماع میں، متفرق ہونے سے پہلے

۷۷- مجلس سے برخاست ہوتے وقت...... تاکہ غیبت سے امن میں رہے

۷۸- ہر اجتماع میں جو خدا کی رضا کی خاطر ہو

۷۹- شعائر اسلام کی ترویج کی خاطر ہر اجتماع میں

۸۰- قرآن مجید کے ختم کرتے وقت

۸۱- دعائے حفظ قرآن مجید میں

۸۲- ہر کلام کے شروع میں...... جب کہ وہ کلام ممنوع نہ ہو

۸۳- درس دینے سے پہلے

۸۴- وعظ سے پہلے

۸۵- حدیث شریف پڑھنے سے پہلے

۸۶- حدیث شریف پڑھنے کے بعد

۸۷- خوف نسیان کے وقت

۸۸- جس وقت کوئی چیز اچھی معلوم ہو

بعض علمائے مالکیہ مقام تعجب میں درود شریف پڑھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔

۸۹- درود شریف پڑھنے کی بڑی ضروری جگہ یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا ذکر شریف زبان مبارک پر آئے...... یا سنے...... یا لکھے

حدیث شریف میں آیا ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزِلِ الْمَلَائِکَۃِ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِی الْکِتَابِ جس نے میرا نام نامی کتاب میں لکھتے وقت اس پر درود شریف لکھا فرشتے اس کے لیے اس وقت تک مغفرت کرتے رہیں گے۔ جب تک میرا اسم گرامی وہاں لکھا رہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْاَکْرَمْ وَرَسُوْلِہِ الْاَعْظَمْ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَکَرَّمْ

نگاہِ عالم کا ہے جو محور

ہے وجہِ تخلیق ذات اُس کی　　بیاں ہو کیسے صفات اُس کی
ہے شاہکارِ خدائے اکبر　　دُرود اُس پر سلام اُس پر

کرم کا مصدر ہے آستانہ　　جہاں سخاوت ہے جاودانہ
زمانہ سائل ہے اس کے در پر　　دُرود اُس پر سلام اُس پر

ہے روئے گل پر نکھار اس سے　　چمن چمن ہے بہار اس سے
نگاہِ عالم کا ہے جو محور　　درود اس پر سلام اس پر

ہے اس سے وابستہ رشتہء جاں　　ہے شہر اس کا پناہِ دوراں
نفس نفس جس سے ہے معطر　　درود اس پر سلام اس پر

سکونِ جاں ہے خیال اس کا　　ہے اشکِ غم میں جمال اس کا
ہیں اس کے سب دامنوں میں گوہر　　دُرود اُس پر سلام اُس پر

حبیبِ حق خاتمِ نبوت　　ہے ذات اس کی سحابِ رحمت
خدا کا ہے آخری پیمبر　　دُرود اُس پر سلام اُس پر

دلوں کو بخشی حیات اس نے　　دکھائی راہ نجات اس نے
وہ سب کا ہادی وہ سب کا رہبر　　دُرود اُس پر سلام اس پر

اسی کا ہر نعت میں ہے پر تو　　مری نظر میں ہے نور کی رَو
ہے رنگِ مدحت کرم کا مظہر　　دُرود اُس پر سلام اس پر

ہے ساتھ تخلیق کے سفر میں　　وہی ہے حافظ مرے ہُنر میں
ہے اس کا مدّاح ہر سخنور　　دُرود اُس پر سلام اُس پر

حافظ لدھیانوی

اس کارگاہ حیات میں پائی جانے والے ہر چیز کی ایک شناخت ہے، کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے، کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔ آگ کی دلیل دھواں ہے...... دھوپ کی شناخت چمک ہے...... پھول کا تعارف خوشبو ہے...... آسمان کا تشخص بلندی ہے...... دریا کا امتیاز روانی ہے...... زندگی کا لمس حرکت ہے...... صبح کی نشاط بادِ سحری میں ہے...... اور شام کا حسن رنگ شفق میں مضمر ہے...... ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تابناک ہوں خالق کی معرفت سے، ماحول ضوفشاں ہو توحید کے عرفان سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے جانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟...... اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تھام کر؟...... شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں گونگی ہیں، بولتی دلیل ناطق دلیل اور صفات خداوندی کی تلاوت کناں دلیل بس ایک ہی ہے۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لب لرزاں دلیل...... جو جھکیں تو سجدۂ بے تاب دلیل...... ہاتھ لہرائیں تو رحمتیں برسیں...... قدم اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں...... لحظہ لحظہ دلیل، لحہ لحہ برہان...... نظر نظر فیض، ڈگر ڈگر انقلاب، موڑ موڑ عرفان، انہیں مہتاب نہ کہیئے، انہیں خورشید درخشاں سے تعبیر نہ کیجئے، انہیں سرور بادہ کا استعارہ بھی قرار نہ دیجئے، یہ بوئے عمل بھی نہیں، یہ کرن ضوفگن بھی نہیں...... یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے۔ یہ محمد ﷺ ہیں، یہ احمد ﷺ ہیں، یہ رسول نور ہیں اور پیغمبرِ رحمت ہیں۔ رنگِ تجلی ان سے ہے اور فروغ انوار یہ ہیں۔

درود ان پر، سلام ان پر

گفتنی ناگفتنی سے اقتباس

آبِ کوثر

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ وَمَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ۔ رَسُوْلِهٖ وَنَبِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ الَّذِىْ مَنْ تَمَسَّكَ بِذَيْلِهٖ نَالَ سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ وَمَنْ اَحَبَّ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَازَ فِى الْكَوْنَيْنِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِهٖ بَاقِيَةً بِبَقَائِهٖ لَا مُنْتَهٰى لَهَا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

بابِ اول:

درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث ۱: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسَ بِىْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلَاةً ۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

حدیث۲: ان اقربکم منی یوم القیامۃ فی کل موطن اکثر کم علی صلاۃ فی الدنیا (سعادۃ الدارین ص۶۰)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہو گا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ۔

حدیث۳: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَکُتِبَ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ۔

(ترمذی شریف ص۶۴ ج۱)

رسولِ اکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ۔

حدیث۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ ۔

(مشکوۃ ص۸۶۔ دلائل الخیرات ص۶ تفسیر مظہری ص۴۱۲)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ۔

حدیث ۵: عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِىْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّىْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۔ (نسائی، داری، مشکوٰۃ)

دوسری روایت میں ہے:

عَنِ ابْنِ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهُ اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اَطْيَبَ نَفْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُكَ قَطُّ اَطْيَبَ نَفْسًا وَّلَا اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِّنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِىْ وَهٰذَا جِبْرِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِىْ اٰنِفًا فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَّمَحَوْتُ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّاٰتٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (القول البدیع ص ۱۰۹)

ایک اور روایت ہے:

بشر امتك اِنَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ الخ فَلْيُكْثِرْ عَبْدٌ مِّنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُقِلَّ (ص ۱۱۰) وَفِىْ رِوَايَةٍ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتِىْ عَشْرًا

(القول البدیع ص ۱۰۹)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ:

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم ﷺ کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبریل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرما دیجئے کہ اے امت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ دائماً ابدًا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حدیث۶: عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِیْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ (رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف ص ۸۶، الزواجر ص ۱۱۷)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود

پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمت للعلمین ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح: اس سے ہر کوئی اندازہ کرسکتا ہے کہ حبیبِ خدا ﷺ کو درود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هٰذَا مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

حدیث ۷: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ ادْعُ تُجَبْ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی ومشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ مکرم ﷺ جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی، یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ

کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ، پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا! اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الٰہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرقاۃ ص ۳۴۴ ج ۱)

حدیث ۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہٗ سَلْ تُعْطَہٗ ۔ (رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف ص ۸۷)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیقِ اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر میں نے نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ۔

حدیث ۹: قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اَنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا عَلَیْکَ قَالَ اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا اَھَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَآخِرَتِکَ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ ۔ (القول البدیع ص ۱۱۹)

کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ با برکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

حدیث۱۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتِهٖ سَبْعِيْنَ صَلَاةً ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، القول البدیع ص ۱۰۳)

سیّد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

حدیث۱۱: اَتَانِىْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدَ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا ۔

(جامع صغیر ص ۷ ج ۱)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُجْتَبٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةِ اَلْفِ اَلْفِ

مَرَّةٍ ۔

حدیث۱۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَکُمْ وَزَکَاۃٍ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْرًا ۔

(القول البدیع ص ۱۰۳)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث۱۳: اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوْبِکُمْ وَاطْلُبُوْا اِلَی الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَۃٌ لَکُمْ ۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حدیث۱۴: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (جامع صغیر ص ۲۸ ج دوم)

رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجالس کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۵: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَھْلِ النُّوْرِ لَمْ یَکُنْ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ ۔

(دلائل الخیرات ص ۹ مطبع کانپور)

نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

تشریح: یہ وہی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (الحدید: ۱۲)

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے، ان کے دائیں دوڑتا ہوں گا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶: اِنَّ اَنْجٰکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً (شفا شریف ص ۷۶، جلد ۲)

اور قول البدیع میں اتنا مزید ہے:

اِنَّہٗ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ کِفَایَۃٌ اِذْ یَقُوْلُ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الاية فَامَرَ بِذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيُثِيْبَهُمْ عَلَيْهِ (القول البدیع ص ۱۲۱)

اے لوگو! بے شک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا تا کہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَحَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ۱۷: لَيَرِدُنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ

(کشف الغمہ ص ۲۷۱، شفا شریف ص ۶۷ ج ۲، القول البدیع ص ۱۲۳)

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ۔

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہوگا، زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی، سر چھپانے کی جگہ نہ ہوگی، پینے کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا ﷺ حوضِ کوثر پر امت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دنیا میں درود پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ امت کے والی ﷺ درود پاک پڑھنے والوں کو دور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے! آؤ آؤ!

اِنَّا اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے

آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے

لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا

پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ! میں شفیق امت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو۔ یہ وہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ كَاشِفِ الْغُمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے، حضرت شیخ ابوعبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدت پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بے حد پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آ گیا۔ اس کے چاروں کونوں پر

صحابہ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دوسرے پر حضرت فاروق اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدر کرار حضرت علی ہیں (رضی اللہ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیونکہ میری ساری عقیدت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرۂ مبارک دوسری طرف پھیر لیا پھر میں مجبوری کی حالت میں بادل نخواستہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم محسن اعظم ﷺ نظر آ گئے جو کہ اپنی امت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضر خدمت ہو گیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا، اسی طرح فاروق اعظم، صدیق اکبر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں توبہ کر لوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تو توبہ کر لے اور مسلمان ہو جائے، تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاسا نہ ہو گا تو میں نے رسول اکرم ﷺ کے دست شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا، پھر امت کے والی ﷺ مجھے حوض کوثر پر لائے اور اپنے دست کرم سے مجھے جام کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زاں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی، پھر میں اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کر دی۔

سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سن کر توبہ کر لی اور اس نظریے سے رجوع کر لیا۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ سید الخلق ص ۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق وتائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابی نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے حوض کوثر کے چار رکن ہیں، ایک رکن میرے پیارے ابوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دوسرا رکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا (رضی اللہ عنہم)۔

لہٰذا جو شخص ابوبکر سے تو محبت کرے لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابوبکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی نہیں دیں گے اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے اسے علی ہرگز پانی نہیں پلائیں گے اور جس نے ابوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کر لیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی، گویا اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔ (رضی اللہ عنہم) (شواہد الحق ص ۵۳۹)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَالنَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حدیث ۱۸: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(القول البدیع ص: ۱۲۶، جلاء الافہام ص: ۲۷، الترغیب والترہیب ص: ۵۰۱، کشف الغمہ ص: ۲۷۱)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں، جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے۔ ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِجَاهِ حَبِيْبِهٖ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

حدیث ۱۹: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَةً وَشَوْقًا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (القول البدیع ص ۱۰۳)

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین ﷺ دیں اور اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بر وے حرام

حدیث ۲۰: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

وَمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَآءِ ۔

(القول البدیع ص ۱۰۳ الترغیب والترہیب ص ۴۹۵ ج ۲)

جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ۔

حدیث ۲۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ لَا يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَّا خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم لِمَا يَنُوْبُهُ مِنْ حَوَائِجِهٖ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ فَجِئْتُهُ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِ الْاَسْوَافِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهُ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَدَعَانِيْ فَقَالَ مَالَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ فَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَ رَسُوْلِهٖ لَا اَرَاهُ اَبَدًا قَالَ فَسَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّيْ فِيْمَا اَبْلَانِيْ اَيْ اَنْعَمَ عَلَىَّ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلَاةً مِّنْ اُمَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ ۔

(القول البدیع ص ۱۰۵، الترغیب والترہیب ص ۴۹۵)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے تا کہ سیّد عالم ﷺ کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا، حضور ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم ﷺ نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سرکار ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کی روح مبارکہ کو قبض فرما لیا۔ اب میں حضور ﷺ کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میرے رب کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ ۔

حدیث۲۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَتْبَعُهٗ فَفَزِعَ عُمَرُ فَاتْبَعَهٗ بِمُطَهَّرَةٍ يَعْنِيْ دَاوَةً فَوَجَدَهٗ سَاجِدًا فِيْ شَرْبَةٍ فَتَنَحّٰى عُمَرُ فَجَلَسَ وَرَاءَهٗ حَتّٰى رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِيْنَ وَجَدْتَنِيْ سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّيْ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ وَاحِدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ

اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ ۔

(القول البدیع ص ۱۰۶، سعادۃ الدارین ص ۶۴)

نبی اکرم ﷺ باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے، تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک بالا خانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دو عالم ﷺ نے سرِ مبارک اٹھایا تو فرمایا: اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الطَّاہِرَاتِ اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

حدیث ۲۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا فَلْیَقِلَّ عَبْدًا وَلِیُکْثِرْ ۔ (القول البدیع ص ۱۰۷)

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

حدیث۲۴: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کَتَبَ اللّٰہُ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَکُنَّ لَہٗ عَدْلٌ عَشْرِ رِقَابٍ

(القول البدیع ص ۱۰۸، الترغیب والترہیب ص ۴۹۶ ج ۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲۵: عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیَقُلْ عَبْدٌ مِنْکُمْ اَوْ لِیُکْثِرْ ۔ (القول البدیع ص ۱۱۴)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سنا "بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب بندہ کی مرضی کہ وہ مجھ پر دود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَنَبِیِّہٖ وَخَلِیْلِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

حدیث ۲۶: عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

(القول البدیع ص ۱۲۱)

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

حدیث ۲۷: عَنْ اَبِیْ کَاھِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا لِیْ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ وَذٰلِکَ الْیَوْمِ ۔

(القول البدیع ص ۱۱۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۲ ج ۲)

سیّدنا ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور رات کو تین تین بار میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔

حدیث ۲۸: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُلْقَى اللهُ رَاضِيًا فَلْيَكْثُرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

(القول البدیع ص ۱۲۲، کشف الغمہ ص ۲۷۱، سعادۃ الدارین ص ۷۹)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حدیث ۲۹: اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالٰى. (سعادۃ الدارین ص ۵۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آ جائے گی۔

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میر پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَطْيَبِ الطَّيِّبِيْنَ اَطْهَرِ الطَّاهِرِيْنَ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

حدیث ۳۰: اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِي

اَلْقَبْرِ عَنِّیْ ۔ (سعادۃ الدارین ص ۵۹، کشف الغمہ ص ۲۶۹)

''اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا''۔

تشریح: اس مقام پر اوّلیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور ﷺ نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم ﷺ کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریا ﷺ کی پہچان محبت وعظمت کی بنا پر ہوگی۔ اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا **هذا محمد جاء نا بالبينات** یعنی اے فرشتو! یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے بے شک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، **نم کنومة العروس** اور وہ منافق جس کا دل محبت وعظمت مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہوگا، جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے تو وہ کہے گے۔ ''**ها ها لا ادری كنت اقول ما يقول الناس**'' ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا، دنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ **نعوذ بالله من ذلك**۔

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعث ایجادِ عالم نور مجسم فخر آدم و بنی آدم ﷺ کی عظمت اور رفعتِ شان سن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ ﷺ کی عظمت وشان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کریں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علم غیب

ہوتا تو یہ کیوں ہوا؟ وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوالیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔ **وھو نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔**

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں، قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے، ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آمنے سامنے سٹیج لگ گئے ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے، مجھے آرام، سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسول اکرم ﷺ کے کمالات کی، حضورِ انور ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدمقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی یوں ہی ورق گردانی کرتا ہوں گا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیبِ خدا ﷺ کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اس کی جو اس باعثِ ایجاد عالم، رحمت دو عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی کے لیے عیب تلاش کرے۔ (العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظر مولوی صاحب نے سنی تو اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا، سونا، کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور ﷺ کی ذاتِ پاک کے لیے عیب اور

تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بدقسمت کون ہے؟ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

حدیث ۳۱: ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلٰی رَحْمَتِہٖ وَمَنْ سَاَلَنِیْ اُعْطِیْتُہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلُ زَبَدَ الْبَحْرِ۔ (دلائل الخیرات ص ۱۳ مطبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب محمد ﷺ پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ۔

حدیث ۳۲: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (الترغیب والترہیب ص ۵۰۴)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدُ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

حدیث ۳۳: مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحَانِ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَغْفِرُ لَھُمَا ذُنُوْبَھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ ۔

(نزہۃ الناظرین ص ۳۱، سعادۃ الدارین ص ۷۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۴، الزواجر ص ۱۱۷)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔

حدیث ۳۴: عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی وَقَفْنَا فِیْ مَجْمَعِ طُرُقٍ فَطَلَعَ اِعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اَیُّ شَیْءٍ قُلْتَ حِیْنَ جِئْتَنِیْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی رَحْمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰئِکَۃَ قَدْ سَدُّوا لْاُفُقَ ۔ (سعادۃ الدارین ص ۶۴)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اس نے سلام عرض کیا، رسولِ اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا: اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا: میں

نے یہ درود پاک پڑھا تھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی صَلَاۃً اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی بَرَکَۃً اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی رَحْمَۃً ۔

حدیث۳۵: عَنْ عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال انی رایت البارحۃ عجبا رایت رجلاً مِنْ اُمَّتِیْ یزحف علی الصراط مرۃً ویجلو مرۃً ویتعلق مرۃً فجائتہ صلاتہ علی فاخذت بیدہ فاقامتہ علی الصراط حتّٰی جا وزہ

(القول البدیع ۱۲۴، سعادۃ الدارین ص ٦٦)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا، کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ علی الحبیب اللبیب الحسیب المجیب النبی الامی الکریم القریب وعلی آلہ واصحابہ اجمعین یا روف یا مجیب ۔

مشکل جو سر پہ آپڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

حدیث۳٦: الصلاۃ علی نور لکم یوم القیامۃ عند ظلمۃ الصراط ومن اراد ان یکمال لہ بالمکیال الاوفی یوم القیامۃ فلیکثر من الصلاۃ علی ۔ (سعادۃ الدارین ص ٦۸)

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے گا کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

بر محمدی رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

حدیث ۳۷: صَلَاتُكُمْ عَلٰى مَحْرِزَةٍ لِدُعَائِكُمْ وَمَرْضَاةٍ لِرَبِّكُمْ وَزَكَاةَ اَعْمَالِكُمْ (سعادۃ الدارین ص ۶۸)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔

سلام علیک اے نبی مکرم
مکرم تراز آدم ونسل آدم

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ۳۸: كَانَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا فَاَجْلَسَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَيْنَهُمَا فَعَجَبَ الصَّحَابَةُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ۔

(سعادۃ الدارین ص ۷۳)

شاہِ کونین ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا

تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھالیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے، جب وہ چلا گیا تو حضور رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا یہ میرا امتی ہے، جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ ﷺ۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر عزیزی میں زیرِ آیت "وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" تحریر فرماتے ہیں:

تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیوں کہ وہ نورِ نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں کرسکا، لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں، تمہارے نیک و بد اعمال کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی فارسی سورۂ بقرہ ص ۵۱۸)

اسی لیے عارف رومی قدس سرہ نے فرمایا:

در نظر بودش مقامات العباد

لا جرم نامش خدا شاہد نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو قرآن پاک میں اس لیے شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری امت کے مقامات (درجات) ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وآلہ وسلم صلاةً وسلاماً عليك يا

رسول الله .

حدیث۳۹: عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَقْرَبُ الْاَعْمَالُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنَا قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنَا قَالَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةُ عَلَیَّ تَنْفِی الْفَقْرَ قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرُ وَالْعَلِيْلُ وَالصَّغِيْرُ وَذَالْحَاجَةِ .

(القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۷۱۴)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے قریب ترا عمال کیا ہیں! فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمایئے! فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے، پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمایئے! فرمایا ذکر الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمایئے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیوں کہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِیِّ الرَّؤُفِ الْاُمِّیِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

حدیث۴۰: من صلی علی فی کتاب لم تزل الملئکة یستغفرون له ما دام اسمی فی ذلك الکتاب

(سعادۃ الدارین ص ۸۳، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حدیث ۴۱: مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَکَتَبَ مَعَہٗ صَلاۃً عَلَیَّ لَمْ یَزَلْ فِیْ اَجْرٍ مَا قُرِیَ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ (سعادۃ الدارین ص ۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ وَسَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ اَفْضَلِ الْخَلْقِ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

حدیث ۴۲: یُحْشَرُ اللّٰہُ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ وَاَھْلُ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَحِبْرُھُمْ خُلُوْقٌ یَفُوْحُ فَیَقِفُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُ لَھُمْ طَالَمَا کُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّ اِنْطَلِقُوْا بِھِمْ اِلٰی جَنَّۃٍ۔ (سعادۃ الدارین ص ۷۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربار الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔ فرشتو ان کو جنت میں لے جاؤ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کُلَّمَا ذِکْرَکَ وَذِکْرُہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ

ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ .

حدیث۴۳: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَقْرَ وَضِيْقَ الْعِيْشِ وَالْمَعَاشِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اَنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَادَارَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ حَتّٰى اَفَاضَ عَلٰى جِيْرَانِهِ وَقَرَابَاتِهِ . (القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۶۳)

ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا، حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

حدیث۴۴: عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاءَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ رَبَّهُ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِ الْتَمَسَ الْخَيْرَ مِنْ مَظَانِّهِ . (القول البدیع ص ۱۳۰)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن حکیم پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۴۵: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّةً صَافَحْتُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔ (القول البدیع ص ۱۳۶)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔

حدیث ۴۶: لِکُلِّ شَیْءٍ طَھَارَةٌ وَغُسْلٌ وَطَھَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلٰوةُ عَلَیَّ (القول البدیع ص ۱۳۵)

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔

حدیث ۴۷: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّ عَلَیَّ صَلٰوةً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطًا وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُد ۔ (القول البدیع ۱۱۸)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

حدیث ۴۸: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِہٖ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لَہٗ عِنْدَ مَمَاتِہٖ ۔ (نزہۃ المجالس ص: ۱۱۰، ج: ۲)

فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا اس بندے کے لیے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَفِیِّكَ وَخَلِیْلِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ رَمْلِ الصَّحَارٰی وَالْقِفَارِ وَبِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِعَدَدِ قَطْرِ الْاَمْطَارِ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ ۔

حدیث ۴۹: اَنَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ لِلنَّبِی ﷺ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطَاكَ قُبَّةً فِی الْجَنَّةِ عَرْضُهَا ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ قَدْ حَفَّتْهَا رِیَاحَ الْکَرَامَةِ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَیْكَ ۔

(نزہۃ المجالس ص

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ کُلَّمَا ذِکْرُكَ وَذِکْرُہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہُ الْغَافِلُوْنَ

حدیث ۵۰: عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قال ثلاثة تحت ظل عرش الله یوم القیامة یوم لا ظل الاظله قیل من هم یا رسول الله قال من فرج عن مکروب من امتی واحیا سنتی واکثر الصلاة علی ۔ (القول البدیع ص:۱۳۳، سعادۃ الدارین ص:۶۳)

رسول اکرم شفیع اعظم رحمت دو عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيِّكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفَ اَلْفٍ مَرَّةٍ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نُوْرٍ كَزُو شُدْ نُوْرِهَا پَيْدَا

زمیں در حُب او ساکن

فلک در عشق او شیدا

حدیث ۱۵۱: اِذَا صلی اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءَ عَلَيْهِ وَيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ بِمَا شَاءَ

(سعادۃ الدارین ص: ۵۷)

تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہیے کہ پہلے وہ رب تعالیٰ جل جلالہ کی حمد وثنا بیان کرے اس کے بعد درود پاک پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

اس ارشاد گرامی میں دعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں، جیسے سائل کسی کریم کے دروازے پر مانگنے کے لیے جاتا ہے تو سوال سے پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل وعیال کی خیر مانگتا ہے زاں بعد سوال کرتا ہے۔ بلا تشبیہ جب کوئی اللہ کریم سے دعا کرنا چاہے اسے چاہیے کہ حمد وثنا کے بعد درود پاک کا وسیلہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی جواد وکریم ہے سوالی کے سوال کو رد نہیں کرے گا۔

حدیث ۵۲: اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّکْرِ قَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی دُعَائِھِمْ فَاِذَا صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَفْرَغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِھٰٓؤُلَآءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ ۔(القول البدیع:ص ۱۱۷)

رسول اکرم حبیب محترم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو، بیٹھو اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث ۵۳: اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَیْھَا حَفُّوْا بِھِمْ ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّۃِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ اٰلَائَکَ وَیَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدًا ﷺ وَیَسْئَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِھِمْ وَدُنْیَاھُمْ فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ اِنَّمَا اعْتَنَقَھُمْ اِعْتِنَاقًا فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَھُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ ۔(سعادۃ الدارین ص ۶۱)

فرمایا رحمت دو عالم نور مجسم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں، پس جب کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں، پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہ کے دربار میں بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گنہگار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ وہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی کوئی بد نصیب نہیں رہتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

حدیث ۵۴: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَائِهِمُ الْمَلٰئِكَةِ غَابُوْا فَقَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَاِنْ رَاَوْهُمْ رَحِبُوْابِهِمْ وَاِنْ طَلَبُوْا حَاجَةً اَعَانُوْهُمْ فَاِذَا جَلَسُوْا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةِ مِنْ لَّدُنْ اَقْدَامِهِمْ اِلٰى عِنَانِ السَّمَآءِ بِاَيْدِيْهِمْ قَرَاطِيْسَ الْفِضَّةِ وَاَقْلَامِ الذَّهَبِ يَكْتُبُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ اذْكُرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ زِيْدُوْا اَزَادَكُمُ اللّٰهُ

فَاِذَا اسْتَفْتَحُوا الذِّكْرَ فُتِحَتْ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ لَهُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَلَّعَ عَلَيْهِمُ الْحُوْرُ الْعِيْنِ وَاَقْبَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ مَالَمْ يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَيَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَّارَ يَلْتَمِسُوْنَ حَلَقَ الذِّكْرِ ۔

(القول البدیع ص ۱۱۶، سعادۃ الدارین ص ۶۱)

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا'' کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہم نشیں فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرحبا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد واعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسولِ اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام واکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ بِعَدَدِ خَلْقِ اللهِ وَزِيْنَةِ عَرْشِ اللهِ وَبِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللهِ.

حدیث ۵۵: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللهِ تَعَالٰى وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ هُوَ اَنَا فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (سعادۃ الدارین ص ۵۶)

جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے موذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں لہٰذا جو شخص میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

فائدہ: علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دعا نہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَمِعَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔

حدیث ۵۶ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ ۔(سعادۃ الدارین ص ۵۶)

(القول البدیع ص ۱۲۶، سعادۃ الدارین ص ۵۸، دلائل الخیرات ص ۱۰، کانپوری کشف الغمہ ص ۲۷۱)

نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیہ والثناء والتسلیم نے فرمایا: اے میری امت تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث ۵۷ : اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ فَاِنَّ صَلَاتُكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے جمعہ کی چمکتی دمکتی رات میں اور جمعہ کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حدیث ۵۸ : اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰى يَفْرَغَ مِنْهَا ۔(جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے۔ اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً

لِلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ۵۹: اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَاِنَّ صَلَاةَ اُمَّتِيْ تُعْرَضُ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ اَقْرَبُهُمْ مِنِّيْ مَنْزِلَةً ۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیوں کہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے، لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيِّكَ الْمُجْتَبٰى وَحَبِيْبِكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كُلَّمَا ذِكْرُكَ وَذِكْرُهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ۔

حدیث ۶۰: اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

میری امت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔

بر محمد می رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام
ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام

حدیث ۶۱: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلٰٓئِكَتَهٗ مَعَهُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَاَقْلَامٌ مِّنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةِ

اَلْجُمُعَةِ اَكْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(سعادۃ الدارین ص ۵۷)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون، جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ ۔

حدیث ۶۲ : اِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ (سعادۃ الدارین ص ۵۷)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۶۳ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةً جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ لَوْ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۲)

حضرت مولا علی شیر خدا مشکل کشا (باذن اللہ) رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ ۔

حدیث ۶۴ : اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِّنِّىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ مَوَاطِنِ اَكْثَرُكُمْ عَلَىَّ صَلَاةً فِى الدُّنْيَا مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ يُوَكِّلُ اللهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يَدْخُلُهٗ فِىْ قَبْرِىْ كَمَا تَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِىْ بِمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهٗ عِنْدِىْ فِىْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَآءَ ۔ (سعادۃ الدارین ص ۶۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ النَّبِىِّ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ۶۵ : اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ اِلَّا لَيْلَةَ

الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَيْدِهِمْ اِقْلامٍ مِنْ ذَهَبٍ وَدُوِي مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَاطِيْسَ مِنْ نُوْرٍ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (سعادۃ الدارین ص:۶۱)

حضور مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ صرف نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ۶۶: مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةِ وَفِيْهِ الصَّعِقَةِ فَاَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِيْ بَلَيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ۔ (سعادۃ الدارین ص:۷۸)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت ہوگی اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہوگی، لہٰذا تم اس دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہوگا، حالانکہ آپ قبر میں سلامت نہ ہوں گے، تو سرور انبیاء، محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارک کو کھانا زمین پر حرام کردیا ہے (یعنی انبیاء کے جسم پاک صحیح وسلامت

رہتے ہیں)

لہٰذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ٦٧ : مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّكَانِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا وَّكُتِبَ لَهٗ عِبَادَةُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً ۔(سعادة الدارين ص: ٨٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی (٨٠) بار یہ درود پاک پڑھا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا تو اس کے اسی (٨٠) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں اسی (٨٠) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ النُّوْرِ الْمَكْنُوْنِ وَالسِّرِّ الْمَخْزُوْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم ﷺ خود درود پاک سنتے ہیں

حدیث ٦٨ : اِنَّ اللهَ تَعَالٰى مَلَكًا اَعْطَاهُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَلَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا اَبْلَغَنِيْهَا وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُصَلِّيْ عَلٰى عَبْدٍ صَلَاةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا (جامع صغیر ص ٩٤، ج ١)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب

کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع ص ۱۱۲)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے سیّد دو عالم نور مجسم ﷺ کے دور دراز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے، چنانچہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور دراز سے سننے اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم ﷺ کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں بنا سکتا؟'' (انقلاب حقیقت ص: ۴۸)

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ بھی اس پر شاہد عدل ہیں۔

حدیث ۶۹ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ یَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔

(جلاء الافہام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ ص ۶۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اصحابی نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس

کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کے وصال شریف کی بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کردیے ہیں۔ یعنی ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

سلام علیک اے ز آبائے علوی
بصورت مؤخر بمعنیٰ مقدم
سلام علیک اے ز اسمائے حسنیٰ
جمال تو آئینہ اسمِ اعظم

حدیث ۷۰: قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلَاۃِ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اِسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلُ مُحِبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتَعْرِضَ عَلَیَّ صَلَاۃً غَیْرُھُمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص:۱۸)

حضور کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی آلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔

حدیث ۷۱: عَنْ اَبِیْ اَمَامَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَعَدَنِیْ اِذَا مِتُّ اَنْ یَسْمَعَنِیْ صَلَاۃً مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاَنَا فِی الْمَدِیْنَۃِ وَاُمَّتِیْ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَقَالَ یَا اَبَا اُمَامَۃِ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الدُّنْیَا کُلَّھَا فِیْ قَبْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اسمعه وانظر اليه فكل من صلى علي صلاة واحدة صلى الله بها عشرًا ومن صلى علي عشراً صلى الله عليه مائة ۔(درۃ الناصحین ص:۲۲۵)

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی اور فرمایا: اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کردے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ علی الحبیب المختار والنبی الامی سیّد الابرار وعلٰی آلہ واصحابہ اولی الایدی والابصار ۔

اس مسئلہ کی تفصیل و وضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواہر" مطالعہ کریں۔

حدیث ۷۲: عن النبی ﷺ اِنَّہٗ قَالَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَإِنْ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ تَبْلُغُنِيْ الْمَلَائِكَةُ صَلَاتُكُمْ اِلَّا لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنِّيْ اَسْمَعُ صَلَاتِيْ مِمَّنْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ بِاُذُنِيْ ۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۱۰، ج ۲)

رسول اکرم شفیع اعظم سیّد عالم ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

تیری عطا عطائے حق　　تیری رضا رضائے حق
وحی خدا ہے تیرا کلام　　تجھ پر درود اور سلام

درود پاک نہ پڑھنے کی وعید

حدیث ۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ

(القول البدیع ص ۱۴۵)

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

يُؤْمَرُ بِاَقْوَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ فَيُخْطِئُوْنَ الطَّرِيْقَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ ذٰلِكَ قَالَ سَمِعُوْا بِاِسْمِيْ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَيَّ ۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۱۰)

کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا، لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے، عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ نسی وَفِیْ رِوَایَةٍ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ ۔ (القول البدیع ص ۱۴۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فائدہ: درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے خصوصاً جبکہ عالم نور مجسم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ کہ اگر وہ دیگر اعمالِ صالحہ کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا (معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیثِ مبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گے۔

حدیث ۷۵: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۔

حدیث ۷۶: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرىٰ وَجْهِيْ ثَلَاثَةُ اَنْفُسِ الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَتَارِكُ سُنَّتِيْ وَمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَىَّ اِذَا ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

(القول البدیع ص ۱۵۱)

ام المومنین حبیبہ حبیب رب العلمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا سے ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔اپنے والدین کا نافرمان ۲۔میری سنت کا تارک۔ ۳۔جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَنَبِيِّكَ الْمُجْتَبٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كُلَّمَا ذِكْرُكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرُهُ الْغٰفِلُوْنَ ۔

حدیث ۷۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ ۔ (القول البدیع ص ۱۵۰)

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں پھر اٹھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں وہ یوں اٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ دَائِمًا اَبَدًا ۔

حدیث ۷۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ (القول البدیع ص ۱۵۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفےٰ کریم ﷺ نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہوں گے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی، وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الَّذِىْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۷۹: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللهِ قِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ (القول البدیع: ص ۱۴۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ سیّد عالم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ۔

حدیث ۸۰: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ۔(القول البدیع ص ۱۴۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک ہوا اور وہ

مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کُلَّمَا ذِکْرُکَ وَذِکْرُہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ۔

حدیث ۸۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَرَادٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ ۔

(القول البدیع ص ۱۴۶)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا (معاذ اللہ تعالیٰ)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

حدیث ۸۲: مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ

(القول البدیع ص ۱۴۷)

یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث ۸۳: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ (القول البدیع ص ۱۴۵)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ ۔

حدیث ۸۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا رَقَى الدَّرَجَةُ الْاُوْلٰى قَالَ آمِيْنُ ثُمَّ رَقَى الثَّانِيَةِ فَقَالَ آمِيْنَ ثُمَّ رَقَى الثَّالِثَةِ فَقَالَ آمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ آمِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ لَمَّا رَقِيْتُ الدَّرَجَةِ الْاُوْلٰى جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْل (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ شَقِيٌّ عَبْدٌ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَلَمْ يَغْفِرْلَهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِيٌّ عَبْدٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِيْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِيٌّ عَبْدٌ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اِحْدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ آمِيْنَ ۔

(رواہ البخاری، القول البدیع ص ۱۳۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا، میں نے کہا آمین! دوسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا' آمین تیسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنے زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ رَمْلِ الصَّحَارٰى وَالْقِفَارِ وَبِعَدَدِ اَوْرَاقِ

النَّبَاتَاتِ وَالْاَشْجَارِ وَبِعَدَدِ قَطْرِ الْاَمْطَارِ ۔

حدیث ۸۵: اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا كَانَتْ تَخِيْطُ شَيْئًا فِیْ وَقْتِ لسحر فَضَلَّتِ الْاِبْرَةِ وَطَفِیَ السِّرَاجِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَضَاءَ الْبَيْتِ بِضَوْئِهٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ وَوَجَدَتِ الْاِبْرَةِ فَقَالَتْ مَا اَضْوَءَ وَجْهَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ لَا يَرَانِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ وَمَنْ لَّا يَرَاكَ قَالَ الْبَخِيْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِيْلَ قَالَ الَّذِیْ لَا يُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاِسْمِیْ (القول البدیع ص ۱۴۷، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

ام المومنین محبوبہ محبوب رب العلمین العفیفۃ العلیمۃ الزاہدۃ الصدیقۃ العائشۃ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا، پس اچانک حضور ﷺ تشریف لے آئے تو آپ کے چہرہ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا، حتیٰ کہ سوئی مل گئی، اس پر ام المومنین نے عرض کیا حضور آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث ۸۶: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ظَبْيَةٌ قَدْ اِصْطَادَهَا فَاَنْطَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ الظَّبْيَةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اَوْلَادًا وَاَنَا اَرْضَعُهُمْ وَاَنَّهُمْ اَلْاٰنَ

جِيَاعٌ فَأمَرَ هٰذَا أَنْ يَّخْلَعَنِيْ حَتّٰى أذْهَبَ فَأرْضِعَ أوْلَادِيْ وَأعُوْدُ قَالَ فَإنْ لَّمْ تَعُوْدِيْ قَالَتْ إنْ لَّمْ أعُدْ فَلَعَنَنِيَ اللهُ كَمَنْ تُذْكَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ أوْ كُنْتُ كَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أطْلِقْهَا وَأنَا ضَامِنُهَا فَذَهَبَتِ الظَّبْيَةُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اللهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ أنَا أرْحَمُ بِأُمَّتِكَ مِنْ هٰذِهِ الظَّبْيَةِ بِأوْلَادِهَا وَأنَا أرُدُّهُمْ إلَيْكَ كَمَا رَجَعَتِ الظَّبْيَةُ إلَيْكَ .

(القول البدیع ص ۱۴۸)

نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے ''فاطلقها واسلم'' یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبی رحمت شفیق امت مرجع خلائق ﷺ کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرما دی، تو ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ شاہِ کونین ﷺ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہوا اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعا نہ مانگے، پھر سرکار ﷺ نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا، ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی، پھر جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض

کی: یا حبیب اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ كُلَّمَا ذِكْرُكَ وَذِكْرِهِ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرَهُ الْغٰفِلُوْنَ ۔

حدیث ۸۷: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلٰى فَهُوَ اَقْطَعُ اَكْتَعُ ۔ (مطالع المسرات ص:۶)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۸۸: كُلُّ كَلَامٍ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ فَيُبْدَاُ بِهٖ وَبِالصَّلَاةِ عَلٰى فَهُوَ اَقْطَعُ مُمْحُوْقٌ مِّنْ كُلِّ بَرَكَةٍ ۔

(مطالع المسرات ص:۶)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکر الٰہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دم کٹا ہے وہ ہر برکت سے خالی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَطْيَبُ الطَّيِّبِيْنَ اَطْهَرُ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

فائدہ: فقیر پر تقصیر نے ''تذکرہ الواعظین'' میں یہ ارشادِ گرامی پڑھا تھا اے ابوہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درود پاک نہ پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ او کما قال، واللہ تعالیٰ الموافق لما یحب ویرضیٰ۔

حدیث ۸۹: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حَضْرَۃٌ مِّنْ حَضْرَ النَّارِ۔

(رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ) (مشکوٰۃ)

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت خواجہ احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید مکہ مکرمہ میں فوت ہوا اور اس کو جنت المعلیٰ میں دفن کر دیا گیا۔ جب دفن کیا تو وہاں ایک بزرگ صاحبِ کشف بھی تھے، انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام اس مرنے والے کی قبر میں جنت سے فرش لا رہے ہیں کبھی جنت سے قندیلیں لا رہیں ہیں اور حضرت ملک الموت علیہ السلام نے خود قبر میں فرش بچھایا، قندیلیں نصب کیں اور قبر تا حدِ نظر کھل گئی اور جب صاحبِ کشف نے یہ منظر دیکھا تو دل میں رشک پیدا ہوا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر نصیب کرے، اتنا دل میں خیال آنا تھا کہ حضرت ملک الموت نے اس صاحبِ کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کون سی مشکل بات ہے جو مومن بھی وہ درود پاک پڑھے جو شیخ احمد بن ادریس کی طرف منسوب ہے، اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر عطا کرے گا اور وہ درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَلَاءِ اَرْکَانَ عَرْشِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَقَامَتْ بِہٖ عَوَالِمُ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی آلِ نَبِی اللّٰہِ الْعَظِیْمِ بِقُدْرَۃِ عَظْمَۃِ ذَاتَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفْسٍ عَدَدِ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ صَلَاۃِ دَائِمَۃِ بِدْوِ ام اللّٰہِ الْعَظِیْمِ تَعْظِیْمًا لَحِقَکَ یَا مَوْلَانَا (یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ) یَا ذَالْخَلْقِ الْعَظِیْمِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ کَمَا جَمَعْتُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا یَقْظَۃً وَمَنَامًا وَاجْعَلْہُ یَا رَبِّ رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْوُجُوْہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ یَا عَظِیْمُ ۔

(جامع کرامات الاولیاء ۔ص:۵۷۹جلد:۱)

نوٹ: اگر کسی کو مندرجہ بالا درود پاک نہ یاد ہو تو وہ جو بھی درود پاک محبت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل وکرم سے مندرجہ بالا انعام عطا کرے گا کیوں کہ جتنے بھی درود پاک بزرگانِ دین سے مروی ہیں وہ برکت وعظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درود پاک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان گنت اور بے شمار انعامات ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب ﷺ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اسے محروم نہیں کرتا۔

ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔ وھو حسبنا ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیّد العلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔

متفرق

حدیث ۹۰ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عُسِرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃً فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتَکْثُرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ ۔

(دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۴، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ.

حدیث ۹۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّكَ ﷺ. (رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف ص ۸۷)

سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو حبیب خدا ﷺ پر درود پاک نہ پڑھے اوپر نہیں جا سکتی۔

و صلی اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا
زمیں در حب او ساکن عرش در عشق او شیدا

حدیث ۹۲: عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى اَجْمَعِيْنَ اِنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ يُصَلِّيْ فِيْهِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِنَانَ السَّمَاءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صَلّٰى فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ.

(دلائل الخیرات ص:۱۳، سعادۃ الدارین ص:۱۴۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سیّد العلمین ﷺ پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ

وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اطیب الطیبین اور اطهر الطاهرین ہیں، لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق وجدان دنیا کی حرص وہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفراء کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے غفلت کی وجہ سے ہے۔

(سعادت الدارین ص ۱۴۳)

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِهٖ

حدیث ۹۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَمْ تَکُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَکٰوةٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی تَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ

الجنة (القول البدیع: ۱۲۷، الترغیب والترہیب: ۵۰۲ جلد ۲)

رسول اکرم روح عالم شفیع معظم نور مجسم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدَنَا محمد عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔

تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت پہنچ جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمْ ۔

حدیث ۹۴: رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا عَائِشَةَ لَا تَنَامِىْ حَتّٰى تَعْمَلِىْ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ حَتّٰى تَخْتِمِى الْقُرْآنَ وَحَتّٰى تَجْعَلِى الْاَنْبِيَاءِ لَكَ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَتّٰى تَجْعَلِى الْمُسْلِمِيْنَ رَاضِيْنَ عَنْكَ وَحَتّٰى تَجْعَلِىْ حُجَّةً وَّعُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَمَّا اَتَمَّهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ اَمَرْتَنِىْ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءِ لَا اَقْدِرُ فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِنْ اَفْعَلْهَا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا قَرَأْتَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَكَاَنَّكِ خَتَمْتِ الْقُرْآنِ وَاِذَا صَلَّيْتَ عَلَىَّ وَعَلَى الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِىْ فَقَدْ صِرْنَا لَكِ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِذَا اسْتَغْفَرْتِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَرْضُوْنَ عَنْكِ وَاِذَا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَدْ حَجَجْتِ وَاعْتَمَرْتِ ۔ (درۃ الناصحین مصری عربی ص ۸۹)

سیّدنا سرور دو عالم فخرِ آدم و بنی آدم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء

کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنی سے راضی کرلو اور ایک حج وعمرہ کرلو۔ یہ فرما کر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ پر فدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عائشہ! جب تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تو نے گویا قرآنِ حکیم ختم کرلیا، جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیری لیے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، تو تو نے حج وعمرہ کرلیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمِ وَرَسُوْلِكَ الْمُحْتَرَمِ وَنَبِيِّكَ الْمُعَظَّمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

حدیث ۹۵: اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا جُمِعُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا صَمِتُوْا وَاَنَا شَفِيْعُهُمْ اِذَا حُوْسِبُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اُيِسُوْا وَاللِّوَآءُ الْكَرِيْمُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَمَفَاتِيْحُ الْجِنَانِ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيْ عَلَيَّ فَاِذَا صَلّٰى عَلَيَّ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَآءُ ۔ (سعادة الدارین ص ۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب

سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کتاب کے لیے پیش ہوں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہو گی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرداگرد ہزار خادم پھیریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ۔رکاوٹ) ہے، تاوقتیکہ مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کے لیے چڑھ جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۹۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَجْعَلُوْنِیْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ قِيْلَ وَمَا قَدَحُ الرَّاكِبِ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا فَرَغَ حَاجَةً صَبَّ فِیْ قَدَحِهٖ مَاءً فَاِنْ كَانَ اِلَيْهِ حَاجَةً تَوَضَّا مِنْهُ اَوْ شَرِبَهٗ وَاِلَّا اَهْرَقَهٗ اجْعَلُوْنِیْ فِیْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ ۔(سعادۃ الدارین ص ۷۴)

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربار نبوت میں عرض کیا گیا حضور ﷺ مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے زاں بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوئی تو اس سے پانی پی لیا

ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو، بلکہ جب دعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں بھی اور آخر میں بھی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔

فائدہ: جب رب العٰلمین سے دعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب ﷺ کا وسیلہ پیش کرو اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ ساز دورِ جاں صلِّ علیٰ
حاجت دارین او گرددروا

حدیث ۹۷: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَؤُا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ حَاجَتَیْنِ فَیَقْضِیْ اَحَدُھُمَا وَیَرُدَّ الْاُخْرٰی ۔ (نزہۃ المجالس ۱۰۸ ج ۲)

رسول خدا سیّد الانبیاء ﷺ سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے درود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرلے اور دوسری کو رد کر دے۔

فائدہ: درود پاک بھی دعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوائے درود پاک کے کہ درود پاک کبھی رد نہیں ہوتا تو جب درود پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم ورحیم کے کرم وفضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کرلے اور دوسری دعا کو رد کر دے، بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا اثر انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی حَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

حدیث ۹۸ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلِّىَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (سعادۃ الدارین ۷۳)

نور مجسم سید دو عالم ﷺ نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے، تاوقتیکہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ ۔

حدیث ۹۹ : اِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيْمَاكُمْ فَاَحْسِنُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ ۔ (سعادۃ الدارین ۶۲)

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہٰذا مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حدیث ۱۰۰ : مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عَشْرًا فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً

(سعادۃ الدارین ۷۹)

رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود وسلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ تَسْلِيْمًا

حدیث ۱۰۱ : مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى

عَلَیَّ مِائَۃَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفًا زَاحَمَتْ کِتْفُہٗ کِتْفِیْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ (سعادۃ الدارین ۱۸۰ القول البدیع ۱۰۸)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد عائل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَالْحَبِیْبِ الْمُجْتَبٰی وَالرَّسُوْلِ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

حدیث ۱۰۲: اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا۔ (کشف الغمہ جلد ۱ ص ۲۶۹)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اَبَدًا۔

حدیث ۱۰۳: زینو امجالسکم بالصلاۃ علی النبی ﷺ وبذکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ (کشف الغمہ جلد ۱ ص ۲۶۹)

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذکرِ خیر سے مزین کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔

حدیث ۱۰۴ : مَنْ قَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ رَاٰنِىْ فِىْ مَنَامِهٖ وَمَنْ رَاٰنِىْ فِىْ مَنَامِهٖ رَاٰنِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَّاٰنِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهٗ وَمَنْ شَفَعْتُ لَهٗ شَرِبَ مِنْ حَوْضِىْ وَحَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ ۔ (کشف الغمہ جلد اول ص ۲۶۹، القول البدیع ص ۴۳)

جو شخص یہ درود پاک پڑھے

اللھم صل علیٰ روح محمد فی الاروح وعلیٰ جسدہ فی الاجساد علی قبرہ فی القبور

اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کردے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ ۔

حدیث ۱۰۵ : وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول ان الله تعالیٰ جعل لامتی فی الصلاۃ علیٰ افضل الدرجات ۔

رسولِ اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر درود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۱۰۶: اقرب ما یکون احدکم منی اذا ذکرنی وصلی علی ۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱ جلد ۱)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

اللھم صل علیٰ حبیبک النبی الامی الکریم الامین وعلیٰ آله واصحابه وازواجه الطاهرات امهات المومنین وذریة اجمعین ۔

حدیث ۱۰۷: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ طُھِرَ قَلْبُہٗ مِنَ النِّفَاقِ کَمَا یُطَھَّرُ الثَّوْبُ الْمَآءُ ۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱ جلد ۲)

جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

حدیث ۱۰۸: مَنْ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الرَّحْمَۃِ وَاَلْقَی اللّٰہُ مُحَبَّتَہٗ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ نِفَاقٌ (کشف الغمہ ص ۲۷۱ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا بے شک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ السَّادَاتِ وَمَنْبَعِ الْبَرَكَاتِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

حدیث ۱۰۹: مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَا دِیْنَ لَہٗ ۔

(کشف الغمہ ص ۲۷۲ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ .

حدیث ۱۱۰: كَانَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(کشف الغمہ ص ۲۷۲ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيِّكَ الْمُجْتَبٰى اَطْيَبُ الطَّيِّبِيْنَ اَطْهَرُ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

حدیث ۱۱۱: اَلدُّعَاءُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لَا يُرَدُّ .

(بہجۃ الحافل ص ۳۱۳ جلد ۲)

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو وہ رد نہ کی جائے گی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ وَالْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ ذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَبَدًا .

باب دوم

اقوالِ مبارکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فرمان

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

۱- اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا: اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں، یہاں تک کہ فرمایا: اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے۔ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی "ہاں! یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(القول البدیع ص ۱۳۲، سعادت الدارین ص ۸۷) (معارج النبوۃ ص ۳۰۸ جلد ۱، مقاصد السالکین ص ۵۴)

۲- مسالک الحنفاء میں ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے۔ عرض کی، ہاں یا اللہ! تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب ﷺ پر درود پاک کی کثرت کر۔ (القول البدیع ص ۱۲۴، سعادۃ الدارین ص ۸۷)

۳- جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو

آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفےٰ ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی: یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا، وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ، پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسمِ اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی: آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے، فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو عرض کی: یا اللہ اس کا مہر کیا ہے، فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھ۔ عرض کی: یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کردے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوا کے ساتھ نکاح کر دیا لہٰذا حضرت حوا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۸)

افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

۴۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(القول البدیع ص ۱۲، سعادۃ الدارین ص ۸۸)

ام المومنین حبیبہ حبیب رب العلمین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کا قولِ مبارک:

۵۔مجلسوں کی زینت نبی کریم ﷺ پر درود پاک ہے لہٰذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۸)

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۶۔آپ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۸)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۷۔سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وھب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ ﷺ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔

(القول البدیع ص ۱۹۰، سعادۃ الدارین ص ۸۸)

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان

۸۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان

۹۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹۷)

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

۱۰۔فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۹)

سیّدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہید کربلا رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۱۱- امام علی مقام امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل سنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادۃ الدارین ۸۹)

سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمانِ عالی

۱۲- آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹۵)

سیّدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

۱۳- فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۱۴- فرمایا کہ اہل علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد

۱۵- فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا، یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالا تر ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہ زیادہ سرور عالم ﷺ کی تعظیم و توقیر کریں، پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکار دو عالم ﷺ کی کمال تعظیم وتوقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور ﷺ کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم وتوقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور ﷺ کا ذکرِ پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ وسلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور ﷺ پر درود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی، حالانکہ فرشتے شریعتِ مطہرہ کے پابند نہیں ہیں، تو وہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، لہٰذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق، احریٰ، اخلق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۹)

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۱۶- آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد وکثرۃ الصلوٰۃ علی النبی ﷺ یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک کو لازم کرلو۔ (فتح ربانی ص ۱۲)

حضرت عارف صاوی رضی اللہ عنہ کا فرمانِ مبارک

۱۷- فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اوراد ووظائف) میں شیطان دخل اندازی کرلیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سید دو عالم ﷺ ہیں، لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۰)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۱۸- امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا: ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم وتوقیر کے لیے اور درود پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے، اور رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ہم پر بڑے بڑے انعام

ہیں۔ رسول مکرم شفیع معظم ﷺ ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں، وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔

صل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (سعادۃ الدارین ص ۹۰)

علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۱۹- فرمایا کہ وہ کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو، اس ذاتِ والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذاتِ بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں، بس اس ذاتِ والا صفات پر درود پاک پڑھنا نور اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لیے صبح وشام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کر لے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔

(سعادۃ الدارین ص ۹۰، القول البدیع ص ۱۳۶

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۲۰- فرمایا: اے میرے عزیز تو اس ذات پر درود پاک کی کثرت کر جو سیّد السادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذاتِ والا صفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درود پاک کے بدلے زمین وآسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت وبخشش کی دعائیں شامل ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۱)

عارف باللہ سیّدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک

۲۱- فرمایا کہ ہم صبح وشام حضور کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر وثواب بتائیں اور ہم ان کو سیدِ دو عالم ﷺ کی محبت وعظمت کے اظہار کے لیے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح وشام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنا لیں تو یہ سارے علموں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور ﷺ جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں صاحب حل وعقد اور صاحب بست وکشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لہٰذا جو شخص اس آقا کی صدق ومحبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لیے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، پھر فرمایا کہ شیخ نورالدین شوفی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔

(سعادۃ الدارین ص ۹۱)

سیّدنا ابوالعباس تیجانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۲۲- فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیب محترم ﷺ پر درود پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب ومعارف کی چابی ہے، انوار واسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جو شخص اس سے الگ ہوگیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے

ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے۔ جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھنا حضور قلب کے ساتھ کیونکہ درود پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔

(سعادۃ الدارین ص ۹۳)

حضرت خواجہ عطا اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۲۳- فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے، تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجالائے اور ادھر ایک بار حبیب خدا نبی مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا، کیونکہ اے عزیز تو ان پر درود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۳)

والحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام علىٰ حبيبه سيدنا محمد وعلىٰ آله واصحابه وازواجه الطاهرات المطهرات امهات المومنين وذريته الى يوم الدين .

امام محدث علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۲۴- فرمایا کہ اس محبوب کریم اور رسول عظیم ﷺ کا سب سے اولیٰ و اعلیٰ، افضل، اکمل، اشہیٰ، ازہر، انور ذکر پاک آپ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنا ہے

(سعادۃ الدارین ۹۳)

اللهم ارزقنا هذا فى كل وقت وحين يا رب العالمين والصلوٰة

والسلام علیٰ حبیبه ورسوله ونور عرشه وزینة فرشه وقاسم رزقه وسید خلقه ومهبط وحیه وعلیٰ آله واصحابه وبارك وسلم .

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۲۵-آپ نے فرمایا "بها وجدنا ما وجدنا" ۔ (القول الجمیل عربی ص ۱۰۳)
یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں یا اخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ مبارک

۲۶-یعنی درود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں رہتی۔

سیّد المکرّم حضرت علی خواص رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی

۲۷-فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہو گی۔ (حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۴۲ جلد ۲)

پیکرِ عشق ومحبت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الفضل الربانی کا قول مبارک

۲۸-آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک الصلوٰة السلام علیك یا سیّدی یا رسول اللہ قلت حیلتی ادرکنی روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے، یہ حل مشکلات کے لیے تریاق مجرب ہے۔ (حجۃ اللہ مع العلمین ص ۴۴۲ ج ۲)

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۲۹-آپ نے تسہیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے درود پاک

افضل ہے۔ (نزہۃ الناظرین ص ۳۲)

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک

۳۰- آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربار الٰہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میر
پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے
کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوائے ایک عمل کے، وہ عمل کون سا ہے، وہ
تیرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں نہایت انکساری عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و
کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم: وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود وسلا
مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار سچا ی
ہے کہ یہ (درود وسلام والا) عمل تیرے دربار الٰہی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جا
رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ جو اس درود وسلام کے درواز
سے آئے اس کے رد ہونے کا خوف نہیں ہے۔ (اخبار الاخیار ص ۳۲۶)

فقیہ ابولیث سمرقندی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

۳۱- فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس
شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقل مند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہونا چہ جائیکہ ا
میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۶۱)

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے

۳۲- فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے
آزمائش بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد کر
والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے (ذکر خیر ص ۱۹۳)

۳۳- نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا ر
کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو در دیا

کے خادم ہیں اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔(ذکر خیر ص ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدسرہ کا ارشاد مبارک

۳۴-فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جام پلایا جائے وہ یوں درود پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وآله واصحابه وازواجه واولاده وذريته واهل بيته واصهاره وانصاره واشياعه ومحبيه وعلينا معهم اجمعين يا ارحم الراحمين(نزھۃ المجالس ص ۱۰۵ ج ۲)

سیّدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

۳۵-سوال: جنت صرف درود پاک سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟

جواب: اس لیے کہ جنت نور مصطفےٰ ﷺ سے پیدا شدہ ہے۔(الابریز ص ۵۵۴)

حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے کا ارشاد گرامی:

۳۶-آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے۔(خزینہ کرم ص ۶۹)

جیسے اسم اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، یوں ہی درود پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی پورے ہو جاتے ہیں۔تو اُن کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھر میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔(فقیر ابو سعید غفرلہ)

شیخ المشائخ سیّد محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۳۷-دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں: یا اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس ذات گرامی پر کہ جس ذاتِ والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں، یا اللہ درود بھیج

اس حبیب پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی اور بڑوں پر بھی، یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول اللہ ﷺ پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی۔

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔

حضرت علامہ فاسی صاحب مطالعہ المسرات رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۳۸- فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے، لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ زیادہ قرب کا حق دار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔ (مطالع المسرات ص ۳)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۳۹- فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں، اس سے اظہار محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہیں وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے، لہٰذا جو شخص اس کے حبیب ﷺ کو تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔ (درۃ الناصحین ص ۱۶۷)

مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی کا ارشاد گرامی

۴۰- فرمایا بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیب خدا ﷺ پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم ﷺ تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں، اسی لیے سیّدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اللہ تعالیٰ کے

دربار اس کے حبیب محمد ﷺ کا وسیلہ پیش کیا تھا۔ (تفسیر روح البیان ص ۴۹۵ ج ۳)

حضرت مولانا ملا معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۴۱- فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیج رہا ہے، لہٰذا مومنین کے لیے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۴، ج ۱)

۴۲- نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو امت کے لیے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں امت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے، لہٰذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العٰلمین جل جلالہ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۸، ج ۱)

مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

۴۳- فرمایا حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ روح انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کرلے، جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے درو دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑھیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درو دیوار چمک اٹھتے ہیں، یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ کے روحِ انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے، اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہے اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لیے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا انا اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثر ھم علی صلوٰۃ (معارج النبوۃ ص ۳۱۸، ج ۱)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہ کا قول مبارک

۴۴- فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید عالم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے اس کے لیے درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا ﷺ کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعے سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (مقاصد السالکین ص ۵۴)

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کا قول مبارک:

۴۵- فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں اور روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار رسالت میں حاضری دیتے ہیں اور روضہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضہ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکار دو عالم ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدان حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

مولای صل وسلم دائما ابدًا
علٰی حبیبك خیر الخلق کلھم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشاد گرامی ہے

۴۶- دونوں حضرات علیہم السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۳۳)

سیّدنا امام شعرانی قدس سرہ کا ارشادِ گرامی

۴۷- درود پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علماء کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علماء نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

۴۸- نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درود پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سیّد دو عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔
(افضل الصلوٰۃ ۳۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ' بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سیّد دو عالم ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ ''میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول کریم ﷺ سے پوچھ لیا کرتا ہوں'' (میزانِ کبریٰ ص ۴۲، جلد ۱)

۴۹- نیز امام شعرانی نے فرمایا: اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسول کریم شفیع الاعظم ﷺ پر درود پاک پڑھنا لہٰذا جو شخص سیّد دو عالم ﷺ کی درود پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے، تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلاواسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

۵۰- نیز فرمایا: اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت کر کیونکہ جو رسول کریم ﷺ کے خدام ہوں گے سید الکونین ﷺ کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوٰت ص ۲)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

۵۱- نیز فرمایا: اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمال صالحہ بہت ہوں لیکن سیّد دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل نہ ہو (افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

۵۲- شیخ اکبر، شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل محبت کو چاہیے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجاں فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

۵۳- ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلاتوقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت ۱۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء)

واقعات

دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک سے

قرض کی ادائیگی

(۱) کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر

ہوگئی، جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، ہوتا وہی ہے۔ اسی شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس کے قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے''۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

''اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار دینار دے۔''

فرمایا: جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ مجھے آقائے دو جہاں رحمتِ دو عالم شفیع اعظم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر اُمت کے والی ﷺ تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کی ''یا رسول اللہ! (فداک ابی وامی) میں کوئی دلیل یا علامت

چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو"۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سیّد دو عالم ﷺ تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا، جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبریا ﷺ کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا "مرحبا! برسول اللہ حقاً" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے آگئے۔ ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا "یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے" اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا "یہ تیرے کاروبار کے لیے" اور ساتھ ہی الوداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں تین ہزار دینار قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے۔ قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا؟ حالانکہ تو مفلس تھا، کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آگئے اور فرمایا "ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں،

میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا قرضہ میں ادا کرتا ہوں، جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں'' یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جل جلالہ کے لیے معاف کر دیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا ''آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے''۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا ''اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں''۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۶۳ مع تصرف)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام

دو ہزار پانچ سو درہم

(۲) ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کا عالم رویا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اپنے امتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا۔ ''تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں سو بار درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا''۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور ﷺ کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا اور دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر

کہا ''اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا، کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا ''اے بھائی! یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے'' اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرور در پیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔

(معارج النبوۃ ص ۳۲۹ جلد اول)

تکمیلِ مُراد

(۳) ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لیے درود پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درود پاک کے سنا دیئے۔

وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درود پاک پڑھتا رہا اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا ورد جاری رہتا اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی ''ارے بدبخت! کیا ہر وقت صلے علیٰ مُحَمَّد کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑ دو اور آدمی بنو، کچھ کما کر لاؤ، مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درود کا ورد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا اس کے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا، مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا وہ مردِ صالح تنگ آ کر آدھی رات کو اٹھا اور دربار الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی ''یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے''۔ دریائے رحمت جو

ش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے۔ ''اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا سارا کام بن جائے گا میں خود تمہارا مددگار ہوں''۔ اس مردِ صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا ''میں وہی ہوں جن پر تو درود پاک پڑھتا رہتا ہے''۔

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری بے قرار دور ہو گئی اور پھر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''گھبرانے کی ضرورت نہیں تم صبح وزیر اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا''۔ جب وہ مردِ درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا ''میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں'' دربان اس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیئے اور کہا ''کیا آپ وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں، چلو یہاں سے بھاگو''۔

لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا۔ اس کو رحم آ گیا اور کہا بھائی ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہو گئی تو ملاقات کر لینا''۔ جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا ''اس آدمی کو بلا لو'' جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر اعظم وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا۔

جب وہ مردِ صالح وہ روپیہ لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی اور وہ مردِ صالح بیوی کو روپے دے کر اپنے کام یعنی درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا اور وہ قرض خواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگی ''جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا''۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا ''بتاؤ! یہ

روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لئے جاؤ گے"۔ اس نے کہا" یہ بات وزیر اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے"۔

حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "جج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے"۔ جج صاحب یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گئے اور اس مردِ صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درود پاک دونوں جہانوں کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ سازد وردِ جان صلی علیٰ
حاجت دارین اوگردد روا

(وعظ بے نظیر ص:۴۵)

سبق

ان تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر امتی کو جانتے ہیں اور ان کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابر اہل سنت و جماعت کا ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ، تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ "وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وہ نور نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں امتی کی ترقی

میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟
الحاصل رسول اکرم ﷺ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اچھے برے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص ونفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی ص:۵۱۸، سورۂ بقرہ)

بلکہ سرورِ دوعالم نورِ مجسم شفیعِ اعظم ﷺ نے خود فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کردی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں، جیسے کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں''۔

اس حدیث کو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کیا ہے

(مواہب لدنیہ وشرح للزرقانی ص:۲۱۴، ص:۷)

نیز صاحبِ تفسیر ''روح المعانی'' نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ ''یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدًا'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی امت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی اُمت سے تصدیق وہ تکذیب یا ہدایت وگمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ص:۴۵، جز:۲۲)

(اور اگر اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ''الیواقیت والجواھر'' کا مطالعہ کریں)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائد اہل سنت وجماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو۔

قبولیتِ دُعا

(۴) حضرت ابو عبداللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص

فقیر حاجت مند عیال اور صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کے لیے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل وجود اور احسان سے، لہٰذا سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی۔ جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی اور وہ شاہ کونین ﷺ کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا اور آقائے دو جہاں ﷺ نے تسلی دی اور فرمایا "جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے اُمتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے"۔

یہ فرما کر رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور وہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت وشادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا اس نے الحق حضور ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ بھی محال ہے کہ حضور ﷺ مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اس کا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا "کیا آپ کو کوئی کام ہے؟"۔ اس مردِ صالح نے فرمایا "وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے"۔

اس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں، جب تخلیہ ہو گیا تو مرد

صالح نے کہا ''تجھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام فرمایا ہے'' یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا ''کون تمہارا نبی ہے؟'' فرمایا ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم '' یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا'' کیا آپ کو پتا ہے میں مجوسی ہوں اور آپ کے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر مردِ صالح نے فرمایا'' میں جانتا ہوں لیکن میں نے دربار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے'' یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا ہے''۔

پھر مجوسی نے پوچھا ''اور کیا کہا ہے؟'' اس نیک مرد نے کہا نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے''۔ اس مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی دعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ میں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا'' آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تا کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں'' اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا'' سن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے، میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ پر اور اس کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں''۔ تو چونکہ اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے

گئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا ''بیٹا! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے، لہٰذا اگر تو اسلام قبول کرلے تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ''۔

یہ سن کر بیٹے نے کہا ''ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجئے سن لیجئے **اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم**

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔ **اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم** یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا پھر اس نے مردِ صالح سے کہا ''کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی مقبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول اکرم نبی محترم ﷺ کو مجھ سے راضی کیا ہے؟'' مردِ صالح نے فرمایا ہاں ضرور بتائیں۔

اس نے کہا ''جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری، کیا دیہاتی سب کھا گئے، جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تا کہ آرام کروں۔ میرے پڑوس میں ایک سیّدزادی جو کہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں ''امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف سے اچھی جزا نہ

دے''۔

جب میں نے اس شاہ زادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہ زادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شاہ زادیاں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شاہ زادیوں نے کہا ''امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔ یہ سن کر ان شاہ زادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا ''بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے تو شاہ زادیوں نے کہا ''ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہی رہے۔ پہلے اس کے لیے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں''۔

ان شاہ زادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور ان کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں، لہٰذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا ﷺ نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے اور اب میں حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھی تھی اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں''۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۴۵)

سبق

اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ راضی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے

اور یہ کہ نبی کریم شفیع اعظم ﷺ اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ.

تنبیہ

سوال: حضور ﷺ کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور ﷺ نے اس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟

جواب: ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس مجوسی کے دل میں دیمان دیکھ لیا تھا اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے سلام بھیج دیا۔ مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ حکم شرح کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) گنہگار ٹھہرتے ہیں۔

اللھم احفظنا من تفوہ مثل ھذا القول الخبیث و وفقنا لتمسک مسلك اھل السنته والجماعة واحشرنا معھم .

درود شریف کی برکت

(۵) مستری بابا نور محمد سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا۔ کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا، میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا۔ یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک مجھے اونگھ آ گئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا اور دم کراتا پھر وہ مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درود شریف پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم، ص: ۲۵۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علٰى حبيبك المصطفٰى ونبيك المجتبٰى وعلٰى آلہٖ واصحابہٖ كلما ذكرك وذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكرك وذكره الغافلون .

والئ اُمت کی غمخواری

(۶) حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب توثیق عری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا:

شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۲۷ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے، قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا، پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور بیدار اس وقت ہوا جبکہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی، پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی:

يَا مُحَمَّدَاہ، يَا مُحَمَّدَاہ، اَنَا مُسْتَغِيْثٌ بِكَ

یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجئے۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ''ادھر آؤ!'' میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس سا ہو گیا پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے میں مارے خو
کے پکار اٹھا اور ان بزرگ نے فرمایا ''یہ تیری سواری ہے'' اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا
چھوڑ دیا اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے ''جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کر
اسے نامراد نہیں چھوڑتے'' اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ﷺ ہیں
اُمت کے والی اور اُمت کے غمخوار ہیں اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے
اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور ﷺ کے انوار چمک رہے
پھر مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور ﷺ کی دست بوسی کیوں
نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟ (نزہۃ الناظرین، ص: ۳۳)

مہمان کی خدمت

(۷) کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا، بھوک سخت لگی ہوئی
یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔ جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ رو
مقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی ''یا رسول اللہ! ا
مہمان کو کچھ کھلایئے بھوک نے نڈھال کر دیا ہے''۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نی
غالب کر دی اور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیّدنا صدیق اکبر
حضور ﷺ کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار سا
ہیں۔

مجھے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا ''اٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں''۔ میں
اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں ﷺ نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں
آدھی کھالی اور آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ المصطفیٰ ورسولہ المجتبیٰ وعلیٰ
الہ واصحابہ وسلم (سعادۃ الدارین، ص: ۱۳۴، نزہۃ الناظرین، ص: ۳۳)

یہ دو واقعات ہیں فقیر نے دونوں کو ملا کر ایک ہی بیان کر دیا ہے۔

طوفان تھم گیا

(۸) حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورِ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آ گیا اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ جو اس کی زد میں آیا شاید ہی کوئی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز والے زندگی سے نا امید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ میں زیارت جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوا اُمت کے والی فرما رہے ہیں۔ ''اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہہ دے کروہ ہزار مرتبہ درود نجاتی پڑھیں'' یہ فرمایا اور میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا ''گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں اٹھو! درود پاک پڑھو!'' ہم نے ابھی تین صد بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا اور ہم درود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو اور اس درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہو گا۔

(القول البدیع، ص:۲۱۹، نزہۃ الناظرین، ص:۳۱)

کافر مسلمان ہو گئے

(۹) ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اس نے کہا ''للہ! مجھے کچھ دیجئے تنگدست ہوں''۔

آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحۃ القلوب ملفوظات شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر قدس سرہ، ص: ۶۱)

بیمار تندرست ہو گیا

(۱۰) ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا "فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج سے آرام ہو جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔

(راحۃ القلوب ص: ۶۱)

کھجور کی گٹھلیاں

(۱۱) جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ" وہ بیٹھ گئے اور عرض کی "ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچ پاس نہیں ہے مہربانی فرمائیے"۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے۔

شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا "حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی" جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ

نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔
(راحۃ القلوب، ص:۶۱)

بے سہاروں کے سہارے

(۱۲) محمد بن فاتک نے بیان کیا ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔

ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کہ خیریت پوچھی اس آنے والے نے عرض کی "آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں"۔ شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خدا ﷺ جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اور اسے میرا سلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سو دینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آگیا تھا۔ آپ وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابوبکر اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، پہنچ کر وزیر سے فرمایا "وزیر صاحب! یہ آپ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد ہے"۔ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا "اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے ربّ کے درمیان تھا"۔ وزیر صاحب نے عرض کیا "حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لیے ہیں اور پھر سو دینار گن کر

اور حاضر کیے اور کہا یہ اس لیے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کیے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کیے، مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا "ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں ﷺ نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار"۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۳۳، رونق المجالس، ص: ۱۱)

باز اشہب

(۱۴) حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر باز اشہب (شاہی باز) آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہ آیا۔ کسی نے پوچھا "وہ کون سا باز اشہب تھا تو فرمایا" ایک دن جبکہ میں رباط (سرائے) میں تھا، نمازِ عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا زرد رنگ، بال بکھرے ہوئے، برہنہ سر، پاؤں ننگے۔ اس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی درود پاک میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اسی طرح مشغول ہو گئے۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا "تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟" اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوہ لیتے آنا۔ میں نے اس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بیچارا ابھی نیا نیا اس راہ پر چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے، وہاں ہم نے کھانا کھایا نعت خوانی ہوتی رہی، رات کے آخری حصہ میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک میں مشغول

میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا، لیکن مجھے نیند نے دبالیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خدا ﷺ ہیں اور یہ اردگرد انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، میں آگے بڑھا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے رخِ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے کون سی غلطی ہوگئی کہ حضور توجہ نہیں فرمارہے ہیں''۔

فرمایا ''میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی (حلوہ طلب کیا) مگر تو نے اس کی پروا نہیں کی'' یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے میں نے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانہ روزگار ہے، یہ وہ ہے جس پر حبیبِ خدا ﷺ کی نظرِ عنایت ہے، میں اسے ضرور کھانا لا کر دوں گا، لیکن میں جب اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درود پاک پڑھ رہا تھا، وہ جگہ خالی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی نہ ہو، میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا تو وہی جارہا ہے، میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے، آخر میں نے آواز دی ''اے اللہ کے بندے! آمیں تجھے کھانا لا کر دوں''۔

یہ سن کر اس نے فرمایا ''ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لا کر دے مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے اسی (حیرانی) کی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۴)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشق

رسول بستا ہے۔ جنہوں نے "درود پاک" کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیب خدا کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔

رحمھم اللہ تعالیٰ ورفع درجاتھم۔

شرمن ٹینک تباہ

(۱۴) ۱۹۶۵ء کی پاک وبھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایس اے زبیری کا بیان ہے۔ مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ اخبار کوہستان ۲۵/اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اسمِ اعظم

(۱۵) انور قدوائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسران علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور اس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لئے اور کمرہ سے باہر آ گئے، درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا، حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈا پر پہنچے اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ سارا واقعہ علامہ صاحب نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا اور درود شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (خزینہ کرم ص:۶۹۱)

اُونٹ بول پڑا

(۱۶) ایک شخص دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور یہ دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی دے دی۔

نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا، اونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟"

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ھا ھا یارسول اللہ! اس میرے مالک کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کے ہاتھ کٹوانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور ﷺ نے اونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا میں آپ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۷)

اور "نزہۃ المجالس" میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسے فرمایا "اے میرے

پیارے صحابی جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۲، ۱۰۶)

یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں:

اللهم صلی وسلم علی النبی الامی الکریم وعلی آله واصحابه واولاده وازواجه الطاهرات المطهرات الطیات امهات المؤمنین الی یوم الدین

ظلم سے نجات

(۱۷) ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دو جہاں ﷺ کا روضہ مقدسہ ہے اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کیا "یا اللہ! میں اس روضہ پاک والے کو تیرے دربار الٰہی میں عرض کیا" یا اللہ! میں اس روضہ پاک والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما"۔ ہاتف غیب سے ندا آئی "میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے۔ جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا"۔ جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔

(نزہۃ المجالس ج ۲، ص ۱۰۷)

بیماری سے شفاء

(۱۸) ایک شخص کو امساک بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا "ارے بندۂ خدا! تو تریاقِ مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ لے پڑھ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ علی روح سیّدنا محمد فی الارواح وصلی وسلم علی قلب سیّدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علی جسد سیّدنا محمد فی الاجساد وصل وسلم علی قبر سیّدنا محمد فی القبور

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ (نزہۃ المجالس ۲، ۱۱۰)

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

پانی کی ٹھنڈک

(۱۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کے لیے تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مرحبا اے بھائی! میں نے رات عالم رؤیا میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے، مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں''

میں نے پوچھا ''حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟''

فرمایا ''کثرت درود پاک کی وجہ سے''۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۴)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

وزارت مل گئی

(۲۰) علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز

گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دوجہاں رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف فرما ہیں میں براہ ادب جلدی سے سواری سے اتر کر پیدل ہولیا تو حضور ﷺ نے فرمایا "اے ... اپنی جگہ واپس چلا جا"۔ آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی ... برکت درود پاک کی ہے"۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۴)

اس واقعہ میں رسول اکرم ﷺ کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ۔ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کردیا۔

کشتی نوح میں نار نمرود میں
بطن ماہی میں، یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صل علیٰ
ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آگیا

۸۱۱ ہجری کا واقعہ

(۲۱) حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہوگیا، ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دوجہاں کے سردار رفیع الشان شفیع اعظم ﷺ کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جناب الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا "آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ حرم شریف میں باب عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک!! رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ حضور ﷺ چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔

میرے آقا ﷺ باب مدرسہ منصوریہ سے گزر کر باب ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور رکن یمانی کی طرف منہ کر

کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔
جب حضور ﷺ تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا۔ "وعلیك السلام یا شعبان!" یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔
میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا "یا سیّدی! یا رسول اللہ! صلی اللہ علیك وعلیٰ الك واصحابك"۔ پھر حضور ﷺ باب صفا سے اوپر چڑھ گئے۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدرین ص: ۱۴۰)

تیز خوشبو پھیل گئی

(۲۲) شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بروعی تشریف لائے اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابو علی خراز بھی موجود تھے میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا "آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دم کریں"۔
انہوں نے جب میرے والد ماجد کی ہتھیلی میں پھونک لگائی تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو نے میرے والد ماجد کے نتھنے پھاڑ دیے اور خون رسنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی بلکہ ہمارے ہمسائیوں کے گھروں تک پہنچ گئی۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۴۲)

اللھم صلی علی سیّدنا و مولانا محمد رحمة للعالمین شفیع المذنبین وعلی اله واصحابه وذریته وازواجه الطاهرات امهات المومنین بعددر مل الصحاری والقفار بعدد اوارق

النباتات والاشجار وبعدد قطر الامطار وبعدد كل ذرة وورقة وقطرة مائة الف الف مرة والحمد لله رب العالمين .

ایمان افروز واقعہ

(۲۳) بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار صاحب ثروت تھا اس کارو بار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آ گئے۔ کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحبِ دین آیا اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحبِ دین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تم میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا، ”خدا کے لیے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے، حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے“۔ صاحبِ دین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا ”ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ!“ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحبِ دین نے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بے شک جیل بھیج دینا، پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحبِ دین نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ﷺ ہیں۔ صاحب دین نے منظور کر لیا

اور وہ مقروض گھر آ گیا، لیکن غمزدہ حد درجے کا پریشان۔ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دوجہاں ﷺ کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت بیدار بخت عورت تھی اس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا، فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول ﷺ ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کافور ہوئے ڈھارس بندھ گئی، رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ جب سویا تو اُمت کے والی ﷺ تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے اُمتی کیوں پریشان ہے، فکر مت کر) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا تمھیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کر دو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا ﷺ پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑھ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔

یہ فرما کر امت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی، پہنچ کر فرمایا ''السلام علیکم!'' وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا ''کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟'' فرمایا ''آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں'' وزیر نے استفسار کیا ''کس نے بھیجا ہے؟'' فرمایا ''مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے'' پوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لیے بھیجا ہے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ وزیر نے نشانی طلب کی تو سیّد

العالمین ﷺ کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض
ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آ
والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم، امت کے والی
کی زیارت کر کے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا "مرحبا برسول اللہ ﷺ"

پھر وزیر صاحب نے اسے پانچ صد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں
لیے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کیلیے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اس لیے کہ آ
خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانچ سو دینار پیش کئے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے
مقروض یہ رقم لیکر خوشی خوشی گھر آیا اور ان میں سے پانچ صد دینار گن کر لے لے
صاحبِ دین کے گھر آیا اور اسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور
قرض وصول کر لو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قا
صاحب نے اس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار
مختار ﷺ عالم رؤیا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا
دے اور اتنا اپنے پاس سے دیدے۔ یہ سن کر صاحب دین نے کہا میں نے قرضہ معاف
کیا اور پانچ سو اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیب
مکرم ﷺ نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اس کے پاس چا
ہزار دینار تھے۔ برکت درود پاک کی۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۴۷)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام
دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ﷺ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

عید کی خوشیاں

(۲۴) حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے، فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے، فقر وفاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گزر گیا، یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کراسکوں نہ کوئی کپڑا، نہ کوئی چیز کھانے کو۔

جب عید کی رات آئی، وہ رات میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں۔ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں ہم کیوں آئے ہیں؟ آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین امت کے والی ﷺ تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر وفاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔

تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر ان کی خدمت کر اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں، لہٰذا یہ کچھ سامانِ عید قبول کیجئے! اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ ان کے لباس کی پیمائش کر لیں ان کے کپڑے سل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے لہٰذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں۔

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ٥

اللہ تعالیٰ کے حبیب کو اپنی امت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔

سارے گھر میں خوشبو

(۲۵) ایک نیک صلاح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درود پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، اتفاق سے میری بیوی اسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذات گرامی جس پر میں درود پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دو جہاں رسولِ مکرم شفیع معظم ﷺ بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور ﷺ کے نور سے بالا خانہ جگمگا اٹھا، نور ہی نور ہو گیا، پھر سرکار محبوب کبریا صاحب لولاک ﷺ میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے لا! میں اس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ کستوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے، بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔

(القول البدیع ص: ۱۳۵، سعادۃ الدارین ص: ۱۲۳، جذب القلوب ص: ۲۲۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علی حبیبك اطیب الطیبین اطهر الطاهرین اکرم الاولین والاخرین وعلی اله واصحابه وذریاته وازواجه

الطاهرات الطيبات امهات المومنين الى يوم الدين كل يوم مائة الف مرة .

۸۰ سال کے گناہوں کی بخشش

(۲۶) ایک شخص خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے۔

صلى الله تعالىٰ على حبيب سيّدنا محمد واله وسلم .

(نزہۃ المجالس: ج ۲، ص ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم

(۲۷) ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا، قدم اٹھاتا تو درود پاک، قدم رکھتا تو درود پاک۔

آ کر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے، دعا کی جگہ بھی درود پاک نوافل کی جگہ بھی درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز وتکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانوؤں میں ڈال کر بیٹھ گیا۔ اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا اور پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کی میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے اور کپڑا اٹھا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعث برکت و رحمت ہوا آپ نے میری بے کسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا میں ہی شفیع مجرماں ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں میرا نام محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہے۔ یہ سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خدا کے لیے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض کتابوں میں ہے کہ وہ کثرت سے) مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی۔

و انا غیاث لمن یکثر الصلوٰة علی۔

"یعنی میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے"۔

(سعادۃ الدارین ص: ۱۲۵، نزہۃ الناظرین ص: ۳۲، رونق المجالس ص: ۱۰، تنبیہ الغافلین ص: ۲۶۱)

وعظ بے نظیر میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے میں نے ان آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندا سنی ہے کہ جو چاہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے، پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔

چہرہ چمک اُٹھا

(۲۸) حضرت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں حج کیلئے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا، میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درود پاک بیٹھا ہو تو درود پاک جائے تو درود پاک آئے تو درود پاک پڑھتا ہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا، میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آ کر کہا اے اللہ کے بندے! اُٹھ! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ۔ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے، میں گھبرا کر اٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں ان کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیراہن زیب تن ہے، تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا ''پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے

''میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوں۔ میں اٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا، پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۶)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام
بر محمد مے سانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

عجیب وغریب واقعہ

(۲۹) زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے حضور ﷺ نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، مجھے وہاں آہ اور فغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں، جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اس وقت بڑے اعزاز واکرام سے رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا، لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ وزاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا؟

اس نے بتایا ''معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا، میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم ﷺ گزرے تو میں نے حضور ﷺ کی تعظیم

دھتکریم کی پروانہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا، پھر اس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے"۔

یارسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اس فرشتہ کو بتا دو اگر یہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھے"۔

یارسول اللہ ﷺ جب میں نے اس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں میں جا پہنچا اور اپنی مسند پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوۃ ص: ۳۱۷ جلد اول)

توبہ قبول ہوگئی

(۳۰) شب معراج سرورِ دو عالم ﷺ نے جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر فرمایا کہ اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اس فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم آ گیا یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآن پاک میں موجود ہے۔

وانی لغفار لمن تاب   یعنی جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سن کر سیّد دو عالم ﷺ نے دربارِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے آپ ﷺ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس

کو پر اور بال عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے "کروبیئن" پر رحم فرمایا ہے۔ (رونق المجالس ص:۱۱)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دائماً ابداً
علی حبیبك خیر الخلق کلھم

فرشتوں نے نعت پڑھی

(۳۱) ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا ہمارا ہمیشہ معمول تھا کہ عشاء کے وقت درود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے ذکر کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم ﷺ کی نعت پڑھ رہے ہیں تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے ذکر کرنے والو! دو تسبیح درود پاک کی پڑھ لیا کرو، ناغہ نہ کیا کرو۔ (ذکر خیر ص:۱۹۶)

ہزار بار درود پاک

(۳۲) حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابن حامد رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد عالم رویا میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا، پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا مجھے ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں۔

ابن حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار قل ھو اللہ احد پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں ابن حامد نے فرمایا کہ اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسول اکرم ﷺ پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر۔ (القول البدیع ص:۱۱۷)

تو صدیقوں سے

(۳۳) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اسے خواب

میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت واکرام عطا کیا ہے، پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۱۳)

خیر کثیر

(۳۴) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا ہوں وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں، پھر میں نے پوچھا خدا کے لیے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انہوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں۔

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اور رسول اکرم ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے اس وجہ سے یہ اجر ہے، پھر میں نے ایک دوست کے متعلق سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور

رسول اکرم شفیع معظم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۱۳)

جنوں میں جان پہچان

(۳۵) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا جو میں نے درود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا مجھے نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان نو عمر کے پاس پہنچ گیا، چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا۔ اس لیے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے اس کی طرف گیا تا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اس کے قریب جا کر سوال کیا۔ اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟

اس نے کہا ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں سے ایک بزرگ (عابد) جن کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں، مگر یہ اس نے پست آواز سے کہا، پھر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اس کی اس بات کو سب نے سن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر میں داخل ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تا کہ والدہ آپ کی زیارت کرے، میں اس کے ساتھ اس کے گھر چلا تو اس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سن کر اس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اس کو سلام کیا اور پھر پوچھا آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اس ساتھی کی والدہ نے کہا ہم اس وقت سے آپ کو جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے

متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی، پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا مقابلہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو، تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم صرف سیّد محمد سعدی کو جانتے ہیں جو کہ علاقہ عروی کے باشندے ہیں۔
میں نے کہا ''سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سیّد محمد سعدی ہی ہے تو اس نے کہا ہم صرف ان کو جانتے ہیں اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ، وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اس کی ولایت ظاہر ہے''۔
پھر میرے اس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے تو میں نے انہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت ان کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیب خدا ﷺ پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار باریوں عرض کرتے ہیں۔

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَاقَمَرُ اَضْوءُ مِنْ وَجْهِكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

''یعنی اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج نہ چاند جو آپ کے چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو''۔

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھا لیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔
یہ سن کر ان کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے پھر میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا، ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔
پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔

آپ کے لیے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے
آپ ڈریں نہیں پھر میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے
بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن محمد ہے اور میں شہر واق واق کا رہنے والا ہوں
یہاں جنوں کی ملاقات کے لیے آیا ہوں اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت
فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا کہ اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں
گے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۱۶)

درود پاک کی قبولیت

(۳۶) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے
متعلق کتاب لکھنا شروع کی، میں غار ملح میں (جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے
قریب ہے) تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی
حضرت احمد ابراہیم حیدری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ
اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے
بستروں پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔
جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔

انہوں نے تازہ وضو کیا نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام
میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لیے دعا کرو اللہ
تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے، میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا
ہے کہ میں آپ کے لیے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول
اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم

دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اپنا چہرۂ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا بلکہ چہرۂ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا: اے فلاں! پیچھے ہٹ جا اور نبی کریم ﷺ نے آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ ''یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت کرا''۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا۔ جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا ﷺ جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا ''اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا اور جب آپ حاضر ہوئے حضور ﷺ نے آپ پر شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے مردود نہیں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا۔ بحرمت اس ذات والا صفات

کے جس پر وہ خود اور س کے جن وانس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۳)

شیخ احمد اور نبی معظم ﷺ کی گفتگو

(۳۷) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ کرالیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہولیا دیکھا تو سیّد دو عالم ﷺ ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کونین ﷺ نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کرسکا، پھر میں نے دربار الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت حبیب ﷺ سے مشرف فرما۔ دعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لیے اور رسول اکرم ﷺ کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور ﷺ کہاں تشریف فرما ہیں؟

اس نے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک ﷺ تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کرسکوں اور اپنی مراد حاصل کرسکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور ﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا۔ جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور ﷺ کے چہرۂ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی:

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

یہ سن کر حضور ﷺ نے مرحبا فرمایا! تو میں اپنے چہرے کے ساتھ آپ ﷺ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو، پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔ تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے ،لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ مجھے منظور ہے، پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑ و اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور ﷺ کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحرِ ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آرہے تھے۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں، لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور ﷺ نے دھتکار دیا اور فرمایا: اے مردود! اے آگ کے چہرے والے، تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سیّد دو عالم نورِ مجسم ﷺ ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔

تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سیّد ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سیّد ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور کی اولادِ پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں تو میری نسل پاک سے ہے، تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کون سا کھیل تماشا ہے کہ میں اسے ترک کر دوں، میں نے بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے۔ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو لا حول و لا قوۃ الا باللہ فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۰۵)

حضور ﷺ نے سلام بھیجا

(۳۸) ابو الفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا "مجھے خواب میں رسول اکرم ﷺ کا دیدار ہوا ہے میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ مسجد نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا تو میں نے عرض کیا حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ درود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا

میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درود پاک پڑھتا ہوں۔

اللهم صل على محمد النبى الامى وعلى آل محمد جزى الله محمد اصلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنا ما هو اهله

اس نے مجھ سے یہ درود پاک یاد کرلیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم ﷺ نے بتایا ہے، پھر میں نے اس آنے والے کو ہدیہ دینا چاہا مگر اس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سیّد دو عالم ﷺ کے پیغام مبارک کو حُطام دنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا اور وہ چلا گیا۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۴۳)

خواجہ شبلی کے ساتھ حسنِ سلوک

(۳۹) ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابوبکر مجاہد اٹھ کر کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں حالانکہ اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے اور وہ یوں کہ میں عالم رویا میں حضور ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں اور میں نے دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہوئے تو سیّد دو عالم ﷺ نے قیام فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شبلی پر اتنی عنایت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ز صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۝

اور اس کے بعد تین بار درود پاک **صلى الله عليك يا سيّدنا يا محمد** پڑھتا

ہے اور پھر خواجہ شیخ شبلی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے ای
ہی ذکر کیا۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۲۴)

تنبیہ

بعض محققین نے فرمایا ہے کہ جہاں سرکارِ دو جہاں ﷺ کے ذاتی نام نامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے، لہٰذا اگر بصیغہ ندا درود پاک پڑھنا ہو تو یوں "صلی اللہ علیک یا سیدنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا سیدنا یا حبیب اللہ" پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر ط

ابن بشکوال نے اس واقعہ کو ابو القاسم خفاف سے نقل کیا ہے اس میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر بن مجاہد شیخ شبلی کے لیے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت ابو بکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لیے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا ہو۔ میں نے خواب میں شفیع معظم ﷺ کی زیارت کی تو مجھے فرمایا: اے ابن مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لیے میں نے شیخ شبلی کی تعظیم کی ہے، پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمان اے ابو بکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطاء فرمائے جیسے تو نے ایک جنتی کی عزت کی۔ یا رسول اللہ! یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ تو فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے اور اسی (۸۰) سال گزرے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۲۴)

عظیم عمل

(۴۰) حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دن میں ابو علی بن شاذان کے پاس تھا

کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابوعلی بن شاذان کون ہے ہم نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سیّد دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ ابوعلی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب ان سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابوعلی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس کرم وعنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیث مصطفےٰ ﷺ پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام یا ذکر پاک آتا ہے تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابوعلی دو یا تین ماہ زندہ رہے پھر وصال فرما گئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۲۷)

منہ کو بوسہ

(۴۱) حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفےٰ ﷺ سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا انا اعطینك الکوثر کتنا اچھا درود ہے اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دعا ہونے چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عُسُرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا۔

اور درود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے۔

وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(سعادۃ الدارین ص: ۱۳۲)

ایک لاکھ کی شفاعت

(۴۲) نیز حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت

نصیب ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ آ فرمایا تو میرے دربار میں درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۲)

آہستگی اور ترتیب کی تلقین

(۴۳) نیز ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے ہزار بار درود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر فرمایا "آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو۔

اللھم صلی عَلٰی سَیِّدَنا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ.

ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے، پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول آخر درود تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درود تامہ یہ ہے:

اللھم صلِّ علٰی سیّدنا محمد وعلٰی آل سیّدنا محمد کَمَا صَلَّیْتَ علٰی سیّدنا ابراھیم وعلٰی آل سیّد نا ابراھیم وَبَارِكْ علٰی سیّدنا محمد وعلٰی آل سیّدنا محمد کَمَا بَارَکْتَ علٰی سیّدنا ابراھیم وعلٰی آل سیّدنا ابراھیم فی العالمین اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۲)

تنبیہ: اس واقعہ سے اور اس کے ماقبل ومابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ سیّدنا کہنا محبوب ومرغوب ہے۔

پگڑی کا شملہ

(۴۴) حضرت شریف نعمانی جو کہ حضرت شیخ محمد کے متوسلین میں سے تھے۔ فرمایا میں نے خواب میں سیّد دو عالم ﷺ کو دیکھا ایک بڑے خیمہ میں جلوہ گر ہیں اور اُمت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جم غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آ رہے ہیں جب وہ سیّد العالمین اکرام الاولین والاخرین کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں ﷺ نے انہیں پاس بٹھالیا، پھر سیّد دو عالم ﷺ، سیّدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی بغیر شملہ کے ہے اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں؟ فرمایا "ہاں"۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی نے یہ خواب حضرت محمد حنفی کو سنایا تو وہ اور اس کے ہم نشین آبدیدہ ہو گئے، پھر حضرت محمد حنفی نے شیخ شریف نعمانی سے فرمایا آئندہ جب آپ کو سیّد دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے۔

پھر کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَسَلِّمْ

عدد ما علمت وزنة ما علمت وملءَ ما علمت ۔

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی اور اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۳)

کثرت درود پاک

(۴۵) مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری درود پاک بہت پڑھا کرتے تھے، خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔ (کتاب درود شریف ص:۵۶)

بیاض پر ''صاد''

(۴۶) لکھنو میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو شروع کرنے سے پہلے اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا جب اس کا آخری وقت آیا تو آخرت کی فکر غالب ہوئی گھبرا کر کہنے لگا دیکھتے ہیں وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آ پہنچے اور فرمانے لگے ''بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض (کاپی) سرکار کے دربار میں پیش ہے اور اس پر ''صاد'' بن رہے ہیں''۔ (زادالسعید ص:۱۳)

شہد کی مٹھاس

(۴۷) ایک دن آقائے دو جہاں ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جارہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو۔

جب کھانا کھانے لگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ! روٹی کے ساتھ

(نان خورش) سالن نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا ''یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں حالانکہ یہاں قریہ ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیونکہ یہ تو اسے لا نہیں سکتیں''۔

پھر فرمایا ''پیارے علی! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ!'' چنانچہ حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے سرکار دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے''۔ تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں۔

میں نے پوچھا ''پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے۔ تو مکھی نے جواب دیا ''یارسول اللہ ﷺ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
میشود شیریں وتلخی رار بود

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی، شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین ص:۵۳)

یوں ہی درود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور نا تمام سجدے ودیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔

آپ کا نام نامی اے صل علیٰ!
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

بخشش ہوگئی

(۴۸) ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سیّد دو عالم، شفیع معظم ﷺ پر درود پاک لکھا ہے، لہٰذا درود پاک کی برکت سے بخشش ہوگئی۔
(سعادۃ الدارین ص:۱۲۹)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بروئے حرام

درود پاک کا نور

(۴۹) عبد اللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو کہ آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ حدیث پاک کی تکرار کرتے وقت جو درود پاک کی کثرت ہوتی ہی یہ اس درود پاک کا نور ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۲۹)

ابنِ رشیق کی مجلس

(۵۰) حضرت ابوالعباس خیاط رحمۃ اللہ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے مجلسوں میں نہیں آتے تھے ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم پڑھو، اپنا کام کرو، میں تو اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دو جہاں سیّد انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو کہ وہ مجھ پر درود پاک بہت پڑھتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلِّمْ ۔(سعادۃ الدارین ص:۱۳۰)

دربارِ الٰہی میں شفاعت

(۵۱) حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا اور فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دست مبارک میں کیسے رکھ دیا، تو میرے آقا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لیے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا ''یارسول اللہ! کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا ہے اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟ فرمایا اس کے درود پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے، کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور والرحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا، پھر میں بیدار ہوا اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رو رہا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیوں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے بھیجا ہے کہ عبد الواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے، پھر میں نے اس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لیے اپنے رب کریم کے دربار میں شفاعت کرتا ہوں اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے ہیں اور آئندہ کے لیے صبح جا کر شیخ عبد الوحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اس توبہ پر قائم رہ۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۵)

بر محمد مے رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

رضا کی بشارت

(۵۲) حضرت محمد کردی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''باقیات صالحات'' میں لکھا کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سیّد الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا ﷺ نے گود میں اٹھا لیا یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہ انور اور میرا منہ حضور ﷺ کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے برابر تھی، اور فرمایا ''مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو'' اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے، تو میں آبدیدہ ہو گیا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا مجھ پر اتنا کرم عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی ﷺ کی چشمان مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشک بار تھیں میں اٹھا اور مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضہ مقدسہ کے اندر سے سنا کہ حبیبِ خدا شاہ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں۔

کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے سنا، حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۵)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

مولا علی کی مشکل کشائی

(۵۳) سیّدی عبدالجلیل مغربی نے ''تنبیہ الانام'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں، میرا خچر پیچھے رہ گیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اس کی اس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو کہ نہایت پاکیزہ صورت پاکیزہ سیرت تھے۔

انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کو اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیّدی مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سیّد الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۶)

آسمانوں میں ذکر

(۵۴) صاحب تنبیہ الانام قدس سرہٗ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا، یوں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر

تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا: الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دو عالم شفیع اعظم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا ای واللہ ای واللہ نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور ﷺ کے خدام سے ہے جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اور حضور ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۶)

ملاء الاعلیٰ میں چرچا

(۵۵) نیز صاحب تنبیہ الانام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش تھے۔ تو میں نے عرض کیا "ابا جی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟" فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچا تو ملاء الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۶)

آگ سے برات نامہ

(۵۶) سید محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے باقیات صالحات میں لکھا ہے۔ میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے نانا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے، تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا۔ اس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کے لیے برات نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گر اس پر لکھا ہوا تھا۔

هذه براة محمد العامل بعلمه من النار

اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا، پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۳۷)

صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.

بیداری میں دیدار مصطفےٰ ﷺ

(۵۷) شیخ مسعود رازی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ ان کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ ان کا شغل یہ تھا کہ وہ وقوف میں جہاں مزدور لوگ آ کر بیٹھتے ہیں تا کہ ضرورت مند لوگ ان کو مزدوری کے لیے لے جائیں، جاتے اور جتنے مزدور مل جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے اور ان مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کے لیے ہم بلائے گئے ہیں، مگر حضرت موصوف ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب بوقت عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں "تھوڑا سا کام اور کر لو" ایسے ہی حضرت موصوف ان سے فرماتے:

زِيْدُوْا مَا تَيَسَّرَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ

پھر ان کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشق و محبت کی بناء پر بیداری میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔

(سعادۃ الدارین ص: ۱۳۷)

درود پاک لکھا جا رہا ہے

(۵۸) ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں شفیع اعظم رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا

کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں، تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تا کہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۸)

صحیفوں میں لکھائی

(۵۹) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انہوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۸)

سلام کا جواب

(۶۰) سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سیّد دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت ﷺ میں عرض کی: یارسول اللہ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں، فرمایا ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۴۱)

روضۂ انور سے آواز

(۶۱) ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضۂ انور کے اندر سے آواز سنی: وعليك السلام يا ولدي (سعادۃ الدارین ص:۱۴۱)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ!
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

سرورِ عالم ﷺ کے پیچھے نماز

(۶۲) عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شفیع

معظم نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور ﷺ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم ﷺ جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تو سن لیتے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَيْخ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور کبھی کبھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کو بار بار پڑھتے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں جب تک آقائے دوجہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرت ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دوعالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیّدی علی الخواص نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سیّد الوجود رحمت دوعالم ﷺ اور خضر والیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو، پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابوالعباس مری قدس سرہٗ نے فرمایا: رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے آپ کو فقراء سے شمار نہ کروں۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۴۲)

آبِ دہن کی برکت

(۶۳) حضرت سیّد محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات رضی اللہ عنہ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا: میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟ فرمایا بیٹی مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا ''مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں'' سن کر اس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح وثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں، مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے۔

یہ سن کر بچی نے کنویں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا تو آناً فاناً پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا؟ بچی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟

بچی نے کہا ''یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اس ذاتِ گرامی ﷺ پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ ﷺ کے دامن میں پناہ لے لیں تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہٗ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام دلائل الخیرات ہے۔

(سعادۃ الدارین ص: ۱۳۲)

کستوری کی خوشبو

(۶۴) یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں جن کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص: ۴)

درود پاک کی بہاریں

(۶۵) نیز حضرت شیخ جزولی صاحب ''دلائل الخیرات'' قدس سرہٗ کے وصال کے ستتر (۷۷) سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ

بالکل صحیح وسالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں۔
نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر (۷۷) سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے، بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اسی جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص:۴)

ابو علی قطان کا بیان

(۶۶) موصوف ان لوگوں میں سے تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سب وشتم کرتے ہیں (معاذ اللہ) فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا نیز دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ دو آدمی اور ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے دربار رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں تو حضور کی ذات گرامی پر دن رات اتنا اتنا درود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے"، میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا! میں حضور کے دست مبارک پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اس عرض کرنے یعنی توبہ کر لینے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا وعلیك السلام ورحمة الله وبركاته ۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۴۹)

تنبیہ: اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص نبی اکرم شفیع

معظم نورِ مجسم ﷺ کے صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی گستاخی کرے اس سے حبیب خدا ﷺ کبھی راضی نہ ہوں گے خواہ وہ کیسے ہی عمل کرے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درود پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ درود پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرما دیتے ہیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

جنت کا دروازہ

(٦٧) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کے سامنے عظمت و محبت مصطفےٰ ﷺ اور فضائل درود پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے ان کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔ حشر کا دن ہے۔ سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد گزرے اور اس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دو عالم ﷺ جلوہ افروز تھے۔ میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہو لئے جب استاد صاحب حبیب خدا ﷺ کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو۔

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا، جب استاد صاحب حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو سیّد دو عالم ﷺ نے اپنی ردا (چادر) مبارکہ اٹھائی اور اس میں استاد صاحب کو چھپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں استاد صاحب غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسول اکرم ﷺ نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے، یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیئے۔ ہم آگے

گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا تھا۔ دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے جب ہم پل سے گزرنے لگے تو ایک پہریدار نے پکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟

لیکن ہمارے استاد صاحب نے اس کے پکارنے کی کوئی پروانہ کی اور چلتے رہے۔ پہریدار نے دو تین دفعہ آوازیں دیں اور پھر خاموش ہو گیا اور ہم چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمت دو عالم نور مجسم ﷺ وہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں، پھر سرکار نے فرمایا یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ! اور آنکھ کھل گئی۔

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَطْيَبُ الطَّيِّبِيْنَ اَطْهَرُ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

عطائے حبیبِ خدا ﷺ

(۶۸) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کا شاگرد حج کرنے گیا۔ جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضۂ انور کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا اسی حالت میں نیند آ گئی۔

دیکھا کہ سیّد دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور میں اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت پاک ختم ہوئی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کا حج کرنے آیا ہوں اور انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں عرض کی حضور! کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔ والحمد للہ رب العالمین

بال مبارک عطا ہوئے

(۶۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم نے فرمایا ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی، حتیٰ کہ زندگی سے امیدی ہو گئی اس دوران مجھے غنودگی ہوئی، تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم ﷺ تیری عیادت کے لیے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لوتا کہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو۔ انہوں نے میری چارپائی پھیری ہی تھی کہ شاہِ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا کیف حالك یا بنیّ "اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟"

اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی، پھر مجھے میرے آقا مت کے والی ﷺ نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ حضور ﷺ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور ﷺ کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا، پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دو عالم ﷺ کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور ﷺ میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور

شاہِ کونین ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عنایت فرمائے۔

پھر مجھے یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ ازاں بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے صحت کلی اور درازیٔ عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہوگیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہو کر پھر دربارِ رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیہ کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لئے اور پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے، ازاں بعد چونکہ بخار یک دم اتر گیا تو کمزوری غالب آ گئی، حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا ہے اور وہ رونے لگے چونکہ مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی اس لیے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہوگئی اور میں بالکل تندرست ہوگیا۔ نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی، میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔

دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر دھوپ میں لے گئے تو پھر فوراً بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لیے آئے تو میں موئے مبارک والے صندوق کو باہر لایا۔ لوگ کافی جمع تھے میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا، پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا، میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ۔ جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ (انفاس العارفین ص:۳۹)

شعلہ زن آگ میں قیام

(۷۰) حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جارہے تھے۔ راستہ میں ایک آوہ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے، انہوں نے کہا: ہاں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزداوے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ صاحب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے۔ خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے، جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازہ آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی پزادہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے، بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا، بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا ''کیا حال ہے؟'' ۔عرض کیا جب اس پزادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے۔

یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکر خیر: ص:۱۴۹)

آتشِ دنیا سے نجات

(۷۱) ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درود پاک سن رہی ہے۔ ازاں بعد وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لیے لے گیا۔ وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے خرید لی کہ سرکار دو عالم ﷺ کی دعوت کروں گا۔

وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ، اس نے مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولھے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی مچھلی کو پکنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی، جب آگ جلاتے بجھ جاتی، تھک ہار کر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا گیا۔

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ''دنیا کی آگ کیا، اسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی، کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا یہ سنتی رہی ہے۔

(منقول از ''وعظ بے نظیر'' ص:۲۲)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام

گناہ معاف ہو گئے

(۷۲) بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مر گیا' تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی، اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ السلام وہاں پہنچے تو اس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل حکم کے بعد عرض کی ''یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟'' فرمان آیا کہ بے شک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توریت مبارکہ کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اسے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا، تو اس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

(مقاصد السالکین ص:۵۰)(القول البدیع ص:۱۱۸)

موت کی تلخی سے امن

(۷۳) ایک مریض نزع کی حالت تھا اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیب خدا محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرے اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

(نزہۃ المجالس:۲،۱۰۹)

آتشِ دوزخ سے نجات

(۷۴) خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو ان کے سر کے

نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا:

هذا براة من النار خلاد بن كثير

اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص:۱۹۷)

اللهم صلى على النبى الامى وآله وسلم

ابوجہل ملعون کا حال

(۷۵) جب احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لیے اٹھا تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا، گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک پہنچا ہوا تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے ان گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اللہ ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ، یہ کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا یہ ابوجہل ملعون ہے۔ تو میں نے اس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے ساتھ کفر کرے پھر میں نے دعا کی یا اللہ! یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن۔ یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر، تو ارحم الراحمین ہے، پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان پہچان والا دوست ملا جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا میں نے اسے سلام کہا اس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ ہو

لیا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجدِ نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا ﷺ کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور ﷺ کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں تو شاہِ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرۂ انور میں نور تھا، میں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو، پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی، پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا میں تیرے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے یہ سن کر فرمایا ''زد فی الصلوۃ علی ''یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں پھر میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں۔ فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکوکاروں سے ہے، پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا۔ وہ اولیاء اللہ میں سے ہے، پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے ضامن ہو جائیں۔ جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لیے ہر وہ نعمت جو تو نے سوال کیا۔

پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۶)

قبر میں انعام

(۷۶) امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جانکنی کی حالت میں ندا دی، اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (درۃ الناصحین ص:۱۷۲)

آپ کا نام نامی اے صلی علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

روشنی اور نور

(۷۷) حضرت سیّدی المکرّم سیّد امام علی شاہ قدس سرہٗ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی تھی۔ گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۷ھ ص: ۴۸)

جنت میں داخلہ

(۷۸) شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے جڑا ہوا ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا یہی عمل کام آیا ہے۔ (القول البدیع ص: ۱۱۷)

ابو صالح کے حالات

(۷۹) شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے میں نے پوچھا اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔ تو فرمایا اگر مصطفےٰ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۴۰)

بغیر حساب کتاب جنت

(۸۰) ابو الحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب

میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا۔ کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ تو فرمایا کہ جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میرے صغیرہ، کبیرہ، غلطیاں، لغزشیں سب شمار کر کے دربارِ الٰہی میں پیش کر دیئے۔

پھر فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا، تو مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا: اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے، لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔

(القول البدیع ص:۱۱۸) (سعادۃ الدارین ص:۱۲۰)

اعمال بد سے نجات

(۸۱) ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرا عمل ہوں، پھر اس سے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنے سے تیری نجات ہو سکتی ہے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۲۰)

منکر نکیر سے خلاصی

(۸۲) حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک منظر میرے سامنے آئے، منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خوفناک اور دشوار آیا حتیٰ

کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے کہ نہیں۔ اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تجھ پر مصیبت آئی ہے پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین وجمیل تھا اور اس کے جسم پاک سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر نکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا۔ اس نے جواب دیا میں تیرا وہ درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا۔ قبر میں، حشر میں، پل صراط، میزان پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔ (القول البدیع ص:۱۲۱، سعادۃ الدارین ص:۱۲۰، جذب القلوب ص:۲۶۶)

بال مبارک کی تقسیم

(۸۳) بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دو لڑکے تھے اور خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمتِ عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سیّد دو عالم ﷺ کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم ﷺ کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا

چاہیے (ایمان والا ہی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر جانتا ہے، دنیا دار کمینہ کیا جانے)، چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لئے اور انہیں بڑے ادب واحترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارکہ کی زیارت کرتا اور درود پاک پڑھتا اور پھر اس بے نیاز جل جلالہ کی بے نیازی دیکھو کہ اس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ فقیر و کنگال ہو گیا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دنیا پچھے دین ونجایا تے دنی نہ چلی ساتھ
پیر کوہاڑا مارایا! مورکھ اپنے ہاتھ

اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا، پھر جب وہ حبیب خدا ﷺ کا جانثار یعنی بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمد مصطفےٰ ﷺ کو دیکھا اور ساتھ اسے بھی دیکھا۔

سیّد دو عالم ﷺ نے فرمایا: اے میرے امتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو، وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس کی قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے، اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس مزار کے پاس سے گزرتا تو براہ ادب سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (القول البدیع ص: ۱۲۸، سعادۃ الدارین ص: ۱۲۲)

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اس نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بدنصیب تو نے موئے مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ بال مبارک لے لئے اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہان میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے

پھر وہ بیدار ہوا تو بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

(نزہۃ المجالس ص:۱۱۱)

۷۰ ہزار مُردوں پر انعام واکرام

(۸۴) ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ، کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جا کر نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۂ الھاکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہ، کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے، ازاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہ، نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے، باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی حضرت آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!

عرض کیا حضرت میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لیے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا: اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا

تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے اور سب کو یہ انعام واکرام عطاء فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع ص:۱۳۱، نزہۃ المجالس ص:۳۲)

باآواز بلند درود پاک

(۸۵) ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا فسق وفجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا، جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے، میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ کوئی محمد مصطفےٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس ص:۲،۱۱۲)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ''المورد العذاب'' میں حدیث پاک دیکھی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔

فرشتوں کی امامت

(۸۶) علامہ ابن نعمان نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ان کے وصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۱۸)

آسمانوں میں منبر

(۸۷) منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین میں ہی منصور بن عمار ہوں، پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کی: یا اللہ یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد وثنا کی اس کے بعد تیرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۲۶)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

(۸۸) ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سیّد الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں اصحاب حدیث سے ہوں اور اہلِ سنت سے ہوں اور غریب ہوں۔

یہ سن کر آقا دو جہاں ﷺ نے تبسم فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتا۔ (سعادۃ الدّارین ص:۱۲۸)

درود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

(۸۹) سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے

حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سیّد الانبیاء والمرسلین ﷺ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب (ﷺ)! آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ سیّد دو عالم ﷺ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہہ بند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے۔ اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میری حبیب کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہوگیا، کامیاب ہوگیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! اس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں!

تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ

ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا، وہ میں نے تیرے لیے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔

صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔ (القول البدیع ص: ۱۲۳، معارج النبوۃ ص ۳۰۳ جلد ا)

(۹۰) حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے اس میں ایک منبر ہے، میں نے اس پر چڑھنا شروع کر دیا۔ جب میں کچھ درجے چڑھ گیا۔ زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اوپر جا رہا ہے اور زمین سے کافی اونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے، جاؤں گا، حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں، تب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل!

اس کے بعد میں نے ایک باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھینچا ہوا ہے، گویا وہ پل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ تو پل صراط پر پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے، اچانک میں نے ہاتف کی آواز سنی اے احمد! اگر تو پل صراط کو عبور کر گیا تو رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اس نے مجھے پل صراط کے پار اتار

کر سیّدِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر دیا۔ آقائے دو جہاں ﷺ جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیّدنا صدیقِ اکبر، بائیں جانب سیّدنا فاروقِ اعظم، پیچھے سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین، آگے سیّدنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ میرے ضامن ہو جائیں! فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا تجھ پر درود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لہو (کھیل) سے پرہیز کر، میں سیّدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جاں آپ میرے لیے دعا کریں۔

یہ سن کر سیّدنا مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تیرا دادا ہوں اور سیّدِ دو عالم ﷺ بھی تیرے جدِ مکرم (نانا جان) ہیں اور میں اس جھٹکے سے مرعوب ہو کر بیدار ہو گیا اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو ماموں کہا۔

میں نے غور کیا وہ ''لہو'' کیا ہے زاں بعد معلوم ہوا وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں میں ملوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفےٰ ﷺ سے محروم رہا۔ اس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! مجھے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرما۔

میں نے دوسری بار عالمِ رویاء میں دیکھا کہ میں دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ میں لہو ولعب اور دنیا کے جھگڑے میں ملوث کیوں ہوا اور میں عرض کیے جا رہا ہوں یا اللہ تیری رحمت! یا اللہ تیرا فضل! یا اللہ تیرا کرم! لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے، تو میں نے خیال کیا شائد میں دوزخی ہوں۔

مگر فوراً یاد آیا میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں میرے تو ضامن محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں، تو میں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! میں تیرے حبیب ﷺ پر

درود پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں! اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہوں، میں صاحبِ عنایت ہوں، میں صاحبِ وسیلہ ہوں۔

تب میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! یہ دوزخ سے امن میں ہے اور میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۹)

(۹۱) ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا، پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟ کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسند پڑھی، حضرت شیخ محدث نے سیدِ دو عالم ﷺ پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہلِ مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم کو بخش دیا ہے۔ (القول البدیع ص:۱۱۷)

(۹۲) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا، قلم میرے ہاتھ میں، تختی گود میں تھی، مجھے نیند آ گئی، میں نے عالمِ رویاء میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جب کہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں، میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا، میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین وجمیل تھا دیکھا۔ اس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بے حد متاثر

ہوا اور مجھے شوق دامن گیر ہوا کہ میں اس کا نام ونسب پوچھوں۔ میں نے اس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟

اس نے کہا آپ کو میرا نام ونسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا! میں نے کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں، اس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام ونسب کیا ہے؟ یہ سن کر کہا اے اللہ کے بندے میرا نام رومان ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں، پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اس نے تیسری بار بھی یہی بتایا۔

میں نے پوچھا آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو نظر آرہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں! اس نے کہا کیا آپ ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے، لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جن اور جنیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جنوں کے ساتھ رہوں گا تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے، تب فرشتہ نے دو جنوں کو آواز دی وہ جن اور جنیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اس نے حکم دیا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہو! تو جنوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے! ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے، یہ تو قضا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟

فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائیں، جو ہمارے آقا حبیب خدا ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی، اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں جبرائیل یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ وہ حد درجہ حسین وجمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور ان پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی، تب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا تیرے سامنے ایک بے ہودہ امر آئے گا، اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو۔

پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! یک لخت ان بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل! میں ان کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی، انہوں نے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے! فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو!

میں نے سوال کیا کہ میں سیّدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل ان کا چہرہ پرنور تھا۔ میں نے آگے جا کر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی، انہوں نے دعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں؟ یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے دھنس گئے تو میں ان سے لپٹ گیا اور

عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا ہوں...... کہ آپ اس پہلی صورت میں آجائیں! میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، تو فرمایا دنیا کو چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک بہت ہی حسین وجمیل صاحب اٹھے اور فرمایا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ عزرائیل۔ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دعائے خیر کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک التجا پیش کی کہ حضور! جان تو آپ ہی نے نکالنی ہے، لہٰذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں! فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسول اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں، اس پر میں بیدار ہو گیا اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا، اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کرے گا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۹)

(۹۳) برادرِ مکرم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔ ایک دن ایک دوسرے آدمی کی جائے اعتکاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وہ روضہ اطہر کی طرف منہ کر کے "دلائل الخیرات" کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے محو تھے کہ گویا انہوں نے سنا ہی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔ ازاں بعد جب وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا، تو میں نے ان سے پوچھا آپ کی اعتکاف کی جگہ

میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا وہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے ان صاحب کی بات سنائی۔ فرمایا وہ ہیں جن کو سید عالم ﷺ نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سندھ کے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے وہ طبیب بھی تھے انہوں نے کسی وزیر کے ایک مریض کا علاج کیا وہ تندرست ہو گیا۔ اس کے سبب پیر صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ اتنے اتنے اقامے (سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر صاحب موصوف نے اپنے ملک کے ان لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس درود پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں! انہوں نے کہا ہاں! اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔

پیر صاحب نے اس کا نام لکھ لیا، لیکن اگلے دن یہ شخص پیر صاحب کی تلاش کر رہا تھا۔ جب وہ مل گئے تو کہنے لگا پیر صاحب! میرا نام فہرست سے خارج کر دیجئے۔

پیر صاحب نے پوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے اور پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار ﷺ نے فرمایا میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا، لہٰذا پیر صاحب میرا نام فہرست سے حذف کر دیجئے۔

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وصلى الله تعالىٰ على حبيبه المصطفىٰ ورسوله المرتضىٰ
وعلىٰ آله واصحابه وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اجمعين الى يوم الدين ۔

(۹۴) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور درود پاک پڑھ رہا ہوں اور دوزخ

کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ کہنے لگی اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے، میں اس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانہ میں) داخل ہوا اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اس عوت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لیے پینے کی چیز ہے۔ (معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیونکر ملی؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا، تو اس کی بیوی نے خواب دیا اس نے مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔ اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں، (اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ بخشے) تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کی قریب پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہلِ خیر سے ہے۔

میں نیچے اتر آیا جہاں سے اوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا ہے تو اس کا خاوند نکلا، اس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شائد ہی کسی نے دیکھی ہو، اس میں ایک بالاخانہ دیکھا جو نہایت عالی شان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی، بیٹھی آٹا گوندرہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، اس کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے،

لہٰذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور یہ سن کر میں بیدار ہوگیا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

(۹۵) ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کلما ذکرہ الذاکرون وصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کلما غفل عن ذکرہ الغفلون ۔(سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

(۹۶) سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اُمِرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ۔(سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

(۹۷) عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنت یوں سجائی گئی جیسے کہ دلہن کو

سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالہ میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے:

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدِ مَا ذُكِرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدِ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ.

میں بیدار ہوا صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدرین ص ۱۱۸)

(۹۸) شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کما حقہ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وہ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔ جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اس نے دعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آ کر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔

متفرق واقعات

(۹۹) ایک بزرگ نے فرمایا میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، گونگا اور کوڑھی تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح وسلم تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آیتِ مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ پڑھی اور عَلَى النَّبِيِّ کی جگہ اس نے پڑھ دیا يُصَلُّوْنَ عَلٰى عَلِيٍّ اس دن سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۰۴ جلد ۲)

(۱۰۰) ایک اور بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفےٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک

کیوں نہیں پڑھا! عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا کہ درود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دعائیں روک دی جاتی ہیں، جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ الناصحین ص ۱۷)

اس واقعہ پر عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو حبیب خدا ﷺ کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۰۱) ایک شخص فرماتے ہیں میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے نبی ﷺ پر پھولوں کی گنتی کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے رسول ﷺ پر! سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے محبوب ﷺ پر ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹ جلد ۲)

(۱۰۲) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ فرماتے ہیں میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہوگئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جاسکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ ان کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان

طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے گا۔ اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو ان کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام وانتظام کرنا پڑا اور ان کے کھانے پینے کی ضروریات کے لیے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اسی دھن میں گزرتے گئے اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے۔ لیکن میں نے ان کی نصیحت ان سنی کر کے اپنے اس شغل کو جاری رکھا، حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن وجمال میں بے مثال ہیں، انہوں نے سبز حلے پہن رکھے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں، جب وہ میرے قریب آ گئیں تو میں نے ان میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا، وہ شریفۃ الطرفین سید زادی اور بڑی ہی نیک وپارسا خاتون تھیں۔ میں نے انہیں سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟

فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل وکرم سے نوازا ہے، عزت واکرام عطا کیا اور میں خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لا رہی ہیں۔

جب سیّدۃ النساء الجنۃ تشریف لائیں تو ایک نور کا ہالہ سا بن گیا فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ دنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے۔

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گی، تاوقتیکہ تو ہمارے

ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو! اور حضور ﷺ تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آ گیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا، وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے بھی درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدۃ النساء خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے مجھے سید کونین ﷺ کے حضور کھڑا کر دیا۔ حضور ﷺ حضراتِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دستِ مبارک میں بکری کے بازو کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ آپ ﷺ صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لیے براہ ادب میں سلام عرض کرنے سے رک گیا اور اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہو لیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درود پاک پڑھتے رہے اور ان کے ساتھ میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کرتا رہا اور انہیں ساتھیوں کے بآواز بلند درود پاک پڑھنے سے میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بار بار اپنے حبیب ﷺ کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔ والحمد للہ رب العلمین (سعادۃ الدارین ص ۱۱۰)

(۱۰۳) نیز فرمایا میں نے خواب میں سیّدی علی الحاج رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے اور میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں! فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ تب میں نے التجا کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟

فرمایا تجھے بری تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۱)

(۱۰۴) نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سنی کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے، تو میں اس کے ساتھ چل دیا، کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرور عالم ﷺ ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا کہ دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا، میں داخل ہو گیا دیکھا کہ شاہ کونین ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور ﷺ کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا، میں نے پڑھنا شروع کیا۔ **الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلیٰ آلك واصحابك واھل بیتك یا حبیب اللہ** اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکار زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا اور رحمۃ للعالمین سرکار دو عالم ﷺ مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے دربار جو آپ کی عزت و آبرو ہے اس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دعا

فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حجاب کو دور فرما دے۔

اتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سیّد دو جہاں ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بے شک تو جنتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہم تجھے دنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تو چھوڑتا نہیں اور میں بیدار ہو گیا۔

(۱۰۵) حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ علیہ الرحمہ نے فرمایا میں خواب میں سیّد دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربار رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا اکثروا من الصلوٰة علی ”مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر“۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

(سعادۃ الدارین ص: ۱۲۱)

(۱۰۶) حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا درود جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہ کونین ﷺ نے فرمایا: اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا یوں پڑھ! اللھم صل علی سیّدنا محمد وعلی آل سیّدنا محمد آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے، نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود تامہ پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۲۱)

تنبیہ: اس مبارک واقعہ سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ درود پاک میں سیّد دو عالم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ لفظ سیّدنا کا اضافہ کرنا سرکار دو عالم ﷺ کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغہ خطاب درود پاک پڑھنا جیسے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیّ ہے بلا ریب جائز ہے۔ واللہ الھادی الی ما یحب ویرضی (از مرتب و مصنف کتب ہٰذا)

(۱۰۷) حضرت شیخ شاذلی علیہ الرحمہ نے مزید فرمایا میں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا آپ کے شیخ ابو سعید صفروی مجھ پر درود تامہ بہت پڑھتے ہیں۔ آپ ان سے کہیں کہ جب درود پاک ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

(۱۰۸) نیز فرمایا یک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور ﷺ کو دیکھ کر پڑھا:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

شاہ کونین ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہاں میں اس پر راضی ہوں، فرمایا اگر تو راضی ہے تو تو مجھ پر درود تامہ کیوں نہیں پڑھتا، عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ لمبا ہے اس لیے میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ لیتا ہوں۔

فرمایا درود تامہ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اول و آخر پڑھ لیا کر، میں نے عرض کی وہ درود تامہ کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا درود تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

(سعادۃ الدارین۔ ص ۱۳۲)

(۱۰۹) ''تحفۃ الاخیار'' میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا، نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکور تعداد میں درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا، حالانکہ وہ اس سے پہلے حاجتمند اور مفلس تھا۔

پھر صاحب ''تحفۃ الاخیار'' نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ درود پاک پڑھے اور تب بھی اس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فتور ہوگا یا اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا، خواہ اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو، کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے اور یہی حیات طیبہ ہے جو کہ اللہ کے فرمان ''مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ج'' میں مذکور ہے۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۴۵)

(۱۱۰) حضرت خواجہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خوری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہوگیا تھا اور درود پاک کی برکت سے سیّد دو عالم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منور درست ہوگیا۔ تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ

کتابوں میں لکھو اور حضور ﷺ کی امت کو سناؤ، تاکہ درود پاک کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوۃ۔ص:۳۲۸ جلد ا)

(۱۱۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبد النبی کے نام سے اس لیے پکارا جاتا تھا کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور ان سے درود پاک پڑھایا کرتے تھے۔ (انفاس العارفین، ص:۳۷۶)

درود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

(۱۱۲) ابو علی عطا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے لیے ابو طاہر نے کچھ اجزا لکھے تو میں نے ان اجزا میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھا، ساتھ لکھا صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔ تو میں نے ابو طاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لیے لکھا ہے؟ تو فرمایا ابتدأ جہاں کہیں حضور ﷺ کا اسم مبارک لکھتا تو ساتھ درود پاک نہ لکھتا، ایک دن مجھے خواب میں سیّد الکونین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کیا:

سیّد دو عالم ﷺ نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا، میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دوسری طرف چہرہ انور پھیر لیا، تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اے میرے آقا! (ﷺ) آپ میری طرف سے چہرہ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ تو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ درود پاک شامل نہیں کرتا۔ شیخ ابو طاہر فرماتے ہیں اس دن سے جب بھی میں شاہ کونین ﷺ کا اسم گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں "صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔" (سعادۃ الدارین ص:۱۳۰)

(۱۱۳) ایک شخص باوجود نیک، پرہیز گار اور پابند نماز و روزہ ہونے کے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی و سستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سید دو عالم ﷺ کی زیارت با سعادت سے مشرف ہوا مگر حضور ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وہ بار بار

کوشش کرتا اور شاہ کونین ﷺ کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اس نے گھبرا کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں، عرض کی اگر نہیں تو حضور ﷺ مجھ پر نظر عنایت نہیں فرما رہے۔ فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی امت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ حضور ﷺ اپنی امت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظر عنایت اور شفقت اس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارت مصطفےٰ ﷺ سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درود پاک نہ چھوڑنا۔ (معارج النبوۃ ص: ۳۲۸ جلد: ۱)

(۱۱۴) ایک شخص جب کبھی نبی اکرم ﷺ کا ذکر پاک سنتا تو وہ درود پاک پڑھنے میں بخل کرتا تو اس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا بالآخر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا ۔

(سعادۃ الدارین ص: ۱۴۴)

(۱۱۵) ایک عالم دین نے کسی رئیس کے لیے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا، موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اس نے جہاں سیّد دو عالم ﷺ کا نام مبارک آیا وہاں سے درود پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف ''ص'' لکھ دیا۔ لکھنے کے بعد جب اس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اس نے انعام دینے سے پہلے اس کی خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام دینے کے اسے دھکے دے کر نکال دیا، پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالك (سعادۃ الدارین ص: ۱۳۱)

(۱۱۶) حضرت ابوزکریا عابدی علیہ الرحمہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ درود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لئے، اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی درد میں مرگیا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۱)

(۱۱۷) ''شفا الاسقام'' میں ہے کہ ایک کاتب تھا اور کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم** لکھا ہوتا وہاں اس کی جگہ صرف ''**صلعم**'' لکھتا، تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۱)

(۱۱۸) ایک شخص حضور انور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ''**صلعم**'' لکھتا تھا اس کی موت سے پہلے اس کی زبان کاٹ دی گئی۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۱)

(۱۱۹) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے نام پاک کے ساتھ صرف ''**صلعم**'' لکھا کرتا تھا تو اس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مرگیا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۱)

(۱۲۰) ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وہ آنکھ سے اندھا ہوگیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔ **معاذ اللہ**۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۱)

تنبیہ: مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درود پاک سے لاپروائی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شانِ رسالت ونبوت میں گستاخی کرتے ہیں ان کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں۔ زبانیں باہر نکل آتی ہیں، زبانیں کٹ جاتی ہیں، تعفن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (**العیاذ باللہ**)

ایک کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوب کبریا ﷺ کی محبت وعظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، لوگوں کو عشق مصطفےٰ ﷺ کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وہ دنیا فانی سے سفر کرتے ہیں تو عجیب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں، کہیں خوشبو مہک رہی ہے

تو کہیں نور کی بارش امڈ آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اتر آتے ہیں گویا ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہوتا ہے جو رنگا رنگ کی بہاریں دکھاتا ہے۔

چند واقعات سپرد قلم کیے جاتے ہیں

(۱) جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ مصنف ''دلائل الخیرات'' کا وصال شریف ہوا تو ان کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سیّد دو عالم ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک خوب پڑھا کرتے تھے۔ ''مطالع المسرات'' میں ہے وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَۃُ الْمِسْکِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ صَلَاتِہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''یعنی یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی وہ درود پاک کی کثرت سے آتی تھی۔''

(مطالع المسرات ص:۴)

(۲) ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خوب میں ملا، باپ نے پوچھا بیٹا کیا تو فوت نہیں ہو چکا؟ تو لڑکے نے جواب دیا نہیں! ابا جی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔

باپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا ابا جی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آیا تھا، پھر شوق آیا کہ ابا جی کو سلام کر آؤں اس لیے آیا ہوں۔ (روض الریاحین ص:۲۱۰)

(۳) جب حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ ان کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی۔ اس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لیے نکلا لوگ جنازہ مبارک اٹھائے جا رہے تھے جب اس نے دیکھا تو اس نے بآواز بلند کہا اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ

رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جناہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔

وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(روض الریاحین ص: ۲۱۱)

(۴) عاشق رسول سیّدی وسندی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ مبارکہ جب فیصل آباد اسٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جارہا تھا، کچہری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدت مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی، بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی، اور اس نور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔ اس نوری بارش کو جو کہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے جنازہ پر ہو رہی تھی، دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ہیں اور یہ کرامت اس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ہیں۔ مثلاً روزنامہ سعادت ۳ شعبان ۱۳۸۲ھ، مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء۔

رضی اللہ عنہ مولاہ الکریم

بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شان رسالت ونبوت بڑی اعلیٰ وارفع ہے، فقیر کہتا ہے کہ جو شخص حبیب خدا سیّد الانبیاء نور مجسم شفیع اعظم ﷺ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔ اس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ہی کچھ واقعات پڑھیے اور ایمان محفوظ کیجئے!

(۱) ایک دن سیّد سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا، ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہٗ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا، یہ دیکھ کر اس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ

خواجہ بایزید بسطامی لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے یہ سن کر اس بدبخت نے کہا "بایزید بسطامی ہے تو پھر کیا ہوا"۔ یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اس بے ادبی کا وبال اس پر یوں نازل ہوا کہ جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اس بدبخت کی نسل میں بھی یہ چیز آرہی ہے کہ جب اس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ **نعوذ باللہ من ذالک** (رونق المجالس ص ۱۷)

(۲) سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگانِ دین کو دیکھتا ان سے منہ پھیر لیتا اور براہِ حسد ان کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔ جب وہ مر گیا اور اس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اس کا چہرہ قبلہ رخ کیا تو فوراً ہی اس کا منہ پھر کر دوسری طرف ہو گیا اور بار بار ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔

اچانک ہاتف سے آواز آئی اے لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو، اس کو یوں ہی رہنے دو، کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے منہ پھیرے اس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے۔ **العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ** (دلیل العارفین ص ۲۳)

(۳) مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہل حدیث جو کہ مسجد تلیا نوالی امرتسر میں امام اور آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔ یہ سن کر مولانا عبدالجبار نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا

اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میری سامنے آ گئی من عادی لی ولیًّا فقد اٰذنتہ بالحرب یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

اور چونکہ امام ابوحنیفہ میری نظر میں ولی اللہ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔

(۴) سنجار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیاء کرام پر بلا وجہ طعن و تشنیع کیا کرتا تھا۔ وہ شخص جب بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اس وقت وہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔ لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے۔ آپ تشریف لا کر اس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا، اس وجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا تھا جب میں نے یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں یہ ارشاد سن کر میں مقامِ حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم سے میں نے اس شخص کی

طرف سے معافی چاہی اور انہوں نے معاف کر دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری بان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بدزبانی ہوں، پھر ایک چمکتا ہوا نور آیا اور اس نے اس کو بلا کر دفع کر دیا اور اس نور نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا مجھے اس وقت آسمان وزمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں اور پڑھ رہے ہیں سبوح قدوس ربنا ورب الملئکة والروح، پھر وہ شخص آخر دم تک کلمہ شہادت پڑتا رہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ والحمد اللہ علی ذلک ۔ (قلائد الجواہر مترجم ص ۴۵۵)

مندرجہ بالا واقعات اس لیے سپردِ قلم کیے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ باادب ہے، کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض آئمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب واحترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجئے!

(۵) ایک شخص جو کہ بدکار اور فاسق وفاجر تھا ایک دن وہ دریائے دجلہ میں ہاتھ پاؤں دھونے گیا اتفاق سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے اور وہ شخص اوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آ رہا تھا، اس کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امامِ وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اس سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق وفاجر تھا دیکھیں تو سہی اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے اس کی قبر پہ جا کر مراقبہ کیا اور اس سے پوچھا بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن

حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصہ سنا دیا۔

(ذکر خیر ص ۲۳۰، تذکرۃ اولیاء)

شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا وہ ملتان شریف میں فوت ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے پوچھا گیا کہ کس طرح بخشش ہوئی؟ اس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دستِ مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے۔ (خلاصۃ العارفین ص ۲۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے۔

بجاہ حبیبہ الکریم سیّد الاولین والاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ الطاہرات الطیبات امہات المومنین وذریتہ اجمعین۔

مناجات الحبیب من البعید ہ والقریب الشیخ

برهان الدین ابراهیم شاذلی

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

الصلوٰة وا لسلام علیك یا رسول الله
الصلوٰة والسلام علیك یا صفوة الله
الصلوٰة والسلام علیك یا حبیب الا له المعبود
الصلوٰة والسلام علیك یا من جاء بالاحکام والحدود
الصلوٰة والسلام علیك یا دالاعلی الحق المشهود
الصلوٰة والسلام علیك یا مفیض الشهود
الصلوٰة والسلام علیك یا عین الوجود
الصلوٰة والسلام علیك یا سر کل موجود
الصلوٰة والسلام علیك وعلی ضجعیك والك وجمیع صحبك ما دام التعرف وانتحال التعطیل والتوقف .

(سعادۃ الدارین ۲۶۰)

درود شریف کی عبارت کا تحقیقی جائزہ

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
شیخ الحدیث، جامعہ ہجویریہ گنج بخش، لاہور

بعض حضرات کے نزدیک درود شریف میں آلِ رسول کا ذکر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسے کسی ایک فرقہ کا نظریہ گردانتے ہیں اس ضمن میں انہوں نے دو دلیلیں دی ہیں:

۱- آج تک مفسرین وفقہا نے درود شریف میں ''آلہ'' کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی صحیح احادیث کے مجموعوں میں اس کا ذکر ہے۔

۲- نحوی قاعدہ ہے کہ ضمیر مجرور پر حروف جر کے اعادہ کے بغیر اسم ظاہر کا عطف جائز نہیں اور یہاں ''الہ'' کا عطف ''علیہ'' کی ضمیر مجرور پر اعادہ حرف جر کے بغیر ہو رہا ہے......

ان اعتراضات کا جائزہ لینے کے لیے ہمیں تین باتیں پیش نظر رکھنا ہوں گی۔

۱- کیا واقعی کسی حدیث میں درود شریف میں آل کا ذکر نہیں؟

۲- کیا غیر انبیاء کے لیے صلوٰۃ (درود) کا استعمال جائز ہے؟

۳- کیا مذکورہ بالا نحوی قاعدہ متفق علیہ ہے؟

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بنظر اختصار ایک روایت بطور دلیل پیش کی جاتی ہے ورنہ اس مفہوم کی بے شمار احادیث صفحات کتب میں مرقوم ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میری کعب بن عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے'' انہوں نے فرمایا کیوں نہیں مجھے وہ تحفہ دیجئے۔ انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ ہم آپ پر یعنی اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں کیونکہ سلام کا پڑھنا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھادیا ہے''۔ آپ نے فرمایا ''یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، آخر تک۔

(مشکوۃ شریف ص ۸۶)

حدیث مذکورہ بالا میں سائل نے کیفیت درود سے متعلق سوال کرتے ہوئے ''اہل بیت'' کا لفظ استعمال کیا اور نبی اکرم ﷺ نے جواباً یہ نہیں فرمایا کہ درود شریف میں آل کا ذکر نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ کلمات سکھائے جن میں درود و برکت کی دعا میں تبعاً آل کو بھی رکھا گیا۔

معترضین کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ سلف صالحین کے ہاں درود شریف میں آل کا ذکر نہ تھا بلکہ وہ اضافہ کو ناپسند کرتے تھے حالانکہ معروف صوفی اور جید عالم دین حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام زبان زد خواص وعام ہے:

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

یہاں درود شریف میں آل کا ذکر ہے اور اس پر آج تک کسی نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔

یہ کہنا بھی خلاف واقعہ ہے کہ آلِ رسول کا ذکر کسی خاص فرقہ کا مطلوب ومقصود ہے

کیونکہ تمام مسلمان آل رسول کی عزت وتوقیر کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں البتہ خوارج کا نقطہ نظر الگ ہے۔

جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ غیر نبی کے لیے لفظ صلوٰۃ جائز ہے یا نہیں تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا ایک لغوی معنی ہے اور ایک اصطلاحی۔ لغوی معنی یعنی طلب رحمت واستغفار ہر مسلمان کے لیے جائز ہے قرآن پاک کی سورۂ احزاب آیت ۴۳ میں ارشاد ہے "وہی ذات پاک ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب آیت کریمہ (ترجمہ) "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور بکثرت سلام بھیجا کرو" نازل ہوئی تو مہاجرین وانصار صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو خاص آپ کے لیے ہے کیا ہمارے لیے کچھ نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرما کر اس امت کو فضیلت وشرف سے نوازا۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۴ص ۱۹۸)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لیے صلوٰۃ کا ذکر ہے جس میں آل واصحاب رضی اللہ عنہم بدرجہ اولیٰ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی قوم صدقہ کا مال لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتی تو آپ فرماتے "اللھم صل علیھم" ایک مرتبہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا "اللھم صل علی آل ابی اوفی"

(تفسیر مظہری جلد ۴ص ۲۹۲)

صلوٰۃ اصطلاحی جسے درود شریف کہا جاتا ہے یہ انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے، جس طرح "عزوجل" کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہوئے بالتبع آل واصحاب اور اصحاب تقویٰ کا ذکر جائز ہے۔ تفسیر مظہری

میں ہے ''لیکن اہل شرع یعنی محدثین وفقہا کی اصطلاح میں لفظ صلوٰۃ انبیاء کرام یا ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے البتہ تبعاً دوسروں کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں غیر انبیاء کے لیے مستقل طور پر جائز نہیں البتہ تبعاً جائز ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں، مختار بات یہ ہے کہ انبیاء کرام، فرشتوں، نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ کی آل واولاد اور پرہیز گار لوگوں پر درود شریف بھیجا جائے کہ وہ اس کا شعار بن جائے۔ (تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۲۹۳)

واضح ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود بھیجتے ہوئی بالتبع آل کا ذکر بھی جائز ہے۔

تیسری بات نحوی قاعدہ سے متعلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کتب نحو میں یہ قاعدہ مذکور ہے کہ ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف اعادہ حرف جر کے ساتھ ہونا چاہیے لیکن یہ قاعدہ متفق علیہ نہیں۔ بصری نحویوں کے نزدیک ضرورت کے تحت مثلاً اشعار میں حرف جر کا اعادہ ترک بھی کیا جاتا ہے جیسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار ابھی نقل کئے گئے ان میں ''صلو علیہ وآلہ'' کے الفاظ میں آلہ کا عطف ضمیر مجرور پر بغیر اعادہ حرف جر کے ہو رہا ہے۔ کوفی نحویوں کے نزدیک مطلقاً حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں نثر ہو یا نظم اور اس کی دلیل قرأت سبعہ متواترہ کے ائمہ میں سے ایک امام حمزہ کی قرأت ہے۔ سورہ نساء کی آیت ''تسائلون بہ والارحام'' میں وہ ''الارحام'' کو مجرور یعنی میم پر زیر پڑھتے ہیں حالانکہ ''الارحام'' اسم ظاہر کا عطف ''بہ'' کی ضمیر مجرور پر ہو رہا ہے۔

''الارحام'' کے اعراب پر نحویوں کی تفصیلی بحث تفسیر قرطبی میں مذکور ہے لیکن تمام بحث کے بعد بطور فیصلہ عبدالرحیم بن عبدالکریم قشیری کا جو قول نقل کیا گیا ہے قارئین کے علمی ذوق کی تسکین کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے، وہ فرماتے ہیں:۔

''والارحام'' کے شروع میں واو (قسم کے لیے نہیں بلکہ) عطف کے لیے ہے اور ائمہ نحو کی بحث ائمہ دین کے نزدیک قابل قبول نہیں کیونکہ وہ قرائتیں جو ائمہ قرأت

سے منقول ہیں وہ نبی اکرم ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور اہل فن اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں لہٰذا جب یہ قرأت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے تو اس کو رد کرنا درحقیقت حضور علیہ السلام کی بات کو رد کرنا اور ناپسند کرنا ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کی جرات نہیں کر سکتا، لہٰذا اس ضمن میں ائمہ لغت ونحو کی تقلید نہیں کی جائے گی کیونکہ عربی زبان نبی اکرم ﷺ سے سیکھی گئی ہے اور آپ ﷺ کی فصاحت وبلاغت میں کوئی شبہ نہیں۔

(تفسیر قرطبی جلد ص۴)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سات متواتر قرأتوں میں سے ایک معروف ومتواتر قرأت میں وہی اندازہ اختیار کیا گیا جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے، احادیث میں مذکورہ درود شریف میں آل کا ذکر موجود ہے اور اسلاف کے نزدیک بالتبع درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر جائز ہے بنابریں "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے الفاظ بالکل صحیح ہیں۔

سلام نیازمندانہ

سلام آپ پر تاجدارِ دو عالم
سلام آپ پر غمگسارِ دو عالم
سلام آپ پر اے وقارِ دو عالم
سلام آپ پر اقتدارِ دو عالم
سلام آپ پر لالہ زارِ دو عالم
سلام آپ پر نوبہار دو عالم
سلام آپ پر اے سکونِ دل وجان
سلام آپ پر اے قرارِ دو عالم
سلام آپ پر اے اسیروں کے حامی
سلام آپ پر جاں نثارِ دو عالم
سلام آپ پر حاملِ کنزِ مخفی
سلام آپ پر راز دارِ دو عالم
سلام آپ پر مالکِ بزمِ امکاں
سلام آپ پر اعتبار دو عالم
سلام آپ پر شافع روزِ محشر
سلام آپ پر ہو مدارِ دو عالم
سلام آپ پر اے مظفر کے والی
سلام آپ پر ہو نثارِ دو عالم

سید مظفر حسین۔ کچھوچھہ شریف

درود و سلام

مقدس فریضہ متبرک وظیفہ

الحاج محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

درود و سلام کے متعلق اگر صرف خداوند قدوس کا ہی فرمان و اعلان پیش نظر رکھا جائے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ "میں اور میرے فرشتے اپنے محبوب پر درود و سلام بھیجتے ہیں پس اے ایمان والو! تم بھی سرورِ دو عالم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے رہو" تو مزید کسی دلیل، جواز یا ثبوت کی حاجت نہیں رہتی۔

قرآن پاک کی یہ آیت اتنی واضح اور جامع ہے کہ اس کی تفسیر میں بے شمار مفسرین نے درود و سلام کو مسلمان کے لیے لازمی فریضہ قرار دیا ہے، بلکہ یہاں تک کہ اس کے بغیر مسلمان کی نماز کی تکمیل بھی نہیں ہوتی۔ اب اندازہ کیجئے کہ ارکانِ اسلام میں نماز کی جو اہمیت ہے اور اس کے متعلق جتنے احکامات اور تاکیدیں اور متعدد بار جس طرح ارشادِ خداوندی ہوتا ہے اس سے سب مسلمان آگاہ ہیں لیکن اتنا اہم فریضہ بھی سرکار دو جہاں ﷺ پر درود و سلام بھیجے بغیر نامکمل رہتا ہے اور اس کی تکمیل بھی اسی متبرک وظیفہ کے ساتھ مشروط کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف خود اس عمل کو جاری رکھے ہوئے ہیں بلکہ ایمان والوں کو بھی تاکید فرماتا ہے کہ اس کو اپنا معمول بنالو۔ پھر یہ بھی غور کرنے والی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اتنی مرتبہ یہ عمل کر و یا اس کے لیے دن اور رات میں سے کوئی اوقات مقرر کر دیئے گئے ہوں جبکہ نماز جیسی اہم فریضہ کے لیے پانچ کی تعداد فرما دی گئی اور شبِ معراج اس امر کی گواہ ہے کہ پچاس نمازیں اور چھ ماہ کے روزے مقرر ہوئے تھے جبکہ آقائے دو

جہاں ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار مشورہ سے ان کی تعداد پانچ اور تیس تک مقرر کروائی۔ مگر درود وسلام کے بارے میں یہ کہیں بھی ذکر نہیں ملتا کہ اس کی کوئی تعداد مقرر ہے یا اس کا کوئی نظام الاوقات ہے بلکہ یہ ہمہ وقت جاری وساری ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے اس کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور مومنین بھی جہاں جہاں دنیا کے خطے پر موجود ہیں شب و روز سرورِ دو جہاں ﷺ پر درود وسلام کے نذرانے بھیجتے رہتے ہیں۔ صبح وشام ملائکہ جو روضہ اطہر اور گنبدِ خضراء کی حاضری کے لیے آسمانوں سے تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس نذرانے کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیتے ہیں۔

قرآن پاک کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ درود وسلام چونکہ اللہ تعالیٰ کا معمول ہے اس لیے یہ اس وقت سے جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات موجود ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا عرصہ تو متعین نہیں کیا جا سکتا وہ تو ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ اسی سے درود وسلام کے متبرک اور مقدس ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قرآن پاک کے اس واضح ارشاد کے بعد اگر درود وسلام کے فضائل اور اس کی برکات کی بابت ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں کچھ عرض کیا جائے تو ایک مکمل کتاب مرتب کی جا سکتی ہے۔ سر دست صرف چند ایک احادیث اس کے متعلق درج کی جا رہی ہیں۔ حضرت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک حاضری کے دوران حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کی طرف دیکھا تو مجھے ایک عجیب چمک دکھائی دی جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی، میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ابھی ابھی جبرائیل امین میرے پاس سے ہو کر گئے ہیں اور مجھے میرے رب کی طرف سے یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ آپ کی اُمت میں سے جو ایک مرتبہ آپ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجیں گے۔ مزید فرمایا جو شخص مجھ پر دس

بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر آگ اور نفاق سے نجات لکھ دے گا اور قیامت کے روز شہدا کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا۔ پھر فرمایا جب بھی میرا ذکر کرو مجھ پر کثرت سے درود وصلوٰۃ بھیجو ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو کثرت سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا جنت کے دروازہ پر وہ میرے کندھے سے کندھا ملائے ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دس بار درود وسلام بھیجتا ہے اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کردینے کا ثواب کے برابر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں آقائے دوجہاں ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کے سوا اور کوئی کام نہ کرتا۔ اللہ اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صحابہ کرام اور اہل بیت میں جو خصوصیت حاصل ہے اس سے کون مسلمان آگاہ نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ درود وسلام کی اہمیت کا اندازہ صحابہ کرام کو کس قدر تھا اور ان کے معمولات میں بھی اس متبرک وظیفے کا تازیست دخل وعمل رہا۔

حضور ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ جمعہ کے روز مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز تمام امت کے درود میرے پاس بھیجے جاتے ہیں اور جو شخص سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوتا ہے اسے میرا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ درود چونکہ اللہ تعالیٰ کے معمولات میں سے ہے۔ اس لیے جو بھی اس کی تقلید کرتا ہے اس کے اس عمل کے نامقبول یا نامنظور ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیے کہ خداوند تعالیٰ کے اس فعل کو مخلوقِ خدا کو یہ کہنے کا حق ہی حاصل نہیں ہے کہ یہ منظور ہے یا نامنظور کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اپنے ارشاد میں اس کی وضاحت کردی ہے کہ یہ معمول میرا اور میرے فرشتوں کا بھی ہے اس لیے اس کارخیر میں تمام مومن بھی شامل ہو جائیں۔ یہاں یہ امر بھی پیش نظر ہے کہ عبادات مثلاً روزہ، نماز، حج، زکوۃ میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے منظور کردے جس کو چاہے نامنظور کردے مگر آقائے دوجہاں ﷺ پر

درود و سلام بھیجنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی نامنظور نہیں فرماتا۔ نہ صرف خود یہ کہ اس پر راضی ہوتا ہے بلکہ سرکار دو عالم ﷺ بھی اپنے امتی کے اس عمل پر مسرور ہوتے ہیں اور اس کو جنت میں اپنا ساتھی ہونے کی بشارت دیتے ہیں، اس لیے درود و سلام کا نذرانہ بھیجنے والے مومن کا اس پر پختہ یقین اور ایمان ہونا چاہیے کہ اس کا بھیجا ہوا یہ تحفہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی پسندیدگی اور خوشنودی کی سند حاصل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس محبوب عمل اور سرور کونین ﷺ کی بارگاہ کے سب سے زیادہ پسندیدہ تحفہ درود و سلام کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے بھی جو طرزِ عمل اپنایا اس کے متعلق بے شمار روایات کتب سوانح اور تاریخ میں موجود ہیں۔ مضمون کی طوالت کے خوف سے اسے زیادہ تفصیل سے کچھ عرض نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا جا چکا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مبارک منسوب ہے اس کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ درود و سلام کی فضیلت اور درجہ سرکار دو عالم ﷺ کے نزدیک کیا ہے، آپ فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اگر وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر وہ بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

خداوند تعالیٰ کا محبوب عمل، محبوب دو جہاں کی بارگاہ کا مقبول نذرانہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متبرک فریضہ اگر کوئی ہے تو وہ درود و سلام ہے اور اس کے بعد قیامت تک اولیائے کاملین اور صوفیائے صادقین کا مقدس وظیفہ اگر کوئی ہے تو وہ بھی سرکار کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام ہی ہے۔

آپ اولیائے کرام کے تذکروں میں ان کے معمولات کی طرف اگر توجہ کریں تو آپ کو تمام بزرگانِ دین اس وظیفہ کے عامل نظر آئیں گے، بلکہ اس امر پر بھی تمام بزرگوں کا اتفاق ہے کہ درود و سلام کا کثرت سے معمول حضرت سرکارِ دو جہاں ﷺ کی زیارت کا شرف بھی عطا کر دیتا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر اس متبرک وظیفہ کی برکات اور

کیا ہوں گی اور مسلمان کے لیے حضور ﷺ کی زیارت سے بڑا شرف اور کون سا ہوگا جس کی وہ تمنا کر سکے۔

یہی وجہ ہے کہ درود و سلام تقریباً ہر زبان میں موجود ہے اور اس موضوع پر نظم و نثر میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ درود تاج، درود لکھی، درود مستغاث، درود ہزارہ، درود ابراہیمی غرضیکہ ان گنت درود موجود ہیں اور سلام بھی اتنی کثرت سے ہر زبان میں لکھے جا چکے ہیں اور لکھے جا رہے ہیں کہ کسی اور موضوع پر اس قدر کثرت سے نہیں لکھا گیا۔ آج کے دور میں اعلیٰ حضرت بریلوی کا سلام

"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

کروڑوں مسلمانوں کے قلوب کی تسکین کا سامان بن چکا ہے۔ محافل و مجالس کی ابتدا بھی درود و سلام سے ہوتی ہے اور اختتام بھی درود و سلام پر ہوتا ہے۔

شعرائے کرام نے درود و سلام کے متعلق اپنے اپنے انداز میں عقیدت کے نذرانے پیش کیے ہیں اور اب تو درود و سلام کے موضوع پر مجموعے ترتیب دے کر شائع کیے جا چکے ہیں۔ جن میں صرف درود و سلام کو ہی موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آپ کسی محفل میں بیٹھے ہوں یا تنہائی میں درود و سلام آپ کی زبان پر جاری ہو جائے تو ایک عجیب کیفیت سرشاری آپ پر طاری ہو جاتی ہے۔ آپ کی توجہ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور آپ کے قلب میں ایک گداز اور سوز پیدا ہوتا ہے۔ یہ کیفیت کسی دوسرے عمل میں اتنی جلدی پیدا نہیں ہوتی اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ درود و سلام کا عمل ایسا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کو بھی محبوب ہے اس کے محبوب کو بھی محبوب ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیائے عظام اور تمام ایمان والوں کو بھی محبوب ہے اور یہ وہ عمل ہے جو بارگاہ خداوندی اور دربار رسالت میں ہمیشہ مقبولیت کی سند حاصل کرتا ہے اور تا قیام قیامت تا ابد حاصل کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس متبرک عمل کو اپنا معمول اور زبان کا وظیفہ بنانے کی توفیق دے۔

اطہر نفیس کا سلام عقیدت

سلام اس پر جو ظلمتوں میں منارہ روشنی ہوا ہے
وہ ایسا سورج ہے جس کی کرنیں ازل ابد کے تمام گوشوں
میں نور بن کر سما چکی ہیں۔
ہر ایک ذرے کو ماہِ تاباں بنا چکی ہیں سلام اس پر
سلام اس پر جو حرفِ حق ہے
وہ حرفِ حق جو ساعتوں اور خدائے بزرگ و برتر کے
درمیاں ایک واسطہ ہے۔
جو خاک مردہ میں جان ڈالے وہ کیمیا ہے سلام اس پر
سلام اس پر جو خیر اعلیٰ ہے
اور سب کو بلندیوں پر بُلا رہا ہے
بُلا رہا ہے کہ
رفعتوں کا سفیر ہے وہ بشیر ہے وہ نذیر ہے وہ سلام اس پر
درود اس پر
سلام اس پر جو بے نواؤں کا آسرا ہے
جو سارے عالم کی ابتدا ہے
جو سب زمانوں کی انتہا ہے سلام اس پر
سلام اس پر جو راہِ حق پر بلا رہا ہے کہ رہنما ہے
جو سب کو حق سے ملا رہا ہے کہ حق نما ہے

اطہر نفیس

دلائل الخیرات اور صاحبِ دلائل

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تقدیس وتنزیہ جس طرح نبی اکرم سرورِ دوعالم ﷺ نے بیان کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے، مخلوقِ خدا میں سے کوئی شخصیت اس مقام کو نہیں پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم نبی معظم ﷺ کی عظمت شان کا چرچا کرنے کا جو اہتمام کیا ہے وہ بھی آپ کا ہی خاصہ ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے، آپ کا اسم مبارک احمد اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کرنے والے ہیں جبکہ آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح ۹۴/۴)

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

کلمہ طیبہ، اذان، خطبہ، تشہد غرض جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، اس کے حبیب مکرم ﷺ کا بھی ذکر ہے، مولانا جمیل الرحمٰن قادری کہتے ہیں:

اذانوں میں خطبوں میں شادی وغم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہمارے

پاس جبریل امین تشریف لائے، اور کہنے لگے میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا؟ انا ذکرت ذکرت معی جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا۔(۱)

قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے ذکر جمیل کو فروغ دینے کا ایک اہتمام یہ فرمایا کہ اہل ایمان کو آپ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب ۵۶/۳۳)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر کی رفعت کے لیے درود شریف کے حکم کے علاوہ اور کوئی صورت نہ بھی ہوتی تو بھی کائنات میں ہر سو آپ کے ذکر کا چرچا ہوتا۔

بول بالا ہے تیرا، ذکر ہے اونچا تیرا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے ایک دفعہ ہم پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہوں، میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجو؟ فرمایا جتنا چاہو، عرض کیا (فرائض وواجبات ادا کرنے کے بعد) چوتھائی وقت درود بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ وقت صرف کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کیا نصف وقت؟ فرمایا، جیسے چاہو، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کیا دو تہائی

وقت؟ فرمایا۔ جیسے تمہاری مرضی، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے عرض کیا۔ میں تمام وقت آپ پر درود شریف بھیجوں گا۔ فرمایا، تب تو تمہارے مقاصد پورے کیے جائیں گے اور گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۸۶)

حضرت فاروقِ اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دعا زمین وآسمان کے درمیاں موقوف رہتی ہے، مقام قبولیت تک نہیں پہنچتی یہاں تک کہ تم نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اہل ایمان ومحبت پورے اخلاص اور کمال ذوق وشوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کے تحفے اور ہدیے پیش کرتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی سعادتیں، برکتیں اور نعمتیں حاصل کرتے ہیں، درود وسلام پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے درود وسلام کی بدولت حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے مراتب ودرجات بلند ہوں، کیونکہ سرکارِ دوعالم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (النساء ۴/۱۱۳) آپ کے درجات تو ہر لحظہ روبہ ترقی ہیں وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ ۹۳/۴) بعد والی حالت آپ کے لیے پہلی حالت سے بہتر ہے بلکہ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں برکتیں اور فیوض حضور سیّد عالم ﷺ پر وارد ہوتے ہیں، آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ہم فقیروں اور بےنواؤں پر بھی وارد ہوں اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے مستحق ہوں۔

یاد رہے کہ درود وسلام پیش کرنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ کچھ مخصوص کلمات ہی ادا کیے جائیں، ملت اسلامیہ کے علماء اور اولیاء مختلف کلمات اور صیغوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے حبیب مکرم ﷺ کی بارگاہ ناز میں عقیدت ومحبت کے گلدستے پیش کرتے رہے ہیں اور قیامت تک پیش کرتے رہیں گے۔

درود شریف کے فضائل وبرکات پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، اس طرح درود

پاک کے مختلف کلمات اور صیغوں کے مجموعے بھی کثیر تعداد میں مرتب کیے گئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ جسے مقبولیت حاصل ہوئی وہ دلائل الخیرات ہے۔ آئندہ سطور میں پہلے صاحب دلائل کا مختصر تذکرہ پیش کیا جائے گا پھر دلائل الخیرات کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالیٰ

امام علامہ، قطب زمانہ ابو عبداللہ سیّد محمد بن سلیمان جزولی سہلائی حسنی رحمۃ اللہ علیہ ۸۰۷ھ/۱۴۰۴ء میں (۲) بمقام سوس اقصیٰ (مراکش) میں پیدائے ہوئے، آپ حسنی سادات میں سے تھے اور بربر قوم کے قبیلہ جزولہ کی شاخ سہلالہ سے تعلق رکھتے تھے، کچھ عرصہ وطن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد فاس چلے گئے اور مدرستہ الصفارین میں داخل ہو گئے جہاں ان کا رہائشی حجرہ آج بھی محفوظ ہے، (۳) کہتے ہیں کہ انہوں نے فاس ہی میں کتاب مبارک دلائل الخیرات لکھی، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جامع قرویین (فاس) کے کتب خانہ کی کتابوں سے استفادہ کر کے یہ کتاب ترتیب دی۔

پھر فاس سے ساحل تشریف لائے تو یکتائے زمانہ شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ امغار الصغیر کے دست اقدس پر بیعت ہوئے چودہ سال تک خلوت گزینی اختیار کر کے عبادت وریاضت اور منازل سلوک طے کرنے میں مصروف رہے، پھر آسفی میں خلق خدا کی راہنمائی اور مریدین کی تربیت کا کام شروع کیا۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی، آپ کا چرچا دور دراز تک پہنچا، حیرت انگیز خوارق اور بڑی بڑی کرامات ظاہر ہوئیں، مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے تجاوز کر گئی۔ (۴)

حضرت شیخ، احکام الٰہیہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر سختی سے کاربند تھے، کثرت سے اوراد و وظائف ادا کرتے تھے، عوام الناس کے بے پناہ ہجوم کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے حاکم وقت نے انہیں آسفی سے نکال دیا، چنانچہ آپ آفرغال تشریف لے گئے اور رشد و ہدایت کا کام شروع کر دیا۔

علامہ فاسی فرماتے ہیں:

آپ کی برکت سے انور جگمگا اٹھے، اسرار آشکار ہونے لگے، فقراء ہر طرف پھیل گئے، بلاد مغرب میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونجنے لگے، آپ کی شہرت ہر سو پھیل گئی اور ہر طرف آپ کے مریدین دکھائی دینے لگے، بندگان خدا اور شہروں کو نئی زندگی مل گئی، مغرب میں طریقت کے آثار مٹ چکے تھے اور انوار ماند پڑ چکے تھے، آپ نے طریقت کی تجدید فرمائی اور بہت سے مشائخ کو خلافت سے نوازا۔ (۵)

حضرت شیخ دعوت دین اور رشد وہدایت کے لیے اپنے خلفاء کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے جو اپنے مریدین اور معتقدین کے ہمراہ جگہ جگہ تشریف لے جاتے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت اور ذکر الٰہی کی دعوت دیتے۔

آپ کے کثیر التعداد خلفاء میں سے صرف دو حضرات کے نام ملتے ہیں:

(۱) شیخ ابوعبداللہ محمد السہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۲) شیخ ابومحمد عبدالکریم المنذاری رحمۃ اللہ علیہ (۶)

حضرت شیخ جزولی مذہباً مالکی تھے۔

آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں:

(۱) دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار۔ یہ کتاب سینٹ میں ۱۸۴۲ء میں چھپی، کئی بار قاہرہ اور قسطنطنیہ میں چھپ چکی ہے (پاک وہند میں بے شمار مرتبہ چھپ چکی ہے)۔

(۲) حزب الفلاح بابرکت دعا، اس کا مخطوطہ برلن (عدد ۳۸۸۶) گوتھا (عدد ۸۲۰) اور لائڈن (عدد ۲۲۰۰۳) میں موجود ہے۔

(۳) حزب الجزولی جو آج کل حزب سبحان الدائم لایزول کہلاتی ہے اور شاذلیوں میں متداول ہے اور مقامی زبان میں ہے۔ (۷)

آسفی کے حاکم نے یہ خیال کر کے کہ یہ وہی فاطمی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے یعنی امام مہدی ہیں آپ کو زہر دے دیا۔ چنانچہ ۱۶ ربیع الاول ۸۷۰/۱۴۶۵ء کو آفرغال میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے یا دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں آپ کا وصال ہوا، اس دن نماز ظہر کے وقت آپ کی تعمیر کردہ مسجد کے وسط میں آپ کو دفن کیا گیا، رحمۃ اللہ تعالیٰ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نہیں تھی۔ (۸)

آپ کے وصال کے ۷۷ سال بعد سلطان ابوالعباس احمد المعروف بہ الاعرج مراکش میں داخل ہوا تو اس نے آپ کے جسد مبارک کو لے جا کر مراکش کے قبرستان ریاض العروس میں دفن کیا اور اس پر گنبد تعمیر کیا، یہ مقبرہ آج بھی موجود ہے۔ (۹)

جب آپ کا جسد خاکی نکالا گیا تو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی، وصال سے پہلے آپ نے حجامت بنوائی تھی اس کا اثر بدستور موجود تھا، ایک شخص نے آپ کے چہرے پر انگلی رکھی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جب انگلی اٹھائی تو پھر اپنی جگہ لوٹ آیا، جیسے زندوں میں ہوتا ہے۔ مراکش میں آپ کے مزار پر عظیم ہیبت وجلالت پائی جاتی ہے، لوگ بڑی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں اور دلائل الخیرات پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بکثرت درود وسلام پیش کرنے کی برکت سے آپ کی قبر انور سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

دلائل الخیرات:

اس کتاب کا پورا نام ہے

دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار

حاجی خلیفہ لکھتے ہیں:

یہ کتاب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے مشرق ومغرب اور خاص طور پر روم کے شہروں میں

باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے۔(۱۰)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، مطالع المسرات کے حوالے سے شیخ جزولی کا تذکرہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ جزولی رضی اللہ عنہ اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے۔اسی لیے سیدنا محمد حبیب مختار ﷺ کے مقام و مرتبہ کی طرح ہر علاقے اور ہر زمانے میں اُمت محمدیہ ان کی اس کتاب، دلائل الخیرات کی طرف متوجہ اور متفق ہے۔(۱۱)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کے موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں تاہم، بہت ہی ضروری ایک کام رہ گیا اور وہ ہے دلائل الخیرات کی خدمت، کیونکہ یہ کتاب درود شریف کے موضوع پر بہت ہی مشہور اور کثیر الاشاعت ہے اس کی ترتیب بہت عمدہ اور اس کا نفع بہت عظیم ہے۔

حضرت مصنف کے زمانے سے لے کر آج تک بڑے بڑے علماء نے اس کی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں، خصوصاً امام فاسی نے کئی جلدوں میں اس کی شرح لکھی پھر ایک جلد میں اس کی تلخیص کی جو چھپ چکی ہے۔(۱۲)

سببِ تالیف

عارف باللہ شیخ احمد صاوی مصری نے صلوات الشیخ الدردیر کی شرح میں بیان کیا اور علامہ نبہانی کے شیخ، علامہ حسن عدوی نے دلائل الخیرات کے حاشیہ میں اسے نقل کیا کہ امام جزولی نے فاس میں دلائل الخیرات لکھی اور تالیف کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن نماز کا وقت ہو گیا امام جزولی وضو کرنے کے لیے اٹھے تو کنوئیں سے پانی نکالنے کے لیے کوئی چیز میسر نہ تھی، شیخ پریشان تھے کہ کیا کریں؟ اتنے میں ایک بلند مکان سے بچی نے دیکھا تو کہنے لگی آپ کون ہیں؟ شیخ نے اپنا نام بتایا تو کہنے لگی آپ وہی شخصیت ہیں جن کی نیکی کی بڑی تعریف کی جاتی ہے اس کے باوجود آپ پریشان ہیں کہ کنوئیں سے پانی کس چیز

کے ذریعے نکالیں، اس لڑکی نے کنوئیں میں تھوک دیا، کنوئیں کا پانی ابل کر باہر آ گیا اور زمین پر بہنے لگا شیخ نے وضو کرنے کے بعد اسے کہا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟ اس نے کہا:

بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ عَلٰی مَنْ کَانَ اِذَا مَشٰی فِی الْبَرِّ اِلَّا قَصْر تَعَلَّقَتُ الْوُحُوْشِ بِاَذْیَالِہٖ (ﷺ)۔

''اُس ذات اقدس پر کثرت سے درود بھیجنے کی بدولت جو جنگل میں چلتے تو وحشی جانوران کے دامن سے لپٹ جاتے''

یہ سن کر شیخ نے قسم کھائی کہ میں دربار رسالت ﷺ میں پیش کرنے کے لیے درود وسلام کی کتاب ضرور لکھوں گا۔

مشائخ عظام نہ صرف دلائل الخیرات کو بطور ورد پڑھتے رہے ہیں، بلکہ اپنے مشائخ سے باقاعدہ اجازت بھی حاصل کرتے رہے ہیں، علامہ نبہانی کے شیخ علامہ حسن عدوی مصری اپنے حاشیہ بلوغ المسرات علی دلائل الخیرات میں فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی فضیلت وشرافت کے لیے یہ امر کافی ہے کہ اس کی مقبولیت اور افادیت حیرت انگیز ہے اور بعض عارفین نے اسے حضور سیّد المرسلین ﷺ سے حاصل کیا ہے، چنانچہ سیّد محمد مغربی تلمسانی اور سیّد محمد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ سے دلائل الخیرات حاصل کی۔ (۱۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دلائل الخیرات کی سند حضرت شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے حاصل کی۔ (۱۴)

حرمین شریفین میں علمی اور عملی کمالات کے جامع حضرات ہوئے ہیں جو نہ صرف دلائل الخیرات کے باقاعدہ عامل ہوتے تھے، بلکہ اہل محبت ومعرفت ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے نسخوں کی تصحیح کرتے تھے اور ان سے اجازت بھی لیتے تھے، ایسے حضرات شیخ الدلائل کے محترم لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔

مولانا علامہ عبدالحئی لکھنوی ۱۲۸۱ھ میں دلائل کی تصحیح کے لیے مدینہ منورہ میں شیخ

الدلائل علی بن یوسف ملک الباشلی الحریری المدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔(۱۵)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے ۱۳۳۲ھ میں مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سیّد محمد سعید مالکی کو تین نشستوں میں باریک بینی سے دلائل الخیرات پڑھ کر سنائی اور تحریری اجازت حاصل کی۔(۱۶)

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی ۱۲۸۳ھ میں حرمین شریفین پہنچے اور پچاس سال تک طالبان علم وعرفان کو سیرات کرتے رہے۔(۱۷)

۱۳۲۳ھ میں مولانا عبدالباری فرنگی محلی حرمین شریفین حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سیّد امین ابن رضوان سے اجازت وخلافت حاصل کیا۔(۱۸)

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی، مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سیّد محمد سعید ابن علامہ سیّد محمد مغربی نے آپ سے حدیث مسلسل سنی اور ان تمام علوم وفنون اور سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل کی جن کی امام احمد رضا بریلوی کو اپنے مشائخ سے اجازت حاصل تھی۔(۱۹)

یاد رہے کہ یہی وہ شیخ الدلائل ہیں جن سے علامہ نبہانی نے ۱۳۳۲ھ میں دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کی تھی، جیسے کہ چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

نسخوں کا اختلاف

امام جزولی، دلائل الخیرات کی تالیف کے بعد مسلسل نظر وفکر کرتے رہے، جونہی انہیں کوئی لفظ بہتر نظر آیا انہوں نے پہلے لفظ کی جگہ لکھ دیا، چونکہ لوگ کثرت سے نقلیں حاصل کیا کرتے تھے، کسی نے تبدیلی سے پہلے نقل حاصل کی اور کسی نے بعد میں، اس طرح دلائل کے نسخے مختلف ہو گئے، تاہم معاملہ آسان ہے ایک نسخہ بہتر ہے تو دوسرا بہترین، تاہم سب سے زیادہ قابل اعتماد نسخہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ ابوعبداللہ محمد الصغیر السہلی کا ہے جو حضرت مصنف کے وصال سے آٹھ سال پہلے ۶ ربیع الاول ۸۶۲ھ/۱۴۵۸ء بروز جمعہ مکمل ہوا(۲۰) اور اس پر حضرت مصنف کے دستخط بھی تھے

(۲۱) علامہ فاسی اسی نسخے کا حوالہ دیتے ہوئے العتیقہ (قدیمہ) السہلیہ اور کبھی المعتمدہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

شروح

دلائل الخیرات کی کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں، لیکن بقول حاجی خلیفہ، معتبر ترین شرح علامہ فاسی کی ہے (۲۲)

چند شروح اور حواشی کے نام درج ہیں:

(۱) مطالع المسرات: فارس، مراکش کے رہنے والے امام علامہ محمد المہدی الفاسی (م ۱۰۵۲ھ) نے پہلے کئی جلدوں میں عربی شرح لکھی، پھر ایک جلد میں اس کا اختصار کیا، راقم نے اس کا اُردو ترجمہ شروع کیا تھا نصف تک پہنچا تھا کہ اشعۃ اللمعات کے ترجمہ کا کام ذمے لگ گیا، اللہ تعالیٰ ان دونوں کاموں کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۲) بلوغ المسرات علی دلائل الخیرات: علامہ نبہانی کے شیخ، علامہ حسن عدوی مصری کا حاشیہ، بزبان عربی (۲۳)

(۳) شرح شیخ زروق مغربی رحمۃ اللہ علیہ عربی (۲۴)

(۴) مزرع الحسنات (فارسی)

(۵) الدلالات الواضحات: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، سابق رئیس محکمہ الحقوق، بیروت نے دلائل پر مختصر حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور نسخوں کا اختلاف بیان کیا ہے، ابتداء میں پندرہ فوائد پر مشتمل بہت ہی مفید مقدمہ لکھا ہے، آخر میں ایمان افروز اکانوے خوابیں بیان کی ہیں اور سب سے آخر میں امام حجۃ الاسلام غزالی کا رسالہ مبارکہ قواعد العقائد بھی نقل کر دیا ہے۔

پاک و ہند میں اس کے کئی تراجم بزبان اُردو چھپے ہوئے ہیں، راقم نے بھی دلائل الخیرات کا اُردو ترجمہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے امید ہے کہ اس مقدمہ کے ساتھ شائع ہو جائے گا فقیر کو مرشد کریم مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سیّد احمد قادری

رحمۃ اللہ علیہ اور جانشین مفتی اعظم ہند مولانا اختر خان ازہری مدظلہ العالی نے دلائل الخیرات کی اجازت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ مجھے باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ترتیب کتاب اور پڑھنے کا طریقہ

امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ شریف اور خطبہ کے بعد مقصد تالیف ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود پاک اور اس کے فضائل کا بیان کرنا مقصود ہے، ہم انہیں سندوں کا ذکر کئے بغیر بیان کریں گے تاکہ پڑھنے والے کے لیے یاد کرنا آسان ہو، اللہ تعالیٰ کا قرب چاہنے والے کے لیے یہ اہم ترین مقاصد میں سے ہیں۔

اس کے بعد ایک فصل میں درود پاک کے فضائل بیان کئے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ فضائل اس مقالے کی ابتداء میں بیان کئے گئے ہیں۔

اس فصل کے آخر میں امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جو حضرات آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے وہ آپ کی بارگاہ میں درود شریف پیش کریں گے تو آپ کے ہاں ان کا کیا حال ہوگا؟ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

اسمع صلاۃ اھل محبتی واعرفھم وتعرض علی صلاۃ غیر ھم عرضًا۔

ہم اپنی محبت والوں کا درود شریف سنتے ہیں اور انہیں پہچانتے ہیں اور دوسروں کا درود شریف ہم پر پیش کیا جاتا ہے۔

اللہ اللہ! کیا خوش قسمتی ہے ان محبین کی جن کا درود پاک سرورِ عالم ﷺ بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں، اگر وہ اس مقصد کے لیے اپنا سب کچھ بھی لٹا دیں تو ہیچ ہے۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

جان می دہم در آرزو، اے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنین حرفے کہ از ما می رسد

”میں اس آرزو میں جان دیتا ہوں، اے قاصد! ہمیں اتنا تو بتا دے کہ اس بارگاہ ناز میں ہماری کون سی بات پہنچتی ہے“۔

اس کے بعد امام جزولی نے نبی اکرم ﷺ کے دو سو ایک اسماء مبارک بیان کیے ہیں، بہتر یہ ہے کہ ہر اسم مبارک سے پہلے سیّدنا کا اضافہ کیا جائے اور ہر اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے، اس مسئلے پر علامہ نبہانی نے الدلالات الواضحات میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

علامہ شیخ ابو عمران زناتی نے تلاش اور جستجو کے بعد دو سو ایک اسماء مبارکہ جمع کیے وہی اسماء مبارکہ اسی ترتیب کے ساتھ حضرت مصنف نے نقل کر دیے ہیں، یہ مبارک نام پوری کتاب میں متفرق مقامات پر مذکور ہیں ابتدا میں یکجا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باگاہ میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت وجلالت کا پتا چلے، آپ کی محبت وتعظیم کو جلا ملے اور بارگاہ رسالت میں بکثرت درود شریف پیش کرنے کا شوق پیدا ہو۔ امام سخاوی نے القول البدیع میں ساڑھے چار سو سے زیادہ، امام سیوطی نے تقریباً پانچ سو، امام زرقانی نے شرح مواہب میں آٹھ سو سے زیادہ اور علامہ نبہانی نے ایک قصیدے میں آٹھ سو تیس اسماء شریفہ بیان کیے ہیں۔(۲۵) جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء ۔

اسماء مبارکہ کے بعد بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک کی تصویر ہے تا کہ ان کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا تصور نظروں میں جمایا جا سکے۔

اس کے بعد کتاب آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، ہر حصے کو حزب کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ہر روز پوری دلائل الخیرات پڑھی جائے، نہیں تو دو دن یا چار دن میں پڑھی جائے، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہفتے میں مکمل کی جائے، پیر کے دن فصل کیفیۃ الصلاۃ علی النبی ﷺ سے شروع کی جائے، آئندہ پیر کو آٹھواں حزب

پڑھ کر اسی دن پھر پہلا حزب پڑھا جائے، درود شریف کے فضائل اور اسماء مبارکہ ہر روز پڑھے جائیں تو بہتر ورنہ کبھی کبھی پڑھ لیں تاکہ ذوق وشوق میں ترقی ہو۔

آداب

بندۂ مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرائض وواجبات، تلاوت قرآن کریم، ذکر الٰہی اور اتباع سنت کے بعد سب سے زیادہ اہم وظیفہ درود پاک ہے جس کے دنیاوی اور اخروی بے شمار فوائد ہیں۔ دلائل الخیرات کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے، سرکار دو عالم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو، بندوں کے حقوق ادا کرے، مسواک کے ساتھ وضو کرے، پاک صاف کپڑے پہنے، خوشبو لگائے، قبلہ رخ بیٹھ کر پورے اخلاص کے ساتھ دلائل شریف پڑھے۔

دلائل الخیرات کے بعض قدیم نسخوں میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود شریف پیش کرنے والے کا مقصد، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، نبی اکرم ﷺ کی تصدیق، آپ کی محبت، آپ کے دیدار کا شوق اور آپ کے عظیم مرتبہ کی تعظیم ہونا چاہیے اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ آپ ان تمام امور کے مستحق ہیں۔(۲۶)

درود شریف کا فائدہ صرف پڑھنے والے کو ملتا ہے یا نبی اکرم ﷺ کو بھی فائدہ ہوتا ہے؟ اس بارے میں اس علم کے مختلف اقوال ہیں، علامہ عبدالرحمان بن محمد الفاسی نے اس سلسلے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں:

> ''ادب یہ ہے کہ انسان یہ ارادہ کرے کہ صرف مجھے ہی فائدہ ملے، جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا تعلق ہے تو اس کی کوئی حد نہیں ہے''۔(۲۷)

(اس طرح علماء کے اقوال میں اختلاف نہیں رہے گا)

شیخ محقق، برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، اگر تمہیں خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو درود پاک پڑھتے وقت آپ کی بے مثل صورت مقدسہ کا تصور کرو اور اگر یہ سعادت حاصل نہیں ہے تو یہ تصور کرو

کہ گویا سیّد عالم ﷺ اپنی حیات ظاہرہ میں تشریف فرما ہیں اور میں تمام تر تعظیم واجلال، ہیبت اور حیاء کے ساتھ آپ کی زیارت کرتے ہوئے درود شریف پیش کر رہا ہوں۔

یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ موصوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ انا جلیس من ذکرنی (جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے قریب ہوتا ہوں)۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے اس صفت سے کامل حصہ ہے۔

اور اگر یہ کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی اور تم نے روضہ مبارک کی زیارت کی ہوئی ہے تو اس کا تصور کر کے یہ خیال کرو کہ میں حضور سیّد دو عالم ﷺ کے سینہ اقدس کے سامنے کھڑا ہوں اور اگر روضہ شریف کی زیارت بھی نہیں کی تو اس تصور کے ساتھ ہمیشہ درود پڑھتے رہو کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں اور پورے حضور قلب کے ساتھ درود شریف پڑھو، کیونکہ حضورِ قلب کے بغیر عمل کی وہ حیثیت ہے جو بے روح جسم کی ہوتی ہے۔ (ملخصًا) (۲۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب اکرم ﷺ کی سچی محبت، اطاعت اور یاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دین و دنیا کی حاجتیں برلائے۔

حوالہ جات

۱-عیاض بن موسیٰ اندلسی، امام قاضی: الشفاء (طبع ملتان) ج ا ص ۱۲
۲-خیر الدین زرکلی: الاعلام (طبع بیروت) ج ۶ ص ۱۵۱
۳-محمد بن شنبہ دائرہ المعارف (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) ج ۷ ص ۲۲۷
۴-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: جامع کرامات الاولیاء (مصطفیٰ البابی، مصر) ج ص ۲۷۶
۵-محمد مہدی فاسی علامہ: مطالع المسرات (المطبعۃ القازیہ) ص ۳
۶-اسماعیل باشا بغدادی: ہدیۃ العارفین (مکتبۃ المثنی، بغداد) ج ۲ ص ۲۰۴
۷-خیر الدین زرکلی: اعلام (طبع بیروت) ج ۶ ص ۱۵۱
۸-محمد بن شنبہ دائرۃ المعارف پنجاب: ج ۷ ص ۲۲۸
۹-ایضاً: ج ۷ ص ۲۲۸
۱۰-محمد مہدی الفاسی علامہ: مطالع المسرات ص ۳
۱۱-محمد بن شنبہ دائرۃ المعارف پنجاب ج ۷ ص ۲۲۸
۱۲-محمد مہدی الفاسی علامہ مطالع المسرات ص ۴
۱۳-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: الدلالات الواضحات (مصطفیٰ البابی، مصر، طبعہ ثانیہ) ص ۲۲
۱۴-ایضاً :ص ۴
۱۵-ایضاً :ص ۱۰
۱۶-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۸-۷
۱۷-احمد بن عبد الرحیم، شاہ ولی اللہ: الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ (طبع فیصل آباد) ص ۱۶۴
۱۸-عبد الحیٰ لکھنوی، علامہ: نفع المفتی والسائل (مجتبائی، لاہور) ۱۱۷
۱۹-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۵
۲۰-محمود احمد قادر مولانا شاہ: تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۷۳
۲۱-احمد رضا بریلوی امام: الاجازات المتینۃ، رسائل رضویہ (طبع لاہور) ج ا ص ۳۳۴
۲۲-محمد المہدی الفاسی علامہ: مطالع المسرات ص ۱۰-۹

۲۳-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۱۲
۲۴-حاجی خلیفہ: کشف الظنون ج ۱ ص ۷۶۰
۲۵-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۷
۲۶-عطاء الرحمٰن شروانی مولانا: ابتدائیہ دلائل الخیرات (مدینہ بک ڈپو، دہلی) ص ۲
۲۷-یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: الدلالات الواضحات ص ۱۴/۱۵
۲۸-محمد المہدی الفاسی علامہ: مطالع المسرات ص ۱۵۵
۲۹-ایضاً :ص ۱۵۵
۳۰-عبدالحق محدث دہلوی شیخ محقق: مدارج النبوۃ، فارسی (طبع سکھر) ج ۲ ص ۶۲۱_۲۲

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

خطِ جبیں ترا ام الکتاب کی تفسیر
تھکی ہے فکرِ رسا اور مدح باقی ہے

کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے

دکھاؤں پیکرِ الفاظ میں تری تصویر
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے

مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مُرغِ اسیر
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے
سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لیے

ناصر کاظمی

السلام اے ختم المرسلین

السلام اے صاحبِ لولاک، ختم المرسلین!
مرحبا صد مرحبا، اے رحمۃ للعالمین!

السلام اے وہ کہ جس نے کر دیئے شیر و شکر
نسل و ذات و رنگ کے زُنّاریانِ آن و ایں

السلام اے وہ کہ تا بیرونِ حد ہے جس کی زد
پار جس کے بار پا سکتے نہیں رُوح الامیں

السلام اے جادہ پیمائے فضلائے لامکاں
الصلوٰۃ اے پر فشانِ سِدرہٴ عرش بریں

السلام اُمّ القریٰ کے بے بہا دُرِّ یتیم
حبذا اے کنزِ یثرب کی صدوف کے تہہ گزیں

م۔ حسن لطیفی

قصیدہ بردہ شریف کی ادبی حیثیت

پروفیسر محمد عبدالسمیع

ساتویں صدی ہجری کے بعد ہر صدی کے عظیم نعت گو شعراء خواہ وعربی، فارسی اُردو یا کسی اور زبان میں نعت گوئی کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ شیخ محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۹۶ھ) کے حضور اپنے اپنے انداز میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اس دور آخر میں برصغیر پاک و ہند بلکہ عظمت واہمیت کے اعتبار سے مشرق کے شاعر حضرت علامہ اقبال نے نہ صرف حضرت بوصیری کے قصیدہ بردہ سے روحانی استفاضہ کیا بلکہ ان کا روحانی توسل اختیار کر کے بارگاہ محبوب کبریا ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے:

چوں بوصیری از تو می خواہم کشور
تا یمن باز آید آں روزے کہ بود
میر تو از عاصیاں افزوں تراست
در خطا بخشی چو میر مادر است
با پرستاران شب دارم ستیز
باز روغن در چراغ من بریز

بال جبریل کی معرکۃ الآراء نظموں میں ''ذوق شوق'' کا شمار اپنی جاذبیت، رعنائی خیال اور گہرائیت کے اعتبار سے منفرد ہے۔ یہ یورپی نظم شان وشوکت اور آب وتاب کے لحاظ سے تلمیحات بردہ کی رہین منت ہے۔ یہ نظم حسن اتفاق سے مصر وفلسطین کے سفر

کے دوران لکھی گئی اور قصیدہ بردہ بھی مصر ہی کی سرزمین میں چھ صدیاں پیش تر اقبال کے روحانی پیشرو حضرت بوصیری نے سپرد قلم کیا تھا۔ دونوں شاعروں کے حسن توافق و توارد پہ حیرت ہوتی ہے۔

چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحاب شب
کوہ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں
گرد سے پاک ہے ہوا، برگ نخل دھل گئے
ریگ نواح کاظمہ نرم ہے مثل پرنیاں
آگ بجھی ہوئی ادھر ٹوٹی ہوئی طناب ادھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

آیئے دیکھتے ہیں امام بوصیری نے اپنے قصیدے کی تشبیب میں کیا رنگ پیش فرمایا ہے۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

ترجمہ: کیا تو نے مقام ذی سلم کے اڑوس پڑوس میں رہنے والوں (محمد رسول اللہ والذین معہ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کر لیا ہے جو تیری آنکھوں سے جاری ہیں۔

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَمْضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ اِضَمٍ

ترجمہ: یا کاظمہ (مدینہ منورہ) کی جانب سے ہوائے مشکبار چلی ہے اور (جبال مدینہ سے) کوہ اضم سے شب تیرہ و تار میں بجلی چمکی ہے۔

یہ معاملہ صرف اقبال کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ان چھ سات صدیوں میں ہر عظیم نعت

گو قصیدہ بردہ شریف کے فیضان سے اثر پذیر ہوا ہے۔

اس مقالے میں امام بوصیری کے اسی قصیدہ شریفہ کی ادبی حیثیت پر چند نکات تحریر کیے جا رہے ہیں اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ ایک جامع الصفات اور مختلف الحیات پیکر حسن و جمال کے لمحہ تاباں کی ایک نورانی کرن کی ادنیٰ سی جھلک دکھلانا ہمارا مقصود ہے۔ کسی ادبی فن پارہ کے محاسن پر رائے زنی کرتے ہوئے سب سے پہلے جو بات حاشیہ خیال میں ابھرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس فن پارہ نے ادب عالیہ میں کتنے گہرے اور انمٹ نقوش ثبت کیے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ قصیدہ ایک منفرد اور ممتاز مقام پر مشتمل نظر آتا ہے۔ اس قصیدے کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ قرآن پاک کے بعد یہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس کی شروح سب سے زیادہ ہیں۔ دنیائے ادب نے جس شان سے اس تصنیف انیق کو پذیرائی بخشی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس مقبولیت اور بقائے عوام کی سند اعزاز نے امام بوصیری کو اس مشکل ترین صنف سخن میں امامت کا درجہ عطا کیا اور آنے والے نعت گو حضرات کے لیے قصیدہ بردہ شریف مینارہ نور بن کر روشنی فراہم کر رہا ہے۔

نعتیہ شاعری بلاشبہ مشکل ترین اور نازک ترین فن ہے۔ عرفی شیرازی نے موزوں ترین انداز میں اس فن کی دشواریوں کا اظہار کیا ہے:

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا است
ہشیار کہ رہ بر دم تیغ است قلم را

عرفی عجلت نہ کرو، یہ نعت کا راستہ ہے، جنگل کا نہیں، خبردار رہو کہ قلم تلوار کی دھار پر چل رہا ہے۔

تلوار کی دھار پر چلنے کا مطلب اگر ذہن نشین ہو جائے تو اس فن کی نزاکتیں پوری طرح واضح ہو کر دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ بقول ڈاکٹر سیّد عبداللہ مرحوم، درحقیقت نعت کے لیے بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ ایک دل جو جذبہ نیاز سے لبریز ہو، ایک

اسلوب جو اس نیاز کی آئینہ داری کرتا ہو، اور ایک لہجہ جو خلوص و محبت، نیاز عقیدت، عشق و فریفتگی اور ادب و احتیاط و احترام کے سب پہلو لئے ہوئے ہو۔ ان سب باتوں کی ترکیب سے نعت پیدا ہوتی ہے اور اس پر بھی ضروری نہیں کہ نعت میں تاثر پیدا ہو اور وہ قبول عام پائے کیونکہ حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں:

قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

اس قبول خاطر و خداداد لطف سخن کے وصول میں امام بوصیری کتنے خوش نصیب نکلے، یہ ان کا حصہ ہے، مگر شرائط اور پابندیاں جو بیان کی گئی ہیں وہ بہر حال آپ کے کلام میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ذیل کے تین اشعار بطور شاہد عادل پیش کئے جاتے ہیں:

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مُحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

آپ جن ظاہری و باطنی خوبیوں کے مالک ہیں۔ ان میں اس عیب سے یکسر پاک ہیں کہ کوئی بالذات آپ کا شریک ہو، پس جوہر حسن جو ذات پاک ﷺ میں موجود ہے وہ ایسا جوہر ہے کہ جو تقسیم ہونے والا نہیں۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں جو کچھ دعویٰ (الوہیت) کیا ہے وہ چھوڑ دو، باقی جو کچھ تمہارا جی چاہے مدحت پیغمبر کرتے ہوئے بیان کیا کرو اور پورے یقین و اذعان کے ساتھ خوب خوب مدح سرائی کیا کرو۔

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

پس ذات اقدس سے جس بھی بزرگی کو تیرا جی چاہے نسبت دے لے اور جن جن عظمتوں کو چاہے حضرت والا کے بلند مرتبہ سے منسوب کر لے۔

ایک حقیقت کا اعتراف اس راستہ پر چلنے والے ہر شاعر کے ماتھے کا جھومر رہا ہے۔
سعدی نے اس کو یوں مانا:

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

عبدالعزیز خالد جو نعت رسول اکرم ﷺ میں ایک معتبر نام ہے، فرماتے ہیں:

کمینہ خادم خدام عاشقانِ رسول
ہے نعت و نام نبی، مایہ مبا اتم
ہے فقر راہ مری، میرے دل کی موسیقی
وگرنہ مجھ کو کہاں درک معرب و معجم

یہ منفرد تاثر امام بوصیری کے درک معرب و معجم میں سے جھانکتا نظر آتا ہے۔

فَـاِنَّ فَـضْـلَ رَسُـوْلِ اللهِ لَـيْـسَ لَـهٗ
حَـدٌّ فَـيُـعْـرِبُ عَـنْـهُ نَـاطِـقٌ بِـفَـمٖ

کیونکہ سرکار رسالت مآب ﷺ کے فضل و فضیلت کی کوئی حدود نہایت ہی نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان فصاحت بیان سے ادا کر سکے۔ کسی فن پارے کی ادبی حیثیت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کلام فصاحت و بلاغت کے کس معیار پر پورا اتر رہا ہے۔ فصاحت اور بلاغت علم بیان کی دو اصطلاحیں ہیں، جو اپنی تعریف اور توضیح کے اعتبار سے دو مختلف مفہوم رکھتی ہیں۔ ان دو کی کسی کلام میں موجودگی اسے اعلیٰ اور ممتاز ادبی مقام دلانے میں مددگار بنتی ہیں۔ مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ فصاحت خوش آئند و مانوس الفاظ میں مافی الضمیر کے اظہار کو کہتے ہیں اور بلاغت مختصر و موزوں و برجستہ الفاظ میں دل کا حال بیان کرنا ہے گویا فصاحت کا تعلق کلمہ اور کلام دونوں سے ہے اور بلاغت ہے۔ کلام میں ان دو خوبیوں کے بدرجہ امتیاز موجود ہونے سے کلام فصیح و بلیغ ہو کر ادب عالیہ کا نمونہ بنتا ہے۔

امام بوصیری کے کلام میں فصاحت وبلاغت کا عجیب حسین امتزاج ہے، بہت سارے مطالب کو نہایت مختصر اور موجز الفاظ میں حسن تناسب کا ایسا خوبصورت جامہ پہنایا ہے کہ سہل ممتنع کی شان پیدا ہوگئی ہے، مثلاً فرماتے ہیں:

مَاسَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِہٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْہُ لَمْ یُضَمِ

زمانے نے مجھے کبھی کوئی رنج نہیں پہنچایا، دراں حالیکہ میں نے ذات سرور کائنات ﷺ سے پناہ طلب کر لی ہو اور یہ پناہ ایسی ہے کہ جس پر کسی جانب سے زیادتی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور انور ﷺ کی ذات غریب نواز کے سایہ عاطفت میں انسان جس طرح عافیت وسکون کا احساس پاتا ہے۔ اس کی ترجمانی اس سے زیادہ بلیغ انداز میں ناممکن ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے کہ شعراء نے اس پر اپنے تخیل کی خوب خوب جولانی دکھائی ہے، مگر کوئی بھی امام موصوف کی رفعت تخیل کی گرد کو بھی نہیں پا سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطالب کی نسبت خاص ان کے ذیل کے شعر کے حوالے سے بوصیری کی رہنمائی کر رہی تھی، وہ فرماتے ہیں:

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامٰی وعصمۃ للارامل

وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخ انور کے وسیلے سے ابر باراں کی دعا کی جاتی ہے۔ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔ اسی مضمون کا حامل امام بوصیری کا ایک اور شعر دیکھئے۔ کتنے بڑے مضمون کو کتنے فصیح وبلیغ انداز میں پیش کیا ہے:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ
سواك عند حلول الحادث العمم

اے مخلوق میں کریم ترین ذات اقدس! میرے لیے تیرے سوا اور کوئی نہیں کہ

حادثات زمانہ کے نزول کے وقت میں اس کی پناہ میں آسکوں۔

اسی مضمون کو علامہ اقبال نے بھی ایک شعر میں بیان کیا ہے:

کرم اے شہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا جنہیں دماغ سکندری

مگر امام بوصیری جیسی جامعیت اور بلاغت کا زور پیدا نہ کر سکے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی کے قصیدہ رائیہ کا ایک شعر مزید کہا جاتا ہے۔ جو اسی مضمون کا حامل ہے، فرماتے ہیں:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی و مددگار

مگر فصاحت و بلاغت کے جس مقام پر امام بوصیری کے اشعار جلوہ فگن ہیں وہ بات پیدا نہ ہو سکی۔

مولانا امام احمد رضا خان بریلوی علمی و فقہی دنیا کے امام ہیں اور ساتھ ہی ساتھ نعت گوئی کے فن میں بھی یکتائے زمانہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اسی مضمون سے ملتے جلتے خیال کو بڑے زوردار انداز میں اپنی مشہور نعت میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

انا فی عطشٍ وسخاك اتم
اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم
دو بوند ادھر بھی گرا جانا

بلاشبہ الفاظ کا شکوہ، جذبات کا سیل رواں اور زور معانی اپنے جوبن پر ہے، مگر جامعیت، کاملیت اور مفہوم و معنی کی گہرائی و گیرائی میں امام بوصیری تک پہنچنا مشکل ہو گیا ہے۔

شاعری اپنی جگہ پر ایک نازک مسئلہ ہے، مگر نعت کی شاعری علی الخصوص بہت

نازک ترین صنفِ سخن ہے۔ لوازم نعت میں سوز و گداز، اثر و تاثیر، جذب و انجذاب، عقیدت و محبت، احترام و اکرام کے ساتھ حد ادب اور قیام شریعت کے سخت ضوابط کا پابند ہو کر شعر گوئی کی ہمت کرنا ہوتی ہے۔

امام بوصیری نے ان تمام حدود و قیود کی پابندی کے ساتھ اپنے جذب دل کا اظہار کیا ہے۔ جذب دل سے مجبور ہو کر قصیدہ بردہ شریف لکھنے والے حضرت امام ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے قلب کا درد اور سوز و گداز قاری کے قلب و نظر میں اتارنا چاہتے ہیں۔ محبتِ محبوب کائنات کا وہ حسین رنگ جوان کی آنکھوں میں رچ بس گیا تھا، اسی رنگ کو انہوں نے اپنے پیارے قصیدے میں سمو دیا ہے۔ یہ اسی کرم کا فیض ہے کہ حضرت امام نے اپنے آپ کو نعت پیغمبر ﷺ کیلئے مختص کرایا۔ اس کے بعد کسی امیر وزیر اور صاحب اختیار اقتدار کی شان میں قصیدہ نگاری سے آپ کا قلم آلودہ نہ ہوا، فرماتے ہیں:

خدمتہ بمدیح استقیل بہ

ذنوب عمرٍ مضی فی الشعر والخدم

میں نے حضور پُرنور ﷺ کی شان اقدس میں یہ قصیدہ کہہ کر نعت کی خدمت کی ہے اس کے طفیل میں اپنے عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں کہ جو غیروں کی قصیدہ نگاری اور نوکری چاکری کر کے میں نے کئے ہیں۔

مگر اس قصیدہ نے ان کی شاعری ہی کا نہیں بلکہ ان کی ساری سرگرمیوں اور مشاغل روز و شب کا رخ ہی بدل دیا اور حضور انور ﷺ سے ایک خاص ربط قلبی اور نعت دوام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے، فرماتے ہیں:

ان اتِ ذنباً فما عھدی بمنتقض

من النبی ولا حبلی بمنصرم

اگرچہ میں گنہگار ہوں۔ مگر رسول اکرم ﷺ سے عہد و پیماں ٹوٹنے والا نہیں اور ان کے کرم سے بندھی ہوئی میری امید کی رسی کٹنے والی نہیں۔

کچھ اسی قسم کے جذبات کا اظہار امام بوصیری کے نقش قدم پر چلنے والے حضرت رضا بریلوی نے اپنے اس شعر میں کیا ہے:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

شہنشاہ عالی سلام علیکم

غریبوں کے والی سلام علیکم — شہنشاہ عالی سلام علیکم

تجھے تیرے خالق نے یکتا بنایا — تیرے جسم نورانی کا ثانی نہ سایہ
تُو ظلِ الٰہی ہے قسامِ نعمت — دو عالم پہ سایہ فگن تیری رحمت
مقدس معظم تیری ذاتِ عالی — تیرا فیض کونین میں ہے مثالی
غریبوں کے والی سلام علیکم — غریبوں کے والی سلام علیکم

گداؤں میں تیری سلاطینِ عالم — فقیروں کی صف میں کھڑے ہیں دو عالم
طلب سے بھی پہلے جو جھولی کو بھر دے — نہ ایسا سخی کوئی گزرا نظر سے
جو آیا نہ لوٹا تیرے در سے خالی — عطا بھی انوکھی سخاوت نرالی
غریبوں کے والی سلام علیکم — غریبوں کے والی سلام علیکم

تمہیں رب نے بخشا ہے تاجِ شفاعت — رسولوں کی تم کو ملی ہے امامت
ثنا میں تمہاری ہیں قرآں کے پارے — تمہارے ثنا خواں ہیں ملکوت سارے
تمہارا دو عالم میں رُتبہ ہے عالی — تمہارے ثنا خواں میں جامی و حالی
غریبوں کے والی سلام علیکم — غریبوں کے والی سلام علیکم

ہمارا بھی پورا ہو سرکار مقصد — دکھا دو ہمیں بھی وہ پُر نور گنبد
ہمہ وقت رحمت کا دریا ہے جاری — ہے مخلوقِ چشمِ کرم کی بھکاری
وہ محراب و منبر وہ روضے کی جالی — سکندر بھی ہے تیرے در کا سوالی
غریبوں کے والی سلام علیکم — غریبوں کے والی سلام علیکم

سکندر لکھنوی

درود تاج پر اعتراضات کے جوابات

غزالی زماں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

پھلواروی صاحب نے اپنے رسالے کے آغاز میں لکھا ہے کہ ''درود تاج کی عبارت میں میں طالب علمانہ استفسار کرنے کی جسارت کر رہا ہوں اور مجھے اپنی علمی بے بضاعتی کا اقرار بھی ہے'' اس کے باوجود پورے رسالے کی عبارت میں کہیں بھی حقیقت کی جستجو کا شائبہ نظر نہیں آتا اور طلب ہدایت کی کاوش دکھائی نہیں دیتی۔ انداز تحریر بتایا ہے کہ استفسار کا اصل مقصد اپنے علم وفضل کا غلط تاثر دینا اور درود تاج اور اس جیسے دیگر وظائف کا مذاق اڑا کر صلحائے امت اور ان کے معمولات سے عامۃ المسلمین کو متنفر کرنا ہے۔ انہوں نے درود تاج کی عبارت کو ''بے سروپا'' اور ''بھونڈا'' قرار دیا ہے۔ الفاظ کا یہ انتخاب بتا رہا ہے کہ یہ محض طالب علمانہ استفسار نہیں ہے بلکہ انتہائی سوقیانہ اور غیر مہذب انداز میں مذاق اڑانا ہے۔ درحقیقت درود تاج کے الفاظ کو مشرکانہ قرار دے کر اپنے قلبی عناد کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

تخطئہ فی الواقع خطا کو مستلزم نہیں

اس میں شک نہیں کہ خطا خواہ کسی سے بھی سرزد ہو اسے ثواب نہیں کہا جا سکتا، لیکن ضروری نہیں کہ جس چیز کو کوئی شخص خطا سمجھے وہ درحقیقت بھی خطا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات کسی کی رائے میں خطا ہو لیکن واقعہ اس کے خلاف ہو۔

دیکھئے حدیبیہ میں جن شرائط پر صلح ہوئی مسلمان ان پر راضی نہ تھے بالخصوص سہیل بن عمرو کی یہ شرط کہ اے محمد (ﷺ) ہمارا کوئی آدمی خواہ مسلمان ہو کر آپ کے پاس پہنچے

آپ اسے ضرور ہماری طرف واپس کردیں گے۔ جس پر صحابہ کرام نے "سبحان اللہ کیف یرد الی المشرکین وقد جاء مسلما سبحان اللہ" ! جو مسلمان ہوکر آیا وہ مشرکین کی طرف کیسے لوٹا جائے گا (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸۰ طبع اصح المطابع کراچی) یہ شرط مسلمانوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ اور ناپسندیدہ تھی۔ بخاری شریف میں ہے:

"فکرہ المومنون ذالك وامتغضوا منه"

مسلمانوں نے اس شرط کو نہایت ناپسند کیا اور اس سے غضب ناک ہوئے

(صحیح بخاری جلد اول ص ۳۷۴)

سہیل بن عمرو کے بیٹے ابوجندل مسلمان ہوکر لوہے میں جکڑے ہوئے، بیڑیاں پہنے ہوئے، بڑی مشقت و تکلیف کی حالت میں مکہ سے حضور ﷺ کے پاس حدیبیہ پہنچے تھے اور ایمان کی خاطر انہوں نے مشرکین کی سخت ایذائیں برداشت کی تھیں۔ مگر اس شرط کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی واپس جانے کا حکم دیا۔ ابوجندل اس وقت آہ وزاری کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ مجھے اس حال میں مشرکین کی طرف واپس کیا جارہا ہے حالانکہ مسلمان ہوکر آیا ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے میں کیسے شدائد میں مبتلا ہوں (بخاری جلد ا ص ۳۸۰) حضرت عمر جیسے صائب الرائے انسان کی نظر میں بھی مسلمانوں کے حق میں وہ شرائط انتہائی ذلت کا موجب تھیں۔ انہوں نے کہا فلم نعطی الدنیة فی دیننا جب ہم حق پر ہیں تو اپنے دین میں کیوں پست ہوں (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸۰) جب رسول اللہ ﷺ نے ان شرائط کو مان لیا تو سہل بن حنیف جیسے عظیم و جلیل صحابی نے کہا لو استطیع ان ارد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لرددتہ "اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور اسے رد کر دیتا" لیکن جب نتائج سامنے آئے تو کہنا پڑا واللہ ورسولہ اعلم اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں (بخاری جلد ا ص ۴۵۱، جلد ۲ ص ۶۰۲) اللہ تعالٰی نے قرآن مجید

میں فرمایا: "وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ" اور قریب ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور قریب ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر نہ ہو (البقرہ آیت نمبر ۲۱۶)، لہٰذا کسی چیز کو خطا سمجھنے سے لازم نہیں آتا کہ وہ فی الواقع بھی خطا ہو۔ رسالہ زیر نظر میں پھلواروی صاحب نے جن چیزوں کو غلطی قرار دیا ہے وہ دراصل ان کے اپنے ذہن کی غلطی ہے اگر ایک بھینگے کو ایک کے دو اور دو کے چار دکھائی دیں تو یہ اس کی اپنی نظر کی غلطی ہو گی اسی طرح اگر کوئی یک چشم دو طرفہ بازار میں سے گزرنے کے باوجود یہ کہے کہ شہر تو خوبصورت ہے مگر بازار ایک ہی طرف ہے تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ بازار تو دونوں طرف ہے تیرا ہی ایک بازار بند ہے۔ پھلواروی صاحب کو درود تاج میں جو غلطیاں نظر آئیں وہ ان کی اپنی ناسمجھی کا شاہکار ہیں۔ درود تاج ان اغلاط سے پاک ہے۔

پھلواروی صاحب کے تمام اعتراضات کا خلاصہ ان کے رسالہ کو سامنے رکھ کر ہم ناظرین کرام کے سامنے رکھتے ہیں۔ ان سب اعتراضات کے ترتیب وار جوابات حاضر ہیں۔ انہیں پڑھیے اور پھلواروی صاحب کی علمی لیاقت پر سر دھنیے۔

پہلا اعتراض اور اس کا جواب

"اِسْمُهٗ مَشْفُوْعٌ"

پہلا اعتراض یہ کیا گیا کہ "عربی میں "مشفوع" اسے کہتے ہیں جو مجنوں ہو یا اسے نظر بد لگی ہو یا وہ طاق سے جفت کیا گیا ہو۔ یہ سارے معنی یہاں بے محل ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ لفظ مَشْفُوْعٌ ہو لیکن یہاں یہ معنی لینا بھی صحیح نہیں آنحضور ﷺ شافع ہیں، شفیع ہیں اور مشفع ہیں، یعنی شفاعت کرنے والے مقبول الشفاعت ہیں۔ مشفوع لہ نہیں نعوذ باللہ آنحضور ﷺ کی کوئی شفاعت کرسکتا ہے انتہی کلامہ

پھلواروی صاحب کا یہ اعتراض پڑھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی

ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

انہوں نے لفظ مشفوع سے حضور ﷺ کی ذات پاک کے معنی سمجھ لئے۔ حالانکہ درود تاج میں ذات مقدسہ کے لیے نہیں بلکہ لفظ مشفوع حضور ﷺ کے اسم مبارک کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ذات مقدسہ یقیناً مشفوع لہ نہیں، نہ حضور ﷺ نظر بد لگے ہوئے ہیں، نہ ذات مقدسہ کے حق میں مجنوں کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ جب یہ معانی یہاں متصور ہی نہیں تو پھر ان کے ذکر کی یہاں کیا ضرورت پیش آئی؟ صاحب درود تاج نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ کو نہیں بلکہ اسم مبارک کو مشفوع کہا ہے۔ جو شفع سے ماخوذ ہے۔ شفع کے معنی ہیں کسی چیز کی طرف اس کی مثل کو ملانا اور طاق کو جفت کرنا قرآن پاک کی سورۃ الفجر میں والشفع والوتر (پ ۳۰) قسم ہے جفت کی اور قسم ہے طاق کی۔

المنجد میں شَفَعَ شَفْعًا کے تحت مرقوم ہے۔ الشیئی صیرہ شفعا ای زوجا بان یضیف الیہ مثلہ انتھی (المنجد ص ۳۹۵ طبع بیروت) یعنی شفع الشیئی کے معنی ہیں اس نے شے کو شفع یعنی جفت کر دیا بایں طور کہ ایک شے کی طرف اس کی مثل کو ملا دیا۔

اسی طرح اقرب الموارد میں ہے۔ شفع...... شفعا صیرہ شفعا ای زوجا ای اضاف والی الواحد ثانیا...... یقال کن وترا فشفعہ باخر ای قرنہ بہ انتھی (اقرب الموارد جلد ا ص ۵۹۹) یعنی شفع شفعا کے معنے ہیں، اس نے کسی چیز کو شفع کر دیا۔ یعنی اسے جفت بنا دیا یعنی ایک کی طرف دوسرے کو ملا دیا۔ اہل عرب کا مقولہ ہے کہ وہ طاق تھا اس نے دوسرے کو اس کے ساتھ ملا کر اسے جفت کر دیا یعنی ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا دیا۔

نیز ''تاج العروس'' میں ہے اَلشَّفْعُ خِلَافُ الْوِتْرِ وَهُوَ الزَّوْجُ تَقُوْلُ كَانَ وِتْرًا فَشَفَعْتُهُ شَفْعًا وَشَفِعَ الْوِتْرُ مِنَ الْعَدَدِ شَفْعًا صَيَّرَهُ زَوْجًا یعنی شفع، وتر کے خلاف ہے اور شفع جفت کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کا قول ہے کہ وہ طاق تھا، میں نے اسے جفت کر دیا اور اس نے طاق عدد کو جفت بنا دیا۔ (تاج العروس جلد ۵، ص ۳۹۹)

درود تاج میں لفظ "مشفوع" اشفع سے ماخوذ ہے اور اشفع متعدی ہے اس کا اسم مفعول مشفوع ہے جو مقرون اور جفت کے معنی میں ہے اور "اسمہ مشفوع" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ میں، اذان میں، تکبیر میں اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کا مبارک نام ملایا۔ یہ مقرون کے معنی ہیں اور اذان واقامت میں اسے وتر یعنی طاق نہیں رکھا گیا، بلکہ اسے جفت بنا دیا۔ مؤذن اور مکبر اذان وتکبیر میں حضور ﷺ کا نام ایک بار نہیں بلکہ دو بار پکارتا ہے اور یہی طاق کو جفت بنانا ہے۔

اسم الٰہی کے ساتھ حضور ﷺ کے نام کا متصل ہونا اور اذان وتکبیر میں حضور ﷺ کے نام کا دو بار پکارنا اسمہ' مشفوع کے معنی ہیں اور یہ بالکل واضح، برمحل اور مناسب ہیں۔ انہیں نامناسب اور بے محل قرار دینا کج فہمی اور نادانی ہے۔

مخفی نہ رہے کہ امام قسطلانی نے حضور ﷺ کے اسماء مبارکہ کے ضمن میں ارقام فرمایا "المشفع المشفوع" (مواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۱۸۴ طبع بیروت) یعنی "مشفع" اور "مشفوع" دونوں حضور اکرم ﷺ کے مبارک نام ہیں جس کے بعد صاحب درود تاج کی عبارت قطعاً بے غبار ہو گئی اور پھلواروی صاحب کی لاعلمی بھی بے نقاب ہو کر سامنے آ گئی ہے۔

پھلواروی صاحب کی ایک علمی خیانت

پھلواروی صاحب یہ تو کہہ گئے کہ مشفوع کے معنی مجنون بھی ہیں جیسا کہ المنجد میں ہے مگر اس حقیقت کو چھپا گئے کہ اس معنی کا ماخذ الشفع نہیں۔ علماء لغت میں سے کسی نے آج تک الشفع کے تحت مشفوع کے معنی مجنون نہیں لکھے بلکہ اشفعة کے مادہ پر کلام کرتے ہوئے اہل لغت نے لکھا ہے کہ لفظ الشفعة کے شرعی معنی کے علاوہ ایک معنی "جنون" بھی ہیں۔ دیکھئے اقرب الموارد میں ہے الشفعة ایضا الجنون یعنی لفظ شفعہ کے معنی جنون بھی ہیں۔ (جلد ۱ ص ۵۹۹)

لسان العرب میں الشفعة کے تحت مرقوم ہے ویقال للمجنون مشفوع

ومسفوع (بالسین المہملۃ) (لسان العرب جلد ۸ ص ۱۸۴) قاموس میں الشفعۃ کے تحت لکھا ہے۔ الشفعۃ ایضا الجنون اور اسی کے تحت ارقام فرمایا المشفوع المجنون (قاموس جلد ۳ ص ۴۶)

ان عبارات سے واضح ہو گیا ہے کہ لفظ مشفوع بمعنی مجنون کا ماخذ شفع نہیں بلکہ وہ لفظ الشفعہ ہے جو جنون کے معنی میں آتا ہے۔ درودتاج کے لفظ مشفوع کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جو لوگ اسے مجنون کے معنی پر حمل کرتے ہیں وہ خود مبتلائے جنون ہیں۔ ایسے لوگوں نے الشفع اور الشفعہ کے فرق کو بھی نہیں سمجھا پھر درودتاج کے سیاق میں اس امر کو بھی نظر انداز کر دیا کہ اس کا سوق کلام رسول اللہ ﷺ کی تعریف وتوصیف اور مدح وثناء پر مشتمل ہے جس میں مجنون کے معنی کا تصور مجنون کے سوا کوئی عاقل نہیں کرسکتا۔

لفظ مشفوع کلام علماء میں

صرف یہ نہیں بلکہ پھلواروی صاحب کے حاشیہ برداروں کا دعویٰ ہے کہ مشفوع کا لفظ مجنون کے سوا اور کسی معنی میں کسی نے استعمال نہیں کیا، حالانکہ ان کا یہ قول خود پھلواروی صاحب کے قول کی تکذیب کے مترادف ہے کیونکہ وہ تسلیم فرما چکے ہیں کہ "طاق سے جفت کیا ہوا بھی مشفوع کے معنی ہیں" تاہم مزید وضاحت کے لیے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ لفظ مشفوع مقرون کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ دیکھیے آیت کریمہ سنعذبھم مرتین کے تحت روح المعانی میں گیارہویں پارے کے صفحہ ۱۱ پر مرقوم ہے "ولعل تکریر عذابھم لما فیھم من الکفر المشفوع بالنفاق" یعنی منافقین کے عذاب کے مکرر ہونے کی وجہ شاید یہ ہے کہ ان کا کفران کی نفاق کے ساتھ مقرون ہے۔

یہاں مشفوع مقرون کے معنی میں ہے۔ اسے مجنون کے معنی میں وہی سمجھے گا جو خود مجنوں ہوگا۔ یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص کہہ دے کہ حق شفعہ جنون کے سوا کچھ نہیں اور جب اس سے پوچھا جائے تو لغت کی کتاب کا حوالہ دے دے کہ یہاں شفعہ

کے معنی جنون لکھے ہیں۔ کیا کسی عاقل کے نزدیک یہ بات قابل قبول ہوسکتی ہے؟

قارئین کرام نے دیکھ لیا کہ پھلواروی صاحب درود تاج کے جملے کے ایک جز کو بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

"مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ"

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں "پھر نام مبارک "اسمہ" کا منقوش فی اللوح ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن منقوش فی القلم ہونا نرالی سی بات ہے اگر منقوش فی اللوح بالقلم ہوتا تو پھر بھی بات واضح ہو جاتی" (انتہی)

پھلواروی صاحب نے یہاں بھی ٹھوکر کھائی کہ اس لوح وقلم کا قیاس دنیا کی لوح اور تختی پر کرلیا۔ اس لیے وہ فرما رہے ہیں کہ "نام مبارک اسمہ کا منقوش فی اللوح ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن منقوش فی القلم ہونا نرالی سی بات ہے"۔ الخ

الحمد للہ لوح میں اسم مبارک کا منقوش ہونا آپ کی سمجھ میں آ گیا البتہ قلم میں منقوش ہونا صرف اس لیے آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ نے قیاس مع الفارق سے کام لے کر یہ سوچا کہ قلم لکھتا ہے۔ اس پر لکھا نہیں جاتا مگر آپ کی یہ سوچ اس عالم بالا تک نہیں پہنچ سکتی۔ جہاں لوح وقلم تو درکنار ساق عرش پر بھی رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک منقوش ہے۔ جبکہ حضور ﷺ کے اسم مبارک کے متعلق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ كَانَ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس حدیث کو طبرانی، حاکم، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا۔ حوالہ کے لیے دیکھیے تفسیر فتح العزیز پ ا، ص ۱۸۳ طبع نولکشور طبع بیروت خلاصۃ التفاسیر جلد ا ص ۲۹ طبع انوار محمد لکھنؤ اسی طرح درمنثور میں بھی ہے۔ (بحوالہ خلاصۃ التفاسیر) ایسی صورت میں حضور ﷺ کے اسم گرامی کے قلم میں منقوش ہونے کو نرالی سی بات کہنا بجائے خود نرالی سی بات ہے۔

علاوہ ازیں یہاں بھی قلم پر نام منقوش ہونے کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں پھر

اس کو نرالا مجھنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ اسم مبارک کا لوح میں مکتوب ہونا، حضور ﷺ کے لیے کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ لوح میں تو ہر چیز مکتوب ہے۔ حضور ﷺ کی فضیلت عظمیٰ اور اہم ترین خصوصیت تو یہ ہے کہ نشان عظمت کے طور پر صرف لوح پر نہیں، قلم پر بھی اسم مبارک ثبت و منقوش ہے۔ بلکہ ساق عرش پر بھی حضور ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔ یہ حضور ﷺ کی اس رفعت شان کی ایک جھلک ہے۔ جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ میں فرمایا اگر پھلواروی صاحب اس کا انکار کریں تو ہمارے نزدیک ان کا یہ انکار پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا، جبکہ آیت قرآنیہ اور اس کی مطابقت میں حدیث مذکور بھی حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و رفعت شان کا اعلان کر رہی ہے۔ صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کے اسم مبارک کے منقوش فی اللوح والقلم ہونے کا ذکر اسی نشان عظمت و رفعت کے طور پر کیا ہے جسے پھلواروی صاحب نہیں سمجھ سکے۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب

سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ

تیسرا اعتراض کرتے ہوئے پھلواروی صاحب لکھتے ہیں "سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ واقعہ یہ ہے کہ سدرة المنتهٰى جبریل کا مقام ہے جہاں جا کر وہ ٹھہر گئے اور آگے نہ جا سکے آنحضور ﷺ کی یہ گزرگاہ تھی مقام نہ تھا" انتہیٰ کلامہ

محترم نے اس جملے کو سمجھنے میں بھی غلطی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ سدرة المنتهٰى کے مقام جبریل ہونے کے جو معنی ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ یہاں حضور ﷺ کی خصوصی رفعت شان کا بیان مقصود ہے وہ یہ کہ سدرة المنتهٰى تک کوئی بشر نہیں پہنچا مگر حضور ﷺ اپنی بشریت مطہرہ کے ساتھ وہاں پہنچے۔

"مقامہ" سے یہاں صرف پہنچنے کی جگہ مراد ہے "مقامِ ابراہیم" کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہے اور صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر شریف کو اپنا "مقام"

فرمایا۔ حدیث کے الفاظ ہیں، **مادمت فی مقامی ھذا** (بخاری جلد ۱ ص ۷۷، مسلم جلد ۲ ص ۲۶۳) جس کے معنی پہنچنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں۔ درود تاج کے اس جملہ میں مقامہ کا یہی مفہوم ہے۔ مقام جبریل پر مقامِ مصطفٰی کا قیاس ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مصطفٰی ﷺ کا قیاس جبریل پر۔

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب

قاب قوسین کا اعراب

پھلواروی صاحب کا یہ فرمان بھی غلط ہے کہ یہاں "قاب" کو مرفوع پڑھنا چاہیے انتہی۔ انہوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ قرآن مجید کے الفاظ "قاب قوسین" کو بطور حکایت درود تاج میں شامل کیا گیا ہے اور درود تاج میں "قاب قوسین" کا نصب اعراب حکائی ہے۔ اعراب حکائی کی بحث میں صاحب معجم النحو نے لکھا ہے "**الحکایة لغة المماثلة واصطلاحا ایراد اللفظ المسموع علی ھیئة کمن محمدا اذا قیل رائیت محمدا**"۔ "یعنی حکایت' لغۃً مماثلت ہے اور اصطلاح میں کسی لفظ مسموع کو اس کی ہیئت پر وارد کرنا" حکایت" ہے من محمدا؟ جب کہا جائے رائیت محمد (ص ۱۷۶ طبع مصر)

آیتِ قرآنیہ میں لفظ "قاب" نصب کے ساتھ مسموع ہے اس کی ہیئت پر درود تاج میں حکایۃً وارد کیا گیا ہے۔ کس اہل علم کے نزدیک اعراب حکائی ناجائز ہے؟

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب

قاب قوسین کا معنی

اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ "قاب قوسین" کو حضور کا مطلوب و مقصود قرار دینا اس وقت تک محل نظر رہے گا جب تک کتاب اللہ، سنت رسول اللہ سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے" (انتہی)

میں عرض کروں گا کہ اسے محل نظر کہنا خود محل نظر ہے۔ شاید قاب قوسین کے مرادی معنی پھلواروی صاحب نہیں سمجھے۔ اس سے مراد کمال قرب الٰہی ہے اور یہ کمال قرب

اپنے حسب حال ہر مومن کا مطلوب ومقصود ہے کتاب وسنت کی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ بندے کو کمال قرب نصیب ہو جو کمال عبدیت کا معیار ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر یہ مضمون وارد ہے۔ مثلاً اَلسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (الواقعہ آیت ۱۰،۱۱) اور جو سبقت کرنے والے ہیں وہ تو سبقت ہی کرنے والے ہیں، وہی اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں۔

اور بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ودنا الجبار رب العزة فتدلی حتی کان منه قاب قوسین او ادنی اور جبار رب العزۃ قریب ہوا، پھر اور زیادہ قریب ہوا، یہاں تک کہ وہ اس (عبد مقدس) سے دو کمانوں کی مقدار تھا یا اس سے زیادہ قریب۔ (بخاری جلد۲، ص ۱۱۲۰)

اب تو پھلواروی صاحب سمجھ گئے ہوں گے کہ "قاب قوسین" کے معنی کمال قرب ہیں جو یقیناً حضور ﷺ کا مطلوب ومقصود ہے۔

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب

درود تاج کی عربیت بے غبار ہے

اس کے بعد پھلواروی صاحب فرماتے ہیں علاوہ ازیں یہ پوری عبارت ہی عجمی قسم کی عربی عبارت ہے "موجودہ" کی ترکیب اضافی کچھ عجیب سی ہے...... "مقصودہ" اس کا موجود ہے کیا مطلب ہوا؟" (انتہی)

اس عبارت کو عربی عبارت کہہ کر بلا دلیل عجمی قسم کی عربی عبارت کہنا ہماری فہم سے بالاتر ہے۔

والمطلوب مقصوده کا مطلب

جس عبارت کے معنی انہوں نے پوچھے ہیں وہ اپنے معنی میں بالکل واضح ہے کہ "قاب قوسین" یعنی کمال قرب حضور ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب وہی چیز ہوتی ہے جو کسی کا مقصود ہو۔ حضور ﷺ کا مقصود ایسا نہیں جسے حضور نے نہ پایا ہو، بلکہ وہ پایا ہوا

ہے۔ لہٰذا ’’موجودہ‘‘ کی ترکیب کو عجیب سی ترکیب کہنا عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔

ساتواں اعتراض اور اس کا جواب

انیس الغریبین

پھلواروی صاحب نے ’’انیس الغریبین‘‘ پر بھی اعتراض کیا ہے، فرماتے ہیں ’’کس عربی دان کو نہیں معلوم کہ ’’غریب‘‘ کی جمع ’’غرباء‘‘ ہے نہ کہ غریبین۔ آگے خود ہی اس درود کے مصنف نے ’’محب الفقراء والغرباء والمساکین‘‘ لکھا ہے‘‘ انتھی

یہ اعتراض بھی ان کی علمی کمزوری کا نتیجہ ہے انہوں نے اس حقیقت کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ فعیل کے ہم وزن جس صیغے کی جمع سالم نہیں آتی وہ وہی صیغہ ہے جو مفعول کے معنی میں ہو۔ جاربردی شرح شافیہ میں ہے۔ ثم مذکر هذا الجمع لا یجمع بالواو النون فرقا بینه وبین فعیل بمعنی فاعل ککریم یعنی فعیل بمعنی مفعول کی جمع سالم نہیں آتی تا کہ فعیل بمعنی مفعول اور فعیل بمعنی فاعل کے درمیان امتیاز باقی رہے جیسے کریم انتھی (جاربردی ص ۹۸ طبع سٹیم پریس لاہور) یعنی کریم چونکہ فاعل کے معنی میں ہے اس لیے یہ اس قانون کے ماتحت نہیں بلکہ اس کی جمع کریمون آتی ہے، جیسا کہ رضی شرح شافیہ میں ہے۔

والذی بمعنی الفاعل یجمع جمع السلامة نحو رحیمون ورحیمات وکریمون وکریمات فلم یجمع الذی بمعنی المفعول جمع السلامة فرقا بینهما یعنی فعیل کے وزن پر جو صیغہ فاعل کے معنی میں آئے اس کی جمع سالم آتی ہے۔ جیسے رحیم کی جمع رحیمون اور رحیمۃ کی جمع رحیمات اور کریم کی جمع کریمون اور کریمۃ کی جمع کریمات ہے تو فعیل کے وزن پر جو صیغہ کہ مفعول کے معنی میں ہو اس کی جمع سالم نہیں آتی تا کہ دونوں کے درمیان فرق باقی رہے۔ انتھی۔

(رضی شرح شافیہ جلد ۲ ص ۱۴۸ طبع بیروت)

لفظ غریب فعیل کے وزن پر صرف فاعل کے معنی میں آتا ہے لہٰذا اس کی جمع

غریبون اور غریبین اسی طرح جائز ہے جس طرح رحیم کی جمع رحیمون اور کریم کی کی جمع کریمون جائز ہے۔

صاحب درود تاج نے غریبین کے بعد غرباء کا لفظ وارد کر کے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ اس کی جمع سالم اور مکسر دونوں جائز ہیں۔ جیسے رحیم اور کریم کی جمع سالم اور جمع مکسر یعنی رحماء اور کرماء دونوں بلاشبہ جائز ہیں۔

لفظ غریبین کا استعمال

امام لغت حدیث علامہ محمد طاہر نے اپنی مشہور و معروف تصنیف ''مجمع بحار الانوار'' کے مقدمہ میں اپنے ماخذ کا ذکر کرتے ہوئے کتاب ''ناظر عین الغریبین'' کا ذکر فرمایا اور غریبین کی مناسبت سے حرف غ اس کے لیے رمز قرار دیا اور متعدد مقامات پر ''ناظر عین الغریبین'' سے حدیث کے مطالب وفوائد اخذ کیے۔ علامہ محمد طاہر جو کچھ نہایہ سے اخذ کرتے ہیں بعض اوقات اس کے ساتھ ان فوائد کو بھی شامل کر دیتے ہیں جو ناظر عین الغریبین سے اخذ فرماتے ہیں جیسا کہ علامہ موصوف نے آغاز کتاب میں فرمایا

''واضم الی ذالك ما فی ناظر عین الغریبین من الفوائد''

(مجمع بحار الانوار جلد ا ص ۳ طبع نولکشور)

یہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری لیکن اس کے ملتقطات اور فوائد ماخوذہ کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ''ناظر عین الغریبین'' لغت حدیث میں عظیم و جلیل کتاب ہے۔ جس کے نام ''ناظر عین الغریبین'' سے صاف ظاہر ہے کہ اہل علم نے لفظ غریبین استعمال کیا ہے۔ پھلواروی صاحب نے لفظ غریبین کو غلط قرار دے کر اپنی لاعلمی کا مظاہرہ فرمایا۔

علاوہ ازیں اگر ہمارے پیش کردہ حوالہ جات اور علماء صرف ونحو کی واضح عبارات سے قطع نظر نہیں کر لیا جائے تب بھی لفظ غریبین کے استعمال کو غلط کہنا صحیح نہیں کیونکہ اس قسم کا استعمال آخر کلمات میں رعایت تناسب کی صورت میں بلاشبہ جائز ہے۔ ایسے

استعمال کی مثال قرآن مجید کی سورۂ دھر میں "سلا سلاً" اور "قواریراً" کو تنوین کے ساتھ پڑھنا ہے جو خلاف قاعدہ اور اہل عرب کے استعمالات اور محاورات کے خلاف ہے کیونکہ دونوں لفظ غیر منصرف ہیں اور غیر منصرف پر تنوین جائز نہیں، مگر علماء نے سجع یا فاصلہ کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ متصلا استعمال ہونے والے کلمات کے آخر میں تناسب کی رعایت کی بنا پر بلا شبہ اسے جائز کہا۔ (ملخصاً) (النحو الوافی جلد۴،ص ۲۷۰، ۲۷۱) سلا سلا (بالتنوین) نافع، کسائی، ابوبکر اور ہشام کی قرأت ہے۔ (تفسیر مظہری جلد ۱۰ص ۱۴۹) اور قواریرا (بالتنوین) ابن کثیر کی قرأت ہے۔ (مظہری جلد ۱۰ ص ۱۵۷) یہ دونوں قرأتیں مراعات تناسب کی وجہ سے جائز ہیں۔ قرأت متواترہ کی بناء پر ان کے جائز ہونے میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ درود تاج میں لفظ غربیین بھی بصورت سجع کلمات متجاوزہ کے آخر میں تناسب کی رعایت کی بنا پر بلا شبہ جائز ہے، بلکہ حسب تصریح صاحب النحو الوافی جلد۴، ص ۲۷۰ آخرت کلمات کا یہ تناسب مخاطب کی سمع کو لذت بخشتا ہے اور سننے والے کے کان کو شیرینی فراہم کرتا ہے۔ تقویت معنی میں نہایت مؤثر ہے۔ قاری اور سامع دونوں کی روح میں ان کلمات کو پیوست کر دیتا ہے۔ (انتہی)

پورا درود تاج اسی نوعیت کا ہے، بالخصوص انہی کلمات متجاوزہ مختومہ بالسجع کو ایک مرتبہ اسی خیال سے پڑھیں اور اندازہ فرمائیں کہ مراعات تناسب نے ان کلمات کو کس قدر مؤثر کر دیا ہے۔ بشرط محبت آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ دل کی گہرائیوں میں یہ کلمات اترتے چلے جا رہے ہیں۔ سامع لطف اندوز ہو رہے ہیں اور روح کو غذا میسر ہو رہی ہے۔ درود تاج کے وہ کلمات مبارکہ حسب ذیل ہیں:۔

سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، رحمة للعالمین، راحة العاشقین، مراد المشتاقین، شمس العارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین۔

اگر اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جائے کہ آخر کلمات میں رعایت تناسب کا حکم النحو الوافی میں غیر منصرف سے متعلق ہے اور ہمارے پیش نظر لفظ غریبین ہے تو اس کا ازالہ یہ ہے کہ خلاف قاعدہ اور محاورات اہل عرب کے خلاف ہونے میں غیر منصرف پر تنوین داخل کرنا اور بزعم فاضل مخاطب غریب کی جمع غریبین لانا دونوں یکساں ہیں، لہٰذا آخر کلمات میں رعایت تناسب کا حکم بھی دونوں کے لیے یکساں ہوگا۔

آٹھواں اعتراض اور اس کا جواب

لفظ غریب کا معنیٰ

اس کے بعد پھلواروی صاحب فرماتے ہیں کہ درود تاج میں دونوں جگہ لفظ غریب کا وہ مفہوم لیا گیا ہے جو ہماری اُردو زبان میں ہے یعنی محتاج، بے مایہ'' (انتہی)

ان کا دعویٰ محض بلا دلیل ہے۔ درود تاج میں انیس الغریبین اور محبّ الفقراء والغرباء دونوں جگہ پر لفظ غریب سے اجنبی مراد ہے۔ اجنبی اور پردیسی کا کوئی انیس اور محبّ نہیں ہوتا۔ رسول کریم ﷺ ہر پردیسی اور اجنبی کے انیس اور محبّ ہیں۔ انیس الغریبین اور محبّ الفقراء والغرباء کا یہی مفہوم ہے۔ انیس اور محبّ اس مفہوم کے لیے واضح قرینہ ہیں۔

شاید پھلواروی صاحب نے غرباء کے ساتھ لفظ فقراء اور مساکین کے الفاظ دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ فقراء اور مساکین محتاج ہوتے ہیں۔ اس لیے غرباء سے بھی محتاج لوگ ہی مراد ہیں مگر انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ لفظ غرباء، فقراء کا معطوف ہے اور مساکین کا معطوف علیہ، عطف مغایرت کو چاہتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں دونوں میں سے کسی ایک جگہ بھی لفظ ''غریب'' کا مفہوم محتاج و بے مایہ نہیں لیا گیا بلکہ دونوں جگہ وہ اجنبی ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ پھلواروی صاحب کا یہ اعتراض دراصل اظہار عناد کے سوا کچھ نہیں۔

نواں اعتراض اوراس کا جواب

راحة العاشقین

پھلواروی صاحب نے درودتاج کے الفاظ "راحة العاشقین" میں لفظ "عاشقین" پراعتراض کرتے ہوئے لکھاہے "محبت ایک لطیف میلان قلب کانام ہے مگرعشق محض زورگندم ہوتاہے جس کاساراتعلق حسن وشباب سے ہے۔ مولانا روم نے صحیح کہاہے:

عشق نہ بود آنکہ در مردم بود
ایں خمار از خوردن گندم بود

"لفظ عشق اتناگراہوا،گھٹیااورسخیف لفظ ہے کہ قرآن اوراحادیث صحیحہ نے اس لفظ کے استعمال سے مکمل احترازکیاہے" (انتہی)

عشق کے معنی

پھلواروی صاحب نے عشق کے معنی زورگندم بتائے ہیں۔ جوآج تک کسی نے نہیں بتائے۔ لغت کی کسی کتاب میں لفظ عشق کے یہ معنی کوئی نہ دکھاسکےگا۔ البتہ اس معنی پرانہوں نے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے ضروراستدلال فرمایاہے۔ جوپھلواروی صاحب کے حواس باختہ ہونے کی دلیل ہے۔ مولانا رومی تواس شعرمیں یہ فرمارہے ہیں کہ لوگوں میں جوخواہش نفسانی پائی جاتی ہے۔ وہ عشق نہیں وہ تومحض گندم کھانے کاخمار ہے۔ پھلواروی صاحب نے اسی خمارگندم کوعشق قراردےدیاجس کے عشق ہونے کی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نفی فرمارہے ہیں۔

ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیاکہیے

عشق مولانا رومی کی نظرمیں

مولانا نے اس شعرمیں خمارگندم کی مذمت کی ہے مگرحسب ذیل اشعارمیں عشق کی

مدح فرمائی ہے۔

ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد
اوز حرص وعیب کلی پاک شد
شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت وناموس ما
اے تو افلاطون وجالینوس ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد
کوہ در رقص آمدو چالاک شد

یعنی جس کے وجود نفسانی کا جامہ عشق سے چاک ہو گیا وہ حرص اور ہر عیب سے پاک ہو گیا۔ اے ہمارے عشق خوش سودا، اور ہماری تمام بیماریوں کے طبیب تو خوش رہ۔ اے ہماری نخوت وغرور کی دوا، اے ہمارے عشق تو ہی ہمارا افلاطون اور جالینوس ہے، جسم خاکی عشق سے افلاک پر پہنچا، پہاڑ رقص میں آ کر چست وچالاک ہو گیا۔

ان اشعار میں مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عشق خوش سودا کو تمام بیماریوں کا طبیب اور اسی عشق کو اپنی نخوت وناموس کی دوا اور اسی عشق کو اپنا افلاطون اور جالینوس فرما کر اس کی مدح فرمائی ہے۔ پہلے شعر کے ساتھ ان اشعار کو ملا کر پڑھئے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مفہوم آپ پر واضح ہو جائے گا کہ زور گندم عشق نہیں کیونکہ وہ انسانی خواہشات کو ابھارتا اور انسان کو بے شمار امراض قلبیہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ عشق تو ان کے نزدیک ایک ایسا جوہر لطیف ہے کہ اگر وہ کسی کے وجود نفسانی کا جامہ چاک کر دے تو وہ حرص اور ہر عیب سے پاک ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں عشق ہی ہماری تمام بیماریوں کا طبیب اور نخوت وناموس کی دوا ہے۔ اسی عشق نے جسد خاکی کو افلاک پر پہنچایا اور اسی عشق سے پہاڑ رقص میں آیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مولانا کے نزدیک زورِ گندم عشق نہیں کیونکہ وہ امراضِ قلبیہ کا سبب ہے اور عشق ان کے نزدیک تمام امراضِ قلبیہ کا طبیب ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا

محبت

اس ضمن میں پھلواروی صاحب نے ایک لطیف میلانِ قلب کا نام محبت رکھا ہے۔ گویا ان کے نزدیک محبت میں نفسانی خواہش اور زورِ گندم اور حسن وشباب سے تعلق کا شائبہ ممکن ہی نہیں، حالانکہ اہلِ عرب کے کلام اور محاورات میں محبت کا لفظ حسن وشباب کے نشق، نفسانی خواہش اور زورِ گندم کے معنی میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔ حدیث میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً بخاری شریف میں ہے انها كانت لي بنت عم احببتها كا شد ما يحب الرجال النساء فطلبت منها فابت یعنی غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں میں سے ایک نے کہا، میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں ایسی محبت کرتا تھا جیسی شدید ترین محبت مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے، لہٰذا میں نے اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہی تو اس نے انکار کر دیا۔ (بخاری جلد ا ص ۳۱۴)

الفاظ حدیث کی روشنی میں پھلواروی صاحب کے اپنے من گھڑت عشق کے معنی اور محبت میں کیا فرق رہا؟ مولانا رومی کے اشعار میں تو عارفین کا عشق مذکور تھا جو راحة العاشقين کے الفاظ سے مراد ہے۔

اب اہلِ لغت کی طرف آیئے۔ تمام اہلِ لغت نے لفظ عشق پر کلام کرتے ہوئے اس کے معنی "فرطِ محبت" کے لکھے ہیں۔ مختار الصحاح ص ۴۳۷ میں ہے۔ العشق فرط الحب اسی طرح لسان العرب جلد ۱۰ ص ۲۵۱، تاج العروس جلد ۷ ص ۱۱۳ اور قاموس جلد ۳، ص ۲۶۵ میں ہے۔

جس طرح محبت پاکیزہ بھی ہوتی ہے اور خبیث بھی۔ اسی طرح عشق بھی پاکیزگی اور خبث دونوں میں پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو قاموس میں ہے العشق افراط الحب

ویکون فی عفاف وفی دعارۃ (ص ۲۶۵، جلد۲) یعنی عشق کا معنی افراط محبت ہے جو پاک دامنی میں ہوتا ہے اور خبث میں بھی، معلوم ہوا کہ عشق اور محبت میں شدت اور افراط کے سوا کوئی فرق نہیں۔

لفظ عشق کا ثبوت

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں کہ ''لفظ عشق اتنا گرا ہوا، گھٹیا اور سخیف لفظ ہے کہ قرآن اور احادیث صحیحہ نے اس لفظ کے استعمال سے مکمل احتراز کیا ہے''۔

قرآن وحدیث میں لفظ ''عشق'' سے مکمل احتراز کا دعویٰ محل نظر ہے قرآن میں نہ سہی مگر حدیث میں ''عشق'' کے الفاظ موجود ہیں۔ بروایت خطیب بغدادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ''من عشق فکتم وعف فمات فھو شھید'' یعنی جس کو کسی سے عشق ہوا پھر اس نے چھپایا اور پاک دامن رہتے ہوئے مر گیا تو وہ شہید ہے (الجامع الصغیر جلد۲، ص ۱۷۵، طبع مصر)

اگر چہ ان دونوں حدیثوں میں ضعف کا قول کیا گیا ہے لیکن اس حدیث کو امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں اسانید متعددہ سے وارد کیا بعض میں کلام کیا اور بعض کو برقرار رکھا۔ جن اسانید کو برقرار رکھا وہ ضعیف نہیں، چنانچہ امام سخاوی نے اس حدیث کی اسانید میں سے ایک سند کے متعلق فرمایا وھو سند صحیح (مقاصد حسنہ ص ۴۲۰)

علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام خرائطی وغیرہما نے روایت کیا۔ بعض محدثین کے نزدیک اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں من عشق فعف فکتم فصبر فھو شھید جس کو کسی سے عشق ہو گیا، پھر وہ پاک دامن رہا اور اسے چھپایا اور صبر کیا تو وہ شہید ہے۔ اور امام بیہقی نے اسے طرق متعددہ سے روایت کیا۔

(مقاصد حسنہ ص ۴۱۹، ص ۴۲۰ طبع مصر)

اہل علم جانتے ہیں کہ طرق متعددہ سے سند ضعیف کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ لفظ عشق حدیث میں وارد ہے۔ قرآن وحدیث میں اس سے مکمل احتراز کا جو

دعویٰ کیا گیا ہے۔ صحیح نہیں۔

عدم ورود ثبوت سخافت نہیں

علاوہ ازیں پھلواروی صاحب کی یہ دلیل کہ لفظ عشق چونکہ قرآن وحدیث میں وارد نہیں ہوا۔ اس لیے وہ نہایت گرا ہوا، گھٹیا اور رخیف ہے قطعاً درست نہیں۔ بکثرت کلمات فصیحہ کتاب وسنت میں وارد نہیں ہوئے۔ مثلاً لفظ ''ظروف'' اور اس کا واحد ''ظرف'' قرآن میں کہیں وارد نہیں ہوا۔ نیز ''نظم'' اور ''نسق'' دونوں محاورات عرب میں کثیر الاستعمال اور فصیح ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی قرآن مجید میں کہیں وارد نہیں ہوا۔ نہ ان دونوں میں سے کوئی لفظ کسی حدیث میں آیا ہے۔ ترمذی شریف میں ''نظام بال'' کے الفاظ وارد ہیں (جلد ۹ ص ۵۹ طبع مصر) اور مسند امام احمد میں ایک جگہ لفظ ''منظومات'' اور دوسری جگہ ''انتظمت'' کا لفظ آیا ہے (جلد ۲ ص ۲۱۹، جلد ۵۲ طبع بیروت) لیکن لفظ نظم بعینہٖ آج تک کسی حدیث میں منقول نہیں ہوا۔ اسی طرح ناسقوا بین الحج والعمرۃ کے الفاظ بعض علماء نے حدیث سے نقل کیے ہیں (مجمع بحار الانوار جلد ۳، ص ۳۵۲ طبع نولکشور) لیکن لفظ نسق آج تک کسی حدیث سے کسی نے نقل نہیں کیا۔ کیا پھلواروی صاحب ان الفاظ کو بھی گھٹیا، گرا ہوا اور رخیف قرار دیں گے؟

پھر یہ کہ لفظ عشق نہ سہی مگر اس کے معنیٰ ''شدت محبت اور فرط محبت'' جو لغت کی معتبر کتابوں سے ہم نقل کر چکے ہیں۔ قرآن وحدیث میں بکثرت وارد ہیں جیسے ''وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ'' اور جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ محبت رکھنے والے ہیں (پ ۲ بقرہ)

اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ ''حتی اکون احب الیہ'' مومن وہی ہے جس کے دل میں سب سے زیادہ میری محبت ہو (بخاری جلد ۱ ص ۷، مسلم جلد ۱، ص ۴۹) شدت محبت اور زیادت محبت ہی عشق کے معنی ہیں جو اس آیت اور اس حدیث میں وارد ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی فرط محبت کے معنی میں علماء اور صلحاء امت اور

فصحاء ملت نے نظماً و نثراً اس لفظ عشق کو جس کثرت سے استعمال کیا ہے کسی سے مخفی نہیں۔

کیا اس کے بعد بھی اسے گرا ہوا، گھٹیا اور سخیف کہنے کا جواز باقی رہتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ لفظ عشق اصل میں گھٹیا اور گرا ہوا نہیں ہے۔ نہ بقول پھلواروی صاحب قرآن وحدیث میں اس کا عدم استعمال اس کے گھٹیا، سخیف اور گرا ہوا ہونے کی دلیل ہے بلکہ پھلواروی صاحب کی ذہنیت رکھنے والے اگلے پچھلے لوگوں نے اس کے معنی زور گندم سمجھ کر اسے گرے ہوئے، گھٹیا اور سخیف معنی میں استعمال کیا۔ اسی لیے اس کا استعمال عام مذموم قرار پایا۔ بجز ایسے بعض استعمالات کے جہاں سخیف اور گھٹیا معنی کا واہمہ متصور ہی نہ ہو۔ جیسے راحة العاشقين یہاں اس قسم کے توہم کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا ہے۔

دسواں اعتراض اور اس کا جواب

اقارب سے کمال درجے کی محبت

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں انسان کو اپنے والدین سے، بہن، بھائی سے دختر وفرزند سے کمال درجے کی محبت تو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی عشق نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔" (انتہی)

ہم ابھی ثابت کر چکے ہیں کہ عشق کے معنی کمال درجے کی محبت کے سوا کچھ نہیں لیکن ماں باپ، بہن بھائی کے ساتھ کمال محبت کو عشق اس لیے نہیں کہا جاتا اور نہ کہا جا سکتا ہے کہ پھلواروی صاحب جیسے ذہنیت رکھنے والوں نے خمار گندم کا نام عشق رکھ دیا ہے، جس کا تصور بھی والدین اور بہن، بھائی کے متعلق نہیں کیا جا سکتا۔

گیارہواں اعتراض اور اس کا جواب

زور گندم اور عشق

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں محبت کو بقا ہوتی ہے، عشق فانی ہے۔ (انتہی)

درست فرمایا! زور گندم یقیناً فانی ہے، مگر وہ عشق نہیں عشق تو کمال محبت کا نام ہے اور وہ

باقی ہے۔

بارہواں اعتراض اور اس کا جواب

حضور ﷺ کو معشوق کہنا جائز نہیں

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں ''حضور ﷺ کو معشوق کہنا انتہائی بدتمیزی ہے۔ پس جب رسول اللہ معشوق نہیں تو راحة العاشقین کس طرح ہو سکتے ہیں''؟ (انتھی)

بجا فرمایا کوئی صاحب ہوش وحواس رسول اللہ ﷺ کے حق میں یہ لفظ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کہے گا تو یقیناً بدتمیز قرار پائے گا مگر صاحب درودتاج نے حضور ﷺ کے حق میں یہ لفظ نہیں کہا۔ اس مقام پر پھلواروی صاحب کا یہ کہنا کہ جب حضور ﷺ معشوق نہیں تو ''راحة العاشقین'' کیسے ہو سکتے ہیں؟ انتہائی مضحکہ خیز ہے، حکم اور اطلاق کا فرق بھی پھلواروی صاحب نہیں سمجھ سکے۔ عشق کے معنی کمال محبت کے اعتبار سے العاشقین کے معنی محبین کاملین ہیں۔ جس کا مفادیہ ہے کہ حضور ﷺ محبوب اکمل ہیں۔ محبوب اکمل اپنے محبّ کامل کی راحت ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ درودتاج میں حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر محبوب اکمل ہونے کا حکم ہے۔ لفظ معشوق کا اطلاق نہیں۔

صاحب درودتاج نے حضور ﷺ کو راحة العاشقین کہا ہے معشوق نہیں کہا۔ پھلواروی صاحب کا ان پر یہ الزام کہ انہوں نے راحة العاشقین کہہ کر حضور ﷺ کو معشوق کہہ دیا۔ اگر حضور ﷺ معشوق نہیں تو راحة العاشقین کیسے ہو سکتے ہیں۔ بالکل ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو ''خلق کل شئی'' کہنے والے پر یہ الزام لگا دیا جائے کہ معاذ اللہ اس نے اللہ تعالیٰ کو خالق الخنازیر کہہ کر شان الوہیت میں گستاخی کی ہے، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ خالق الخنازیر نہیں تو خالق کل شئی کیسے ہو سکتا ہے؟ جس طرح یہ الزام قطعاً غلط اور لغو ہے، اسی طرح راحة العاشقین کہنے کی بنیاد پر مؤلف درودتاج پر حضور ﷺ کو معشوق کہنے کا الزام بھی غلط، بیہودہ اور لایعنی ہے۔

راحۃ العاشقین پر اعتراض کا خمیازہ

اگر پھلواروی صاحب ''راحۃ العاشقین'' کے الفاظ سے یہ الزام لگاتے ہیں کہ درود تاج میں حضور ﷺ کو معشوق کہا گیا ہے، تو اپنے اوپر بھی اس الزام کو قبول کر لیں کہ انہوں نے ماں، بہن اور بیٹی کو محبوبہ کہا ہے، جبکہ ماں، بہن اور بیٹی کو اس کے بیٹے، بھائی اور باپ کی محبوبہ کہنا انتہائی معیوب ہے۔ ہم ابھی پھلواروی صاحب کا کلام نقل کر چکے ہیں کہ انسان کو اپنے والدین، بھائی بہن سے دختر و فرزند سے کمال درجہ کی محبت ہوتی ہے۔ پھلواروی صاحب نے یہ کہہ کر ماں بہن اور بیٹی کو محبوبہ کہہ دیا، کیونکہ اگر وہ محبوبہ نہیں تو ان کے ساتھ کمال درجہ کی محبت کیسے ہو سکتی ہے؟

اگر پھلواروی صاحب اپنے اوپر یہ الزام قبول کرنے کو تیار نہیں تو درود تاج کے مؤلف پر الزام رکھنا سراسر ناانصافی نہیں تو کیا ہے؟

تیرھواں اعتراض اور اس کا جواب

''محبوب رب المشرقین''

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں محبوب کا لفظ لغۃ تو غلط نہیں ہو سکتا لیکن آنحضور ﷺ کے لیے یہ لفظ میری ناقص نگاہوں سے نہیں گزرا۔ صحابہ کرام ''خلیلی'' یا ''حبیبی'' تو کہتے تھے لیکن ''محبوبی'' و ''معشوقی'' کبھی نہ کہا (انتہی کلامہ)۔

پھلواروی صاحب کے آخری جملے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ حضور ﷺ کو محبوب کہنا اور معشوق کہنا دونوں کا حکم ایک ہے، لفظ معشوق کے متعلق تو ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ حضور ﷺ کے حق میں یہ لفظ کہنا انتہائی بدتمیزی ہے بجز کسی بے حواس کے کوئی مسلمان حضور ﷺ کو معشوق نہیں کہہ سکتا، لیکن لفظ محبوب کو بھی اس کے ساتھ ملا دینا انتہائی جسارت ہے۔ کیا پھلواروی صاحب نے یہ سمجھ لیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ثناء میں کوئی ایسا لفظ جائز نہیں جو صحابہ نے نہ کہا ہو؟

اگر واقعی وہ سمجھتے ہیں تو بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں۔ متقدمین ومتاخرین علماء وصلحاء امت نے حضور ﷺ کی مدح وثناء میں بے شمار ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ مثلاً ''وسیلتی''، ''محسن اعظم''، ''امام الانبیاء'' جن پر آج تک کسی نے انکار نہیں کیا اور بلاشبہ جائز ہیں۔ ہاں ایسا کوئی لفظ جو آنحضور ﷺ کے شایان شان نہ ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں، نہ درود تاج میں کوئی ایسا لفظ وارد ہوا۔

پھلواروی صاحب کے اس آخری جملے سے کچھ ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے محبوب ہونے کا تصور ان کے لیے معاذ اللہ سوہان روح ہے۔

چودھواں اعتراض اور اس کا جواب

''جد الحسن والحسین''

حسنین کریمین بلکہ جمیع امت مسلمہ باعث فخر

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں ''رسم دنیا کے مطابق چھوٹا اپنے بڑوں کے لیے باعث فخر ہوسکتا ہے، لیکن صرف اسی وقت جبکہ وہ مجموعی حیثیت سے یا کسی خاص امتیازی کارگزاری میں اپنے بزرگوں سے آگے نکل جائے۔ کم ازکم ان کے برابر ہو جائے یا کسی ایسے وصف کا مالک ہو جائے۔ جو اس کے بڑوں کو حاصل ہی نہ ہوا ہو۔ نواسہ رسول ہونا حضرات حسنین کے لیے باعث فخر ہوسکتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کے لیے حسنین کا نانا ہونا قطعاً کوئی شرف نہیں، مہاجرین وانصار کو چھوڑ کر کسی ایسے کو باعث فخر بنانا جو نہ مہاجر ہے نہ انصار۔ یقیناً ایک ایسی غالیانہ ذہنیت کا غماز ہے جس کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں''۔ (الخ ملخصاً)

پھلواروی صاحب نے رسم دنیا کا سہارا لے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ دین کے کسی گوشے میں انہیں پناہ نہ ملی۔ ذرا دین کے میدان میں آئیے، ہم آپ کو بتائیں گے کہ کسی کا باعث فخر ہونا ہرگز اس بات کو مستلزم نہیں کہ جس شخص کے باعث فخر کیا جائے وہ فخر کرنے والے سے افضل یا اس کے برابر ہو۔ دیکھئے حدیث میں وارد ہے کہ ''انی

مکاثر بکم الانبیاء یوم القیامة" میں تمہارے باعث قیامت کے دن انبیا علیہم السلام پر فخر کروں گا (مسند احمد جلد ۳ ص ۲۴۵ طبع بیروت) اور ترمذی میں ہے "انی مکاثر بکم" میں تمہارے باعث فخر کروں گا (ترمذی جلد ا ص ۳ طبع دہلی) اور ابوداؤد میں ہے "فانی مکاثر بکم" بے شک میں تمہارے سبب فخر کروں گا (ابوداؤ جلد ا صد ۲۸۰، طبع اصح المطابع کراچی) یہی الفاظ نسائی میں بھی ہیں (جلد ۲، ص ۵۹ طبع دہلی) اور مسند احمد میں ایک دوسری جگہ وارد ہے۔ "و مکاثر بکم" میں تمہاری وجہ سے فخر کروں گا (ص ۳۵۱ جلد ۴ طبع بیروت) اور ابن ماجہ میں ہے "و انی مکاثر بکم الامم" اور بے شک میں تمہارے باعث دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(ابن ماجہ جلد ۲ ص ۲۹۱ طبع اصح المطابع کراچی)

کتب احادیث میں روایات منقولہ متعدد مقامات پر مختلف صحابہ کرام سے مرفوعاً وارد ہیں جن کی دلالت قطعیہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت حضور ﷺ کے لیے باعث فخر ہے۔ حسنین کریمین، حضور ﷺ کی امت ہونے کے علاوہ حضور ﷺ کے صحابی بھی ہیں۔ صرف صحابی نہیں بلکہ حضور ﷺ کی اولاد امجاد اور اہل بیت اطہار ہونے کا شرف بھی انہیں حاصل ہے جب کہ حضور ﷺ کی امت کا حضور ﷺ کے برابر ہونا بھی ممکن نہیں بلکہ حضور ﷺ مطلقاً افضل الخلق ہیں۔

ثابت ہوا کہ حسنین کریمین کا حضور ﷺ کے لیے باعث فخر ہونا ہرگز اس بات کو مستلزم نہیں کہ معاذ اللہ وہ حضور ﷺ سے افضل یا حضور ﷺ کے برابر ہوں۔ پھلواروی صاحب کی غلط فہمی یہ ہے کہ انہوں نے حسنین کریمین کا حضور ﷺ کے لیے باعث فخر ہونا حضور ﷺ سے ان کے افضل ہونے کو مستلزم سمجھ لیا اور یہ قطعاً غلط ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں وارد ہے "ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکة"، حضور ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ بے شک اللہ عزوجل تمہارے باعث ملائکہ پر فخر فرماتا ہے۔ یہ

حدیث مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۴۶ (طبع اصح المطابع کراچی) اور مسند امام احمد جلد ۲ ص ۱۸۶، ص ۱۸۷ (طبع بیروت) پر وارد ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ امت محمدیہ، اللہ تعالیٰ کے لیے بھی باعث فخر ہے۔ کیا پھلواروی صاحب معاذ اللہ یہاں بھی اس استلزام کو تسلیم کریں گے؟ (العیاذ باللہ)۔ ذرا غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ حضور ﷺ کی امت پر اللہ تعالیٰ کا فخر فرمانا اللہ تعالیٰ ہی کے علوشان کی دلیل ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے امت محمدیہ کو یہ فضل وشرف عطا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے باعث ملائکہ پر فخر فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ حسنین کریمین اور حضور ﷺ کی باقی امت کا حضور ﷺ کے لیے باعث فخر ہونا حضور سے افضل ہونے کو مستلزم نہیں بلکہ خود حضور ﷺ کی افضلیت کو مستلزم ہے، کیونکہ ان حضرات کا حضور ﷺ کے لیے باعث فخر ہونا حضور ﷺ ہی کے فیض اور نسبت کی وجہ سے ہے، اگر امت کی اضافت حضور ﷺ کی طرف نہ ہوتی یا حسنین کریمین کو حضور ﷺ کا نواسہ ہونے کی نسبت حاصل نہ ہوتی اور وہ حضور ﷺ کے فیض سے محروم ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی حضور ﷺ کے لیے باعث فخر نہ ہو سکتا تھا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ درحقیقت یہ حضور ﷺ ہی کی فضیلت ہے اور حضور ﷺ کی ہر فضیلت اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کی دلیل ہے کہ اسی نے اپنے محبوب کو یہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں "جد الحسن والحسین" کے الفاظ محض بطور لقب اور تعریف استعمال ہوئے ہیں جیسے حضور ﷺ کا قول مبارک "انا ابن عبدالمطلب" (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۶۱۷ طبع اصح المطابع کراچی)

"جد الحسن والحسین" کے الفاظ ہوں یا "انا بن عبد المطلب" کے نوری کلمات حضور ﷺ کے لیے حضور سے فضل وشرف کے معنے کا ان سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد آگے چل کر جد الحسن والحسین کے الفاظ کو پھلواروی صاحب غالیانہ

ذہنیت کا غماز قرار دے رہے ہیں جبکہ حسنین کریمین کے تمام فضائل ومناقب کو نظر انداز کر کے ان کے مہاجر وانصار نہ ہونے کا ذکر جس انداز میں پھلواروی صاحب نے کیا ہے۔ وہ خود اہل بیت اطہار کے حق میں ان کی متعصبانہ ذہنیت کی غمازی کر رہا ہے۔ (فیاللعجب)

پندرھواں اعتراض اور اس کا جواب

نام مخفی رکھنے کی توجیہ

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں، میں ابھی تک درود تاج کے اصلی مصنف کا نام معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ غالباً نام مخفی رکھنے ہی میں مصلحت ہو گی تا کہ خوش عقیدہ لوگوں میں آسانی سے مقبول ہو کر رائج ہو جائے۔ (انتہی)

پھلواروی صاحب اپنی ناکامی کی جھنجلاہٹ میں ایسے برسے کہ گویا ان کے کان میں کسی نے کہہ دیا کہ درود تاج کے مؤلف نے خود اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ بالفرض ایسا ہو بھی تو ان کے حق میں اس سوء ظن کا کیا جواز ہے کہ انہوں نے خوش عقیدہ لوگوں میں اسے رائج اور مقبول بنانے کے لیے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ کیا ان کے حق میں بحیثیت مومن ہونے کے یہ حسن ظن درست نہیں کہ محض ریا اور سمعہ سے بچنے کے لیے اپنا نام چھپایا ہو؟ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی مؤلف کا نام معلوم نہ ہو سکے، تو یہ سمجھ لیا جائے کہ اپنی تالیف کو عوام میں مقبول بنانے کے لیے مؤلف نے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ درود تاج تو چند سطور پر مشتمل ہے۔ فنون عربیہ میں کئی ایسی کتابیں مقبول ہیں۔ مثلاً میزان الصرف، شرح مائۃ عامل، پنج گنج وغیرہ جن کے مؤلفین کے نام آج تک متعین ہو کر عام طور پر سب اہل علم کو معلوم نہ ہو سکے۔ تو کیا بقول پھلواروی صاحب یہی کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے خوش عقیدہ عوام میں اپنی تالیفات کو مقبول اور مروج کرنے کے لیے اپنے ناموں کو مخفی رکھا؟ ذرا سوچیے! یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔

سولہواں اعتراض اوراس کا جواب

وظائف اولیا کی زبان کو گھٹیا کہنا

فرماتے ہیں ”ایسے ایسے کئی وظائف عوام میں رائج ہو گئے ہیں جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔ ان کی عربی زبان بھی نہایت گھٹیا قسم کی ہے، بلکہ بعض وظائف تو سراسر مشرکانہ قسم کے ہیں“ (انتہی)۔

میں عرض کروں گا کہ درود تاج اور اس جیسے وظائف صلحائے امت کو گھٹیا قسم کی زبان کہنا انتہائی گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ ہے جیسا کہ ہمارے جوابات سے واضح ہے۔ بے شک جہلا عوام میں بکثرت بے سروپا مشرکانہ وظائف وعملیات رائج ہیں جو سحر، جادو اور ٹونہ کے اقسام سے ہیں۔ صلحا امت نے نہ انہیں کبھی قبول کیا نہ وہ قبول کرنے کے لائق ہیں۔ لیکن درود تاج اور اس جیسے وظائف اولیاء کرام کو ان سے کیا نسبت؟ وہ تو علما وصلحا امت کے مقبول اور پسندیدہ معمولات میں سے ہیں۔ خود پھلواروی صاحب کے بزرگوار اور پیر ومرشد بھی درود تاج کی کمال عظمت اور مقبولیت کے قائل ہیں۔ ان کے اپنے پمفلٹ میں یہ مضمون موجود ہے کہ خسروی صاحب نے ایک خط کے ذریعے ان سے پوچھا ”مولانا قاری شاہ سلیمان پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”صلوۃ وسلام“ میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سیّد ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے درود تاج نبی کریم ﷺ کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس درود کے لیے منظوری عطا فرمائیے کہ یہ ایصال ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے۔ حضور ﷺ نے منظور فرمالیا۔ (انتہی کلامہ، ص ۱۳)

پھلواروی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں، غلطی بہرحال غلطی ہے خواہ کسی سے اس کا صدور ہو۔ حضرت قبلہ مولانا شاہ سلیمان پھلواروی میرے مرشد بھی ہیں اور پدر بزرگوار بھی۔ مجھے ان سے بے حد عقیدت ہے لیکن ایسی اندھی عقیدت بھی نہیں کہ انہیں معصوم عن الخطا سمجھنے لگوں۔ (انتہی کلامہ۔ ۱۴)

پھلواروی صاحب کا اپنے مرشد کو مشرک بتانا

پھلواروی صاحب نے اس جواب میں اپنے ''خلف رشید'' مرید صادق اور بے حد عقیدت مند ہونے کا جو مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال نہیں۔ بے شک ان کے پدر بزرگوار معصوم عن الخطا نہیں لیکن خطا کے مدارج ہیں۔ جس خطاء کا صدور ایک مبتدی طالب علم سے بھی متصور نہ ہو، پھلواروی صاحب کا اس میں اپنے پدر بزرگوار، صاحب فضل وکمال، مرکز عقیدت، مرشد کامل کو عمر بھر مبتلا سمجھنا مقام حیرت نہیں۔ تو کیا ہے؟

یہی نہیں بلکہ عمر بھر انہیں درود تاج کے مشرکانہ ہونے کا بھی علم نہ ہوا۔ گویا وہ شرک، توحید میں بھی امتیاز نہ کر سکے، بلکہ اس غلط سلط مشرکانہ کلام کا بارگاہ رسالت میں مقبول ومنظور ہونا بھی انہوں نے تسلیم کر لیا، حتیٰ کہ اپنی کتاب ''صلوٰۃ وسلام'' میں اسے درج بھی کر دیا۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجی است

پھلواروی صاحب نے درود تاج کے علاوہ صالحین امت کے دیگر کئی معمولات کی بھی سخت مذمت کی ہے اور انہیں مشرکانہ قرار دیا ہے اور ان کا مذاق اڑا کر عامۃ المسلمین کی نظروں میں انہیں بے وقعت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مگر یاد رہے کہ ان کی عظمت ومقبولیت کو نقصان پہنچانا پھلواروی صاحب کے بس کا روگ نہیں۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ قدسیاں ہرگز نہ میرد

سترھواں اعتراض اور اس کا جواب

وظائف اولیاء کو خلاف قرآن وسنت کہنا

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں ''ان وظائف کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل توحید کو قرآنی دعاؤں اور ماثورہ ادعیہ سے ہٹا دیا جائے''۔

میں عرض کروں گا یہ کوئی نئی بات نہیں منکرین حدیث بھی یہی کہا کرتے ہیں کہ احادیث کا ذخیرہ گھڑنے کا مقصد یہی ہے کہ اہل قرآن کو قرآن سے ہٹا دیا جائے۔

اٹھارھواں اعتراض اوراس کا جواب

"یا ایھا المشتاقون بنور جماله"

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں "کس مبتدی طالب علم کو یہ نہیں معلوم کہ مشاق کا صلہ "الی" ہوتا ہے "ب" نہیں ہوتا؟ اتنی بھونڈی غلطیاں کوئی اہل علم نہیں کرسکتا"

یہ اعتراض پھلواروی صاحب کی لاعلمی پر مبنی ہے انہیں معلوم نہیں کہ یہاں "المشتاقون" "العاشقون" کے معنی کو متضمن ہے اور "عشق" کا صلہ "ب" آتا ہے "الی" نہیں آتا۔ قاموس میں ہے عَشِقَ بِہٖ (جلد۳ص ۲۶۵) نیز تاج العروس جلد۷ ص ۱۳ اور اقرب الموارد جلد۲ ص ۲۸۶ میں بھی عشق کا صلہ "ب" مذکورہ ہے۔ شاید پھلواروی صاحب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جب کوئی لفظ کسی دوسرے لفظ کے معنی کو متضمن ہو تو اس کے صلہ میں وہی حرف آئے گا جو اس دوسرے لفظ کے صلہ میں آتا ہے۔ قرآن وحدیث میں بھی اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ" (پ۲، البقرۃ) کس مبتدی طالب علم کو معلوم نہیں کہ رفث کا صلہ "ب" آتا ہے "الی" نہیں آتا۔ (جلد۲ص ۱۵۴)

لسان العرب میں ہے "وقد رفث بھا" رفث "افضاء" کے معنی کو متضمن ہے جس کا صلہ الی آتا ہے۔ لسان العرب میں ہے "افضیت لی المراۃ" (جلد۲ص ۱۵۴) اس لیے آیت کریمہ میں لفظ رفث کا صلہ الیٰ وارد ہوا۔

حدیث شریف میں وارد ہے، مشکوٰۃ شریف میں ہے صرف قلبی علی طاعتك (ص ۲۱) کس مبتدی طالب علم کو معلوم نہیں کہ صرف کا صلہ الی آتا ہے علیٰ نہیں آتا، مگر چونکہ یہ لفظ ثبت کے معنی کو متضمن ہے جس کا صلہ علیٰ ہے اس لیے حدیث پاک میں الیٰ کی بجائے علیٰ وارد ہوا۔

کیا پھلواروی صاحب قرآن وحدیث کے الفاظ کو بھی معاذ اللہ بھونڈی غلطیاں قرار دیں گے؟ اگر نہیں تو انہوں نے "مشتاقون" کے صلہ کو جو بھونڈی غلطی قرار دیا ہے، تسلیم کرلیں کہ درود تاج کی بجائے یہ ان کی اپنی بھونڈی غلطی ہے۔

الحمد للہ! ہم نے درود تاج سے متعلق ان کے ہر اعتراض کا جواب مکمل ومدلل لکھ دیا...... اور ساتھ ہی پھلواروی صاحب کے اعتراضات بھی انہی کے الفاظ میں نقل کر دیئے ہیں۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ تعصب سے بالاتر رہ کر عدل وانصاف کی روشنی میں فیصلہ فرمالیں کہ پھلواروی صاحب کے سوالات میں طالب علمانہ استفسار ہے یا دلی تعصب وعناد کا اظہار؟

ہمارے جوابات کی روشنی میں آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ پھلواروی صاحب نے درود تاج میں جن اغلاط کی نشان دہی کی ہے وہ اغلاط نہیں بلکہ پھلواروی صاحب کی لاعلمی اور متعصبانہ ذہنیت کا شاہکار ہیں۔

انیسواں اعتراض اور اس کا جواب

غلطی کا انکشاف

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں "یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو، خود میں بھی اب تک درود تاج کو ایک آسمانی اور الہامی قسم کی چیز سمجھتا تھا، لیکن جب حقیقت حال منکشف ہو کر سامنے آ گئی تو (من بعد ما جاءنی من العلم) اپنے قدیم خیال پر جمے رہنے کا کوئی جواز نظر نہیں آیا" (انتہی کلامہ)۔

پھلواروی صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ درود تاج میں غلطیاں موجود ہونے کے باوجود اگر میرے مرشد اور پدر بزرگوار اور مرکز عقیدت شاہ سلیمان صاحب پھلواروی پر وہ منکشف نہیں ہوئیں اور مجھ پر ان کا انکشاف ہو گیا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے" یہ

کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو"۔

میں عرض کروں گا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ آج اگر کسی کلام میں کوئی غلطی نکالے تو لازماً گزشتہ بزرگوں نے بھی اسے غلطی کہا ہو؟ ممکن ہے کہ اس کلام کو غور و فکر سے دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود بھی گزشتہ بزرگوں کے نزدیک وہ چیز غلطی نہ ہو، جسے آج کوئی شخص غلطی کہہ رہا ہے؟ امور غیبیہ اور حقائق غامضہ خفیہ اور مسائل دقیقہ کے بارے میں تو پھلواروی صاحب کی یہ بات کسی حد تک تسلیم کی جا سکتی ہے کہ ان میں سے کوئی غیبی حقیقت یا بہت باریک و دقیق، پوشیدہ بات گزشتہ بزرگوں پر منکشف نہ ہوئی ہو اور بعد میں بذریعہ الہام یا غور و خوض کرنے سے کسی پر اس کا انکشاف ہو جائے لیکن جو بات ابتدائی طالب علم اور معمولی عربی دان بھی جانتا ہو۔ وہ گزشتہ علماء راسخین اور بزرگانِ دین پر مخفی رہے اور مدتوں بعد کسی پر اس کا انکشاف ہو، قابل فہم نہیں۔ پھلواروی صاحب جن کے سامنے درود تاج رہا اور وہ اب تک اسے آسمانی اور الہامی چیز سمجھتے رہے، کیا وہ اپنی عمر کے اس طویل زمانے میں ایک معمولی عربی دان اور مبتدی طالب علم کی استعداد بھی نہ رکھتے تھے کہ درود تاج کی بھونڈی بھونڈی غلطیاں بھی انہیں نظر نہیں آئیں اور اب اچانک ان کے پاس نہ معلوم کہاں سے ایسا علم آ گیا کہ درود تاج کی غلطیاں ان پر منکشف ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنے قدیم خیال پر جمے رہنے کا کوئی جواز نظر نہ آیا۔

حاظرین غور فرمائیں کہ پھلواروی صاحب کی یہ بات کہاں تک قابل فہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس سارے کلام میں محض سخن سازی سے کام لیا ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

بیسواں اعتراض اور اس کا جواب

غلط انتساب

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں: "غلط انتساب کی ایک نہیں ہزاروں مثالیں

موجود ہیں کہ کسی چیز کو مقبول بنانے کے لیے کسی مقبول شخصیت کی طرف منسوب کر دینے کا رواج کوئی نیا نہیں بہت قدیم ہے۔ روحانی اشارات، کشف اور خواب وغیرہ اس مقصد کے لیے گھڑ لئے جاتے ہیں۔ مؤثر قصے بھی تصنیف کر لیے جاتے ہیں''۔

(انتہی کلامہ)

پھلواروی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش ہے کہ صلحا امت کے وظائف اور درود تاج آپ کے نزدیک مشرکانہ اور غلط سلط ہیں۔ سب کا مقصد آپ کے نزدیک یہی ہے کہ اہل توحید کو قرآن اور ادعیہ ماثورہ سے ہٹایا جائے مگر اسی درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں یہ قصہ آپ کے پدر بزرگوار، مرشد کامل اور مرکز عقیدت نے اپنی کتاب ''صلوٰۃ وسلام'' میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ اس قصے کو جھوٹا اور من گھڑت بتا رہے ہیں۔ لاکھ دفعہ آپ اسے جھوٹا اور من گھڑت کہیں مگر اتنی بات بتا دیجئے کہ مشرکانہ، غلط سلط اور قرآن وحدیث سے ہٹانے والے درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں اس قصے کو لکھنے والا، مرشد کامل اور مرکز عقیدت ہو سکتا ہے؟ آپ کا صرف یہ کہہ دینا کہ میں انہیں معصوم عن الخطا نہیں سمجھتا، کافی نہیں۔ آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کی یہ خطا کس نوعیت کی ہے؟ کیا مشرکانہ کلام کی تائید عقیدہ توحید کے منافی نہیں شرک کو آپ توحید کی نقیض نہیں مانتے؟ شرکیہ کلام کی فضیلت ومقبولیت ثابت کرنا بھی شرک ہے۔

گویا آپ نے اپنے مرکز عقیدت کو خطاء شرک سے محفوظ نہیں سمجھا۔ قرآن سے ہٹانے والے کلام کی مقبولیت وفضیلت کا اثبات قرآن سے بغاوت ہے۔ جس کا مرتکب گویا آپ نے اپنے پدر بزرگوار، مرکز عقیدت اور مرشد کامل کو ٹھہرایا۔ آپ کے لیے اس الزام سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ نے جو خطا اپنے مرکز عقیدت سے منسوب کی ہے، آپ اس سے رجوع فرمائیں، ورنہ اس خطا کے وبال سے آپ کا محفوظ رہنا بھی ممکن نہیں کیونکہ اس عظیم خطا وار سے عقیدت رکھنا بھی خطاءِ عظیم ہے۔

اکیسواں اعتراض اور اس کا جواب

قواعد صرف ونحو قطعی نہیں

اس کے بعد پھلواروی صاحب فرماتے ہیں: ”عربی قواعد صرف ونحو ظنی نہیں یقینی ہیں۔ اگر ان قواعد کو ظنی مانا جائے تو قرآن وحدیث کی زبان ہی ظنی اور مشکوک ہو جاتی ہے۔“ (انتہی کلامہ)۔

پھلواروی صاحب کی یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے جن قواعد کو وہ یقینی کہہ رہے ہیں۔ اہل فن کے شدید اختلافات ان میں پائے جاتے ہیں۔ نحو کی کوئی چھوٹی بڑی کتاب ایسی نہیں جس میں یہ اختلافات مذکور نہ ہوں۔ آئمہ فن کے اقوال مختلفہ بالخصوص ان مسائل میں بصریین اور کوفیین کے اختلافات کثیرہ سے فن کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے اس فن کے علما بالخصوص بصریین کوفیین کے نحوی اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ثم طال الکلام فی ھذہ الناعتہ وحدث الخلاف بین ھلھا فی الکوفتہ والبصرۃ المصرین القدیمین للعرب

(پھر اس فن میں ان کا کلام بہت طویل ہو گیا۔ کوفہ اور بصرہ کی ان علما کے درمیان مسائل فن میں اختلافات پیدا ہوئے یہ دونوں شہر عرب کے قدیم شہروں میں سے ہیں) (مقدمہ ابن خالدوں ص ۵۴۷ طبع بیروت باب نمبر ۶ فصل ۳۷)

کون نہیں جانتا کہ یقینی امور اختلاف کے شائبہ سے پاک ہوتے ہیں۔ دو اور دو کا چار ہونا یقینی ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پھلواروی صاحب اگر ان اختلافات سے باخبر ہوتے تو قواعد صرف ونحو کو یقینی کہنے کی کبھی جسارت نہ فرماتے۔

رہا ان کا یہ کہنا کہ ”اگر ان قواعد کو ظنی مانا جائے تو قرآن وحدیث کی زبان ہی ظنی اور مشکوک ہو جاتی ہے“ پھلواروی صاحب کی لاعلمی پر مبنی ہے قرآن کی زبان عین قرآن ہے۔ جس کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشاد ہوا: ”اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ

لَحَافِظُوْنَ" (پ۱۴ الحجر آیت نمبر ۹ ع نمبر ۱) "ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" قرآن پاک کا ایک ایک حرف اور ایک ایک حرکت وسکون قطعی اور یقینی ہے۔ ساتوں متواتر قرائتیں یقینی اور قطعی ہیں۔ محض تعدد کی وجہ سے انہیں مختلفہ کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کو آیات مختلفہ وسور مختلفہ کہہ دیا جاتا ہے۔ ان کے صحیح اور یقینی ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ جس کی دلیل ان کا تواتر ہے۔ اہل علم سے مخفی نہیں کہ تواتر مفید یقینی ہوتا ہے۔

ثابت ہوا کہ قرآن کی زبان کا یقینی ہونا تواتر سے ثابت ہے۔ اس کے یقینی ہونے کو صرف ونحو کے ایسے قواعد پر مبنی کہنا جو اختلاف کثیر کی وجہ سے خود ظنی ہیں۔ قرآن اور اس کی زبان کو ظنی قرار دینے کے مترادف ہے۔ پھلواروی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن وحدیث قواعد کے تابع نہیں، بلکہ صرف ونحو کے قواعد قرآن وحدیث کے تابع ہیں۔ متبوع اصل ہوتا ہے اور تابع اس کی فرع۔ فرع کا وجود ہمیشہ اصل کے بعد ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث کی زبان پہلے سے موجود تھی۔ صرف ونحو کے قواعد نزول قرآن کے مدتوں بعد وضع کیے گئے۔

علامہ ابن خلدون کہتے ہیں کہ جب اسلام آ گیا اور مسلمانان عرب فتوحات کے لیے عجم کی طرف بڑھے، اور ان کے اختلاط کے باعث یہ خطرہ انہیں لاحق ہوا کہ عرب کا فطری لسانیملکہ عجم سے متاثر ہو کر ختم ہو جائے گا، بلکہ قرآن کے سمجھنے میں بھی سخت دشواری پیش آئے گی۔ اس وقت اہل علم نے کلام عرب کو سامنے رکھ کر نحو کے ابتدائی قواعد وضع کیے۔ مثلاً ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ علم نحو میں سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مشورہ سے ان کی خلافت کے اواخر میں ابوالاسود الدئلی نے قلم اٹھایا۔ (ملخصا) (مقدمہ ابن خلدون عربی ص ۵۴۶ طبع بیروت باب نمبر ۶ فصل نمبر ۳۷)۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس علم نحو کے ابتدائی قواعد کی تدوین کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی وفات کے تقریباً تیس پینتیس سال بعد عمل میں آیا۔ جس پر پھلواروی صاحب قرآن وحدیث کی زبان

کے یقینی ہونے کا انحصار فرمارہے ہیں۔

ناظرین! غور فرمائیں کہ پھلواروی صاحب کی یہ بات کس قدر غلط، بے بنیاد اور مضحکہ خیز ہے۔

بائیسواں اعتراض اور اس کا جواب

درود تاج ہر طرح کی غلطی سے مبرا ہے

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں ''درود تاج اگر الہامی بھی ثابت کر دیا جائے تو اس کی لسانی غلطی، غلطی ہی رہے گی اور لغوی غلطی کی طرح اعتقادی غلطی بھی غلطی کہی جائے گی۔ محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں'' (انتہی)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مضبوط دلائل کی روشنی میں ہم نے واضح کر دیا کہ درود تاج میں کوئی لسانی غلطی نہیں رہی اعتقادی غلطی، تو درود تاج اس سے بھی پاک ہے۔

دراصل پھلواروی صاحب کے دل میں "دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم" کے الفاظ کانٹے کی طرح چبھ رہے ہیں۔ جنہیں اب تک وہ الہامی سمجھتے رہے۔ بقول ان کے "من بعد ما جاءنی من العلم" اچانک وہ انہیں مشرکانہ سمجھنے لگے مگر یہ بھی علم کی بجائے ان کی لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

کوئی مسلمان حضور ﷺ کو دافع حقیقی نہیں سمجھتا، دافع حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رسول اکرم ﷺ محض وسیلہ اور واسطہ ہونے کی حیثیت سے دافع مجازی ہیں۔ بایں طور کہ حضور ﷺ دفع عذاب کا سبب ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ'' (پ۹ الانفال) یعنی آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عذاب میں نہیں دے گا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ دفع عذاب کا وسیلہ ہیں، نیز فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (پ۹ الانفال) اللہ تعالیٰ لوگوں کے استغفار کی وجہ سے بھی انہیں عذاب نہیں دے گا۔

استغفار بھی حضور ﷺ ہی سے ملا۔ اس لیے جب تک مومنین کا استغفار ہے

حضور ﷺ کا وسیلہ برقرار ہے...... مدینہ دار الہجرۃ بننے سے پہلے یثرب کہلاتا تھا۔ یثرب کا ماخذ ثرب ہے یا تثریب، ثرب کے معنی ہیں فساد، وہاں کی ہر چیز فاسد تھی۔ جو وہاں آتا، زہریلے بخار اور شدید امراض میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ اگر اتفاقاً کوئی وہاں پہنچ جاتا تو لوگ اسے ملامت کرتے کہ تو یہاں بیماریوں اور زہریلے بخاروں میں مبتلا ہونے آیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب وہاں ہجرت کر کے پہنچے۔ انہیں شدید ترین بخار لاحق ہوا۔ وہ بیماری کی حالت میں مکے کو یاد کر کے روتے تھے۔ جب حضور ﷺ وہاں تشریف لائے اور حضور ﷺ نے صحابہ کرام کا یہ حال دیکھا تو حضور ﷺ نے دعا فرمائی اور حضور ﷺ کے مبارک قدموں کی برکت سے مدینہ کی بیماریاں دور ہوئیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "غبار المدینة شفاء من الجذام" مدینے کا غبار جذام سے شفاء ہے (الوفاء لابن الجوزی جلد نمبر ۱ ص ۲۵۳ وفاء الوفا ۱ ص ۶۷)۔ حضور ﷺ کے طفیل مدینے کی مٹی جذام کے لیے شفا ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ کے طفیل، وبا، قحط، مرض اور الم کے دفع ہونے کی صداقت پر مندرجہ ذیل احادیث شاہد عادل ہیں۔

۱۔ جب حضور ﷺ مدینے تشریف لائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دونوں کو سخت بخار ہو گیا۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ میں نے حضور ﷺ کو بتایا حضور ﷺ نے دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحبنا مَكَّةَ اَوْ اَشَدُّ حُبًّا وَصَحِّحها وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِها وَمُدِّهَا وَانقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ" یا اللہ مکے کی طرح مدینے کو ہمارا محبوب بنا دے بلکہ مکے سے زیادہ اور مدینے کی آب و ہوا ہمارے لیے درست فرما دے اور اس کے صاع اور مد یعنی غلہ اور پھلوں میں ہمارے لیے برکت فرما اور مدینے کی بیماریاں (یہود کی بستی) جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔ (بخاری جلد ۱ ص ۵۵۹)

۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ایک سیاہ فام پراگندہ سر عورت کو خواب میں دیکھا، جو مدینے سے نکل کر جحفہ میں پہنچ گئی "فَاَوَّلْتُ اِنَّ وَبَاءَ الْمَدِیْنَةِ نَقَلَ اِلَیْھَا" میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ مدینے کی وبا جحیفہ کی طرف چلی گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۴۲)

۳- یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں: میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار کی ضرب کا نشان دیکھا۔ اس نشان کے متعلق میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تلوار کی اس ضرب کا نشان ہے جو مجھے لگی تھی۔ یہ ایسی ضرب تھی کہ لوگ کہنے لگے بس سلمہ اب شہید ہو جائے گا، میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے اس میں تین مرتبہ پھونکا اس وقت سے اب تک مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۶۰۵، مشکوٰۃ ص ۵۳۲)

۴- حضرت عبد اللہ بن عتیک رحمۃ اللہ علیہ ابو رافع یہودی کو قتل کر کے زینے سے نیچے اتر رہے تھے کہ اچانک گرے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ دیا۔ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا "اَبْسِطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِیْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ" اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور علیہ السلام نے میری پنڈلی پر مبارک ہاتھ پھیر دیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کہ کوئی تکلیف کبھی پہنچی ہی نہ تھی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۵۷۷)

۵- مسلم شریف میں ایک طویل حدیث وارد ہے۔ جس کے آخری حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عطاء حضرت اسماء کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضور ﷺ کا جبہ نکالا اور فرمایا:

"کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضی لتستشفی بها"

حضور ﷺ اسے پہنتے تھے اور ہم اس جبے کو پانی سے دھو لیتے ہیں تا کہ اس

کے ذریعے اپنے بیماروں کے لیے شفاء حاصل کریں۔ (مسلم شریف جلد۲ص ۱۹۰)

۶- صحیحین ودیگر کتب احادیث میں باسانید کثیرہ یہ مضمون وارد ہے کہ عہد رسالت میں مدینے میں قحط پڑا۔ خطبہ جمعہ کے موقع پر حضور ﷺ سے باران رحمت کی دعا کے لیے عرض کیا گیا۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی اور فوراً ہی باران رحمت شروع ہو گئی اور اس کثرت سے بارش ہوئی کہ اگلے جمعہ کے موقع پر حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اب تو بارش کی وجہ سے لوگوں کے مکان گرنے لگے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ بارش رک جائے۔ حضور ﷺ مسکرائے اور آسمان کی طرف اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھا کر چاروں طرف اشارہ فرمایا اور دعا فرمائی ''اللھم حو الینا ولا علینا'' حضور ﷺ کے اشارے کے ساتھ بادل پھٹتا گیا اور صاف آسمان گول دائرے کی طرح نظر آنے لگا۔ مدینہ میں بارش رک گئی۔ آس پاس جاری رہی۔ (بخاری جلد نمبر اص نمبر ۱۴۰، ۱۴۱، ۵۰۶) قحط دفع ہوا اور خشک سالی خوشحالی میں بدل گئی۔

۷- سلیمان بن عمرو بن احوص ازدی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رمی جمار کرتے دیکھا۔ رمی جمار فرما کر حضور آگے بڑھے۔ ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کی حضور ﷺ! میرا بیٹا فاتر العقل ہے۔ حضور ﷺ! اس کے لیے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا پانی لے آ، وہ ایک پتھر کے برتن میں حضور ﷺ کے پاس پانی لے آئی۔ حضور ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور اپنا چہرۂ انور اس میں دھویا پھر اس میں دعا فرمائی۔ پھر فرمایا یہ پانی لے جا ''فاغسلیہ بہ واستشفی اللہ عزوجل'' اس پانی سے اسے غسل دے اور اللہ سے شفاء طلب کر۔ اس حدیث کی روایت کرنے والی صحابیہ سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ نے اس عورت سے کہا میرے اس بیمار بچے کے لیے اس میں سے تھوڑا سا پانی مجھے بھی دے دے۔ وہ

فرماتی ہیں، اس کے بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ اس کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا! وہ بہترین صحت کے ساتھ صحت یاب ہو گیا۔

(مسند احمد جلد ۶ ص ۳۷۹ طبع بیروت)

ناظرین کرام نے آیت قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمالیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بلا و وبا، قحط و مرض اور الم کے دفع ہونے کا سبب بنایا۔ دفع حقیقی محض اللہ تعالیٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کمال عبدیت باعث عون الٰہی کا مظہر اتم واکمل ہیں۔ اس اعتبار سے درود تاج میں حضور اکرم ﷺ کو "**دافع البلا والوبا والقحط والمرض والالم**" کہا گیا جس میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا، بلکہ یہ کمال عبدیت کا وہ بلند مقام ہے جس کی تفصیل کتاب وسنت کے مطابق نادعلی کی بحث میں آ رہی ہے۔

عوامی مقبولیت

پھلواروی صاحب کا یہ کہنا کہ "محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں" اس مقام پر قطعاً نامناسب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ درود تاج محض عوام میں مقبول نہیں بلکہ خواص میں بھی مقبول ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ پھلواروی صاحب کے مرکز عقیدت نے اس کی مقبولیت ثابت کرنے کے لیے اپنی کتاب "صلوٰۃ وسلام" میں وہ واقعہ لکھا جسے پھلواروی صاحب من گھڑت اور ظنی کہہ رہے ہیں، مگر وہ ان کے لکھنے کا انکار نہ کر سکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ پھلواروی صاحب کے والد بزرگوار جو طبقہ خواص سے ہیں، درود تاج ان کے نزدیک مقبول ہے اور وہ اس کی مقبولیت کے قائل ہیں۔ اس کے باوجود پھلواروی صاحب کا یہ کہنا ہے کہ "محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں" گویا اپنے پیر و مرشد اور مرکز عقیدت کو خواص سے خارج کر کے عوام میں شامل کر دینا ہے۔ جو کسی "خلف رشید" مرید صادق اور بے حد عقیدت رکھنے والے کے شایان شان نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ اپنے مرشد کی عظمت کو بری طرح مجروح کرنے کے مترادف ہے

تیئسواں اعتراض اور اس کا جواب

"یااللہ" کی ترکیب صحیح ہے

پھلواروی صاحب نے درود تاج کے علاوہ صلحائے امت اور بزرگانِ دین کے دیگر معمولات اور وظائف پر بھی ایسے ہی لایعنی اور لچر اعتراض کیے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں "یا" عربی لفظ ہے اور اللہ بھی عربی لفظ ہے لیکن "یااللہ" کوئی عربی لفظ نہیں۔ یہ نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ عربی لٹریچر میں۔ جب اے اللہ کہنا مقصود ہو تو اللہ پر نداء کا یا نہیں لاتے بلکہ ایسے موقع پر اللھم کہتے ہیں۔ پس جب وظیفے میں آپ "یااللہ" لکھا ہوا دیکھیں بس سمجھ لیں کہ یہ کسی ایسے عجمی عربی دان کا لکھا ہوا ہے جو عربی زبان کی باریکیوں اور نزاکتوں کا زیادہ فہم نہیں رکھتا۔ اب اس پر خواب، کشف اور برکات وتاثیرات کے کتنے ہی حاشیے چڑھائے جائیں، غلطی، غلطی ہی رہے گی۔ درستی نہیں ہو جائے گی"۔

(انتہی)

اس کے بعد پھلواروی صاحب نے کشف وکرامات اور روحانی فیوض وبرکات کا مذاق اڑانے کے لیے واقعہ کے نام سے ایک مضحکہ خیز قصہ لکھ دیا۔ اندازِ تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی اصلیت قلبی عناد ظاہر کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ آگرے میں سیّدنا ابوالعلی عنوان علیہ الرحمہ کا مزار مبارک مرجع خواص وعوام اور ایسی مشہور ومعروف زیارت گاہ ہے کہ جس کے متعلق عقل سلیم تسلیم ہی نہیں کرتی کہ ان کے مزار پر حاضری کے قصد سے جانے والا ملا شوستری کی قبر پر جا کھڑا ہو۔ یہ سارا قصہ محض اس لیے تصنیف کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے، بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری اور فیوض وبرکات کے حصول کو محض ایک اضحوکہ سمجھ کر اس سے متنفر ہو جائیں۔ بقول پھلواروی صاحب اگر ان امور کی حمایت اور موافقت میں کشف والہام اور خواب گھڑے جا سکتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ کیا ان امور کی مخالفت میں نوعیت کے قصوں سے حاشیہ آرائی نہیں کی جا سکتی۔

پھلواروی صاحب فرماتے ہیں کہ لفظ "یا" اور لفظ "اللہ" دونوں عربی ہیں مگر یااللہ

کوئی عربی لفظ نہیں، کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ اگر قرآن وحدیث میں ''یا اللہ'' کا لفظ وارد نہیں ہوا، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ عربی زبان ہی سے خارج ہو جائے۔ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ کسی لفظ کا قرآن وحدیث میں وارد ہونا اس کے غلط یا غیر عربی ہونے کو مستلزم نہیں اور یہ بات بالکل بدیہی ہے۔ پھلواروی صاحب ''یا اللہ'' کو غلط قرار دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عربی لٹریچر میں بھی کہیں اس کا وجود نہیں۔ ان شاء اللہ ہم عنقریب ثابت کریں گے کہ ''یا اللہ'' کی ترکیب خالص عربی ہے اور یہ خالص عربی زبان کا کلمہ ہے عرب کے لوگ ''یا اللہ'' کہتے تھے۔ دیکھیے تفسیر بیضاوی میں ہے وَاللّٰہُ اَصْلُہٗ اِلٰہَ فَحَذَفَتِ الْھَمْزَۃِ وَعَوض عَنْھَا الاَلِف وَالْاَمَ وَلِذٰلِکَ قِیْلَ یَا اللّٰہُ بِا لْقطع ''یعنی لفظ اللہ کی اصل الہ ہیا لہ کا ہمزہ حذف کر کے الف لام اس کے عوض میں لایا گیا۔ اسی لیے ''یا اللہ'' بالقطع کہا گیا'' (تفسیر بیضاوی علی ھامش شیخ زادہ جلد ۱، ص ۲۱،۲۲ طبع ترکی) یعنی اس ہمزہ کو ہمزہ وصلی کی طرح ساقط نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ قطعی قرار دے کر اس کے تلفظ کو برقرار رکھا گیا۔

بیضاوی کے بعد کافیہ کی عبادت بھی ملاحظہ فرمالیجیے۔ علامہ ابن حاجب فرماتے ہیں قالو یا اللہ خاصۃ (کافیہ بحث توابع المنادی) ملا جامی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے لفظ اللہ اصل میں الہ تھا۔ الہ کا ہمزہ حذف کر کے الف لام اس کے عوض میں لایا گیا جو اس کے لیے لازم ہے اور یا اللہ کہا گیا۔ لفظ اللہ کے سوا کوئی ایسا کلمہ نہیں جس کے الف لام میں عوض اور لزوم دونوں باتیں پائی جائیں۔ کسی جگہ عوض ہے تو لزوم نہیں جیسے الناس اور کہیں لزوم ہے تو عوض نہیں جیسے النجم۔ یہ خاصہ لفظ اللہ کا ہے کہ اس کا الف لام عوض میں بھی ہے اور وہ اس کے لیے لازم بھی ہے۔ اسی لیے خصوصیت کے ساتھ بالقطع ''یا اللہ'' کہا جاتا ہے۔ (شرح جامی ص ۱۱۰، طبع پشاور)

پھلواروی صاحب عربی زبان میں یا اللہ کا لفظ پائے جانے کے منکر ہیں حالانکہ اہل عرب جب اللھم کی میم کو ساقط کر دیتے تھے تو کہتے تھے یا اللہ اغفرلی (لسان

العرب جلد ۱۳ص ۴۷۰ طبع بیروت) بلکہ یا اللہ بھی بعض اہل عرب سے ثابت ہے۔ (جو شاذ ہے) لسان العرب میں ہے۔ قال الکساء ی اَلْعَرَبُ تَقُوْلُ یَا اَللّٰہُ اِغْفِرْ لِیْ وَیَا اَللّٰہُ اِغْفِرْلِیْ۔ (لسان العرب جلد ۱۳ص ۴۷۰ طبع بیروت)

آخر میں امام النحاۃ ابو بشر عمرو بن عثمان سیبویہ کا ارشاد بھی سن لیجئے۔ وہ فرماتے ہیں "وَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ لَکَ اَنْ تُنَادِیْ اِسْمًا فِیْہِ اَلْاَلَفُ وَلّلام البتۃ اِلَّا اَنَّھُمْ قَدْ قَالُوْا یَا اَللّٰہُ اِغْفِرْ لَنَا وَذٰلِکَ مِنْ قِبَلِ اَنَّہٗ اِسْمٌ یَلْزِمُہٗ الالف و اللام لا یفار فَاِنَّہٗ وَکَثُرَ فِیْ کَلَامِھِمْ" یعنی جان لو کہ جس اسم پر الف لام ہو (بلا فصل) اسے نداء کرنا قطعاً جائز نہیں بجز اس کے کہ اہل عرب نے "یا اللہ اغفر لنا" کہا ہے (اے اللہ ہمیں بخش دے) یہ صرف اس لیے کہ لفظ اللہ ایسا اسم ہے جس کے لیے الف لام لازم ہے کبھی اس سے جدا نہیں ہوتا اور یہ استعمال ان کے کلام میں بہت کثیر ہے۔

(کتاب سیبویہ نمبر ۲، ص ۱۹۵ طبع بیروت)

ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ "یا اللہ" عربی لفظ ہے اور یہ صحیح ہے اسے غلط کہنا قطعاً غلط ہے۔ اہل عرب اللھم کے علاوہ یا اللہ بھی کہتے تھے۔ ان کا مقولہ "یا اللہ اغفر لنا" اس کا شاہد ہے اور استعمال ان کے کلام میں کثیر ہے۔

پھلواروی صاحب کی علمی بے مایگی پر افسوس ہوتا ہے "کتاب سیبویہ" تو درکنار فنون کی متداول کتابوں سے بھی واقف نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ کبھی تفسیر بیضاوی دیکھی نہ کافیہ، نہ شرح جامی، نہ لسان العرب کا دیکھنا انہیں نصیب ہوا۔ فوا حسرتاہ

چوبیسواں اعتراض اور اس کا جواب

معرف باللام پر دخول حرف نداء

پھلواروی صاحب کہتے ہیں "اگر لفظ معرف باللام ہو تو یا یھا آئے گا" جیسے "یا یھا النبی" (اس کے بعد فرماتے ہیں) "صرف اللہ ایک ایسا لفظ ہے جس پر نہ یا آیا ہے

نہ ایھا اور نہ یا یھا آتا ہے۔ اللہ جب منادیٰ ہوتو اس کے آخر میں م آجاتا ہے یعنی اللھم ہوجاتا ہے"۔(ص ۱۸)

پھلواروی صاحب نے اس عبارت میں اپنی علمی بے مائیگی اور ناسمجھی کا مظاہرہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس اسم پر الف لام ہو جیسے الرجل، النبی وغیرہ۔ اس کو نداء کرنے کے لیے ایھا کا فاصلہ لانا پڑے گا۔ جیسے یا یھا الرجل ۔ یا یھا النبی (شرح جامی وغیرہ کتب نحو) بجز لفظ اللہ کے کہ اس کی نداء میں ایھا کے بغیر یا اللہ کہا جائے گا یا اس کے آخر میں میم مشددہ مفتوحہ شامل کر کے اللھم کہہ کر نداء کی جائے گی۔ یہ دونوں جائز ہیں۔ اہل عرب کے کلام میں مستعمل ہیں جس کا تفصیلی بیان دلائل کے ساتھ ہم ابھی ہدیہ کر چکے ہیں۔

نذرِ عقیدت

جو ہر اوّل نقشِ مقدم، صلی اللہ علیہ وسلم
پیکرِ خوبی حسنِ مجسّم، صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ داور، شافعِ محشر، کون ومکاں کے رہبر وسرور
آئینۂ اسرارِ منظم، صلی اللہ علیہ وسلم

جن سے ہوئی تکمیلِ رسالت، جن پہ ہوئی ہے ختم نبوّت
آپ ہیں وہ پیغمبرِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

دہر میں ہر مظلوم کی حامی آپ ہی کی ہے ذاتِ گرامی
آپ ہیں سب کے مونس وہمدم، صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو فقط ہے آپ سے نسبت اُس کو ملے کونین کی دولت
ہادیٔ برحق، فخرِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نگاہِ لطف خدارا دیکھیے حالِ زار ہمارا
کعبۂ دین وقبلۂ آدم، صلی اللہ علیہ وسلم

تن سے جو نکلے جاں تو شاہد وِردِ زباں ہو نامِ محمد ﷺ
تاکہ ہو آسان نزع کا عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

مجید شاہد

علمی دنیا کا طویل ترین درود

سیّد کبیر حسین شاہ ہمدانی

سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ جان کائنات، راحت دلاں اور تسکین قلوب واذہان کی ذات والاصفات کی خوبیوں اور محاسن کا ذکر خیر کہاں تک ممکن ہے۔

جب سے یہ کائنات عالم وجود میں آئی اور نیست سے ہست کے پیکر میں ڈھلی تب ہی سے مدحت محمد ﷺ کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری وساری رہے گا۔

بعثت رسول اللہ ﷺ کے بعد اور عہد رسالت کے آغاز پر عشق رسول میں ڈوبے ہوئے دیوانوں اور محبت رسول اللہ ﷺ میں وارفتہ پروانوں نے اس میدان میں وہ گراں قدر کارہائے نمایاں انجام دیئے اور وہ گوہر ہائے گراں بہا لٹائے کہ دنیائے عشق ومحبت میں جن کی نظیر ملنا دشوار ہی نہیں ناممکن ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جتنے بھی قصیدے پیش کئے گئے وہ اپنے ادبی محاسن، وسعت معانی، حسن وخوبی، جذب وشوق، جذبات محبت، فصاحت وبلاغت، اظہار بیان، ارادت وخلوص اور اثر آفرینی کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ ان میں سے ہر ایک قصیدہ شریف آبِ زر سے لکھا جائے۔

رسول مبارک ﷺ کی حیات ظاہری میں مدح وثناء کا آغاز شاعر دربار نبوی، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی زبان گوہر بار سے ہوا...... روایت ہے کہ جب کفار کی ہرزہ سرائیاں اور ہجو گوییاں حد سے بڑھ گئیں اور وہ ناپاک لوگ اپنی پلید زبانوں سے محبوب خدا کے خلاف زہر اگلنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

فرمایا

''مخالف شعراء کی ہرزہ سرائیاں حد سے بڑھی جا رہی ہیں۔ تم لوگوں نے تلوار سے تو میری مدد کی ہے۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جو زبان سے میری مدد کرے''......

قربان جاؤں حضرت حسان رضی اللہ عنہ پر، آپ کھڑے ہوئے اور عرض کی ''یا رسول اللہ اس خدمت کے لیے یہ ناچیز حاضر ہے''۔

اور پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حق ادا کر دیا، اپنے قول کی لاج ایسے نبھائی کہ شائد ہی کوئی نبھا سکے......

پھر مختلف مواقع پر آپ نے حضور ﷺ کی شان اقدس میں جو قصیدے لکھے اور جس قدر حسین اور مؤثر پیرایہ میں، شاعرانہ حسن ادا کے ساتھ فنی بلاغت سے حقیقت وصداقت کا جو حسین ودل نشین مرقع کھینچا وہ اپنی مثال آپ ہے......

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے سردار انبیاء ﷺ...... کی تعریف وتوصیف کا حق ادا کر دیا...... اور پھر گزشتہ چودہ سو سال میں نعت نبی کے وہ زمزمے الاپے گئے، اتنے لوگ آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہے اور اتنے نعتیہ قصیدے لکھے گئے کہ ان کے ذکر کے لیے لاکھوں کتابیں بھی ناکافی ہوں۔

حضور ﷺ کے اخلاص عالیہ، شمائل کریمہ، خصائص، معجزات، اوصاف وکمالات غرض آپ کے اسوہ حسنہ کے ہر پہلو پر قصیدہ شریف موجود ہے...... وہ پاکیزہ نام جنہوں نے ثنائے خواجہ بطحا ﷺ کو ہی اپنی زندگی کی معراج سمجھا ان میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ...... حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ...... حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ...... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم...... حضرت عبد اللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ...... حضرت عبد اللہ بصری رضی اللہ عنہ...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ...... سیدہ فاطمہ الزہرا

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ...... حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا...... رضی اللہ عنہا...... حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ...... سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ...... محمود زمخشری رضی اللہ عنہ...... شیخ ابوالقاسم محمود زمخشری...... عبد شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ...... شہاب محمود رحمۃ اللہ علیہ...... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ...... عبد الرحمٰن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ...... علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامی نہایت روشن، نمایاں اور شہرہ آفاق حیثیت کے حامل ہیں۔

فی وقت ہمارا مقصود علمی دنیا کے اس طویل ترین درود کا جائزہ لینا ہے جو اپنی ادبی محسن، لطف دادا جوش عقیدت، غرابت الفاظ اور حسن بیان کے اعتبار سے عالی مقام پر دکھائی دیتا ہے۔

مذکورہ درود شریف کا نام ''مجموعہ صلوات الرسول'' ہے...... اور مصنف علیہ الرحمۃ جنہوں نے یہ دلکش اور دماغ افزا پھول بکھیرے، کا اسم گرامی خواجہ محمد عبد الرحمان چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ ہے...... آپ کی ولادت ۱۸۴۶/۱۲۶۲ھ میں صوبہ سرحد میں ہری پور کے ایک گاؤں چھوہر شریف میں ہوئی، ابھی بچپن ہی تھا کہ والد محترم جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ کا طبعی میلان بچپن ہی سے عبادت و ریاضت کی طرف تھا۔ ابتدائی چند کتب کے لیے زانوئے تلمذ بچھایا۔ باقی علوم رحمت باری سے حاصل ہوئے۔ ظاہری تعلیم کا ثبوت نہیں ملتا۔ آپ نے مجموعہ صلوات الرسول کے علاوہ بھی متعدد کتب رقم فرمائیں ۱۹۲۴ء/۱۳۴۲ھ کو آپ نے دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا۔

مجموعہ صلوات الرسول ۳۰ پاروں پر مشتمل ہے اور ہر پارہ اپنی ضخامت کے اعتبار سے قران مجید کی پاروں سے تقریباً دوگنا بڑا ہے۔ ہر پارے میں نبی رحمت ﷺ کے ایک ایک وصف کا ذکر خیر قرار و سنت کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول کی تکمیل بارہ سال، آٹھ ماہ اور بیس دن میں ہوئی...... قصیدہ شریف کی زبان عربی ہے ...... ہر پارہ ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر پارہ کی ابتدا ان کلمات سے ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَهْبِطِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . وَبِرَهْبَط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَ بِمَرْبِطِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... الخ حَمْدًا یَفْرُقُ حَمْدَ الْحَامِدِیْنَ رَبِّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ......

علامہ عبد الرحمٰن چھوہروی علیہ الرحمتہ نے ہر پارے میں شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین کے ایک وصف کو بیان کیا ہے...... مثلاً ایک پارے کا عنوان فی صلواتہ وسلامہ ہے...... اسی طرح ایک اور پارے کا عنوان فی قدرہ واقتدارہ رکھا۔ مجموعہ صلوات الرسول کے عنادین کچھ اس طرح ہیں......

فِیْ وَصْلِہٖ وَمَعِیَّتِہٖ...... فِیْ اَوَامِرِہٖ وَنَوَاہِیْہِ...... فِیْ خَلْقِہٖ وَخَلَاقِہٖ...... فِیْ نُبُوَّتِہٖ وَرِسَالَتِہٖ...... فِیْ تَہْلِیْلِہٖ وَتَسْبِیْحِہٖ...... فِیْ اٰیَاتِہٖ وَبَشَارَاتِہٖ...... فِیْ حِلْمِہٖ وَحُلْمِہٖ...... فِیْ شَفَاعَتِہٖ وَوَسِیْلَتِہٖ...... فِیْ لِوَاءِ حَمْدِہٖ وَمَقَامِ مَحْمُوْدِہٖ...... فِیْ تَحْمِیْدِہٖ وَتَمْجِیْدِہٖ...... فِیْ قَالِہٖ وَمَقَالِہٖ...... فِیْ حُبِّہٖ وَمَحْبُوْبِہٖ...... فِیْ اِسْرَائِہٖ وَمِعْرَاجِہٖ...... فِیْ بَدَنِہٖ وَاَعْضَائِہٖ...... فِیْ اَسْمَاءِہٖ وَصِفَاتِہٖ...... فِیْ سِیَادَتِہٖ وَسَیِّدِہٖ...... فِیْ قَدْرِہٖ وَاقْتِدَارِہٖ...... فِیْ مُعْجِزَاتِہٖ وَخَوَارِقَاتِہٖ...... فِیْ شَرْفِہٖ وَشَرَافَتِہٖ...... فِیْ دَعْوَاتِہٖ بِتَوَسُّلِ صَلٰوَاتِہٖ...... فِیْ عَظْمَتِہٖ وَعِزَّتِہٖ...... فِیْ قُرْبِہٖ وَقُرْبَتِہٖ...... فِیْ شُھُوْدِہٖ وَمَشْھُوْدِہٖ...... فِیْ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَخَیْرِ اُمَّتِہٖ...... فِیْ صَلٰوتِہٖ وَسَلَامِہٖ...... فِیْ عِلْمِہٖ وَعِلْمِ غَیْبِہٖ...... فِیْ دُعَائِہٖ وَمُسْتَجَابِہٖ......

ان میں سے ہر جز ایک مکمل دستاویز ہے...... یقین نہیں آتا کہ گاؤں میں پلنے بڑھنے والا جس نے ظاہری علوم بھی نہ سیکھے ہوں، نے علمی دنیا کا یہ طویل ترین اور انمٹ قصیدہ مبارک لکھا۔ ہر حرف موتی اور ہر لفظ گوہر...... الفاظ کی روانی، مضامین کا تنوع،

رحمت افزا کلام، بہار آفریں خزانہ علم، زور بیان اور عشق ومحبت میں ڈوب کر والہانہ وابستگی وعقیدت اور دلی شیفتگی سے لکھے گئے حضور ﷺ کے محاسن اس قابل ہیں کہ ہر ہر لفظ پر ایک ضخیم کتاب لکھی جائے۔

مختصر یہ کہ مجموعہ صلوات الرسول پڑھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا دامن گوہر ہائے شاہوار سے پر ہے۔ آپ نے جو لکھا پوری طرح عشق مصطفیٰ میں ڈوب کر لکھا۔ قصیدہ میں فنی اور معنوی طور پر عمدہ قصیدوں کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ جس کے باعث ارباب علم وفضل میں انتہائی مقبول ہوا۔ آپ نے حضور ﷺ کی عظمت وقدامت، جود وعطا، علم وحلم، فصاحت وبلاغت، شب گیسوتار، عظمت ذات، علو قد اور آپ کے لاثانی ہونے کا جس انداز میں ذکر کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

حسن بیان ملاحظہ ہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اَرْسَلَہٗ اَرْجَحَ الْحِزْبِ مِیْزَانًا وَاَوْضَحُھَا بَیَانًا وَاَفْصَحُھَا لِسَانًا وَاَشْمَخُھَا اِیْمَانًا وَاَعْلَاھَا مَقَامًا وَاَحْلَاھَا کَلَامًا وَاَوْفَھَا زِھَامًا وَاَصِفَّاھَا رِغَامًا وَاَعْلَی النَّاسَ قَدْرًا وَاَعْظَمُھُمْ مَحِلًّا وَ......

ایک اور مقام پر درود وسلام کا نذرانہ یوں پیش فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآاَیُّھَا الْحَلِیْمُ وَیَآاَیُّھَا الْحکم وَیَآاَیُّھَا الْحَکِیْم

اور کبھی یوں گویا ہوتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَاَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مِیَاہُ الْبِحَارِ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ وَالنِّسَاءِ وَالرِّجَالِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِكَ وَعِلْمِكَ وَكَلِمٰتِكَ .

طوالت کے خوف سے انہی حوالوں پہ اکتفا کرتے ہوئے دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ حضرت عبدالرحمٰن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے دارین سے نوازے، ان کی قبر کو انوار کی آماجگاہ بنا دے اور فیضان درود وسلام کو عام فرما دے۔ آمین۔

فوائد درود وسلام

افاضات شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

ترجمہ علامہ محمد جلال الدین قادری

درود وسلام کے فوائد وثمرات حد وحصر سے بالا ہیں۔ ان تمام فوائد کو بیان کرنے کے لیے زبان میں طاقت ہے نہ قلم میں۔ تاہم محدثین اور علمائے ربانیین نے احادیث طیبہ اور روایات حسنہ سے چند فوائد کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان قیمتی موتیوں کو ایک لڑی میں پروتے ہیں تاکہ ان قیمتی موتیوں کا حسن اور نمایاں ہو سکے۔

یاد رہے کہ ان ثمرات میں بعض کا تعلق اصل درود وسلام سے ہے۔ بعض فوائد ایک خاص عدد درود وسلام پڑھنے پر مترتب ہوتے ہیں، بعض کا تعلق ایک خاص حالت سے ہے بعض وقت معین پر منحصر ہیں اور بعض فوائد مخصوص کیفیت کو مستلزم ہیں۔ بہر حال درود وسلام پڑھنے کے چند فوائد ثمرات ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ جل شانہ کا امتثال امر ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے فعل سے موافقت ہے۔

(۳) درود وسلام پڑھنے سے ملائکہ مقربین کی موافقت ہے۔ آیہ مبارکہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ میں ان امور کی تصریح موجود ہے۔

(۴) درود شریف پڑھنے والے کو اللہ کریم دس رحمتیں اپنی طرف سے عطا فرماتا ہے۔

(۵) اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۶) اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۷) اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۸) دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔

(۹) بیس غزوات میں شرکت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۰) درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۱) سیّد الانبیاء شفیع المذنبین حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۲) حضور انور ﷺ اس کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

(۱۳) سیّد العالمین ﷺ کا قرب خاص حاصل ہوگا۔

(۱۴) بروز قیامت دوسروں کے مقابلہ میں وہ حضور انور ﷺ کے حضور سب سے پہلے حاضر ہوگا۔

(۱۵) بروز قیامت جنت کے دروازہ پر حضور ﷺ کے مبارک کندھے سے اس کا کندھا ملا ہوگا۔

(۱۶) قیامت کے شواہد میں حضور سیّد عالم ﷺ اس کے جملہ امور کے متولی ہوں گے۔

(۱۷) درود شریف پڑھنے والے کی تمام مشکلات آسان ہوتی ہیں۔

(۱۸) اس کی ساری حاجتیں برآتی ہیں۔

(۱۹) اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲۰) اس کی ساری برائیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۱) تمام فرائض جو کسی کے ذمہ رہ جائیں درود شریف ان کا کفارہ بھی ہے۔

(۲۲) درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے کے قائم مقام ہے۔

(۲۳) درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔

(۲۴) درود شریف پڑھنے سے کرب وبلا دور ہوتا ہے۔

(۲۵) بیماری سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

(۲۶) خوف وجزع دور ہوتا ہے۔

(۲۷) تہمت زدہ کی برات ظاہر ہو جاتی ہے۔

(۲۸) دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔

(۲۹) رضائے الٰہی نصیب ہوتی ہے۔

(۳۰) محبت الٰہی دل میں پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

(۳۲) درود شریف کی برکت سے احوال واعمال میں برکت ہوتی ہے۔

(۳۳) اس کی برکت سے احوال واعمال پاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۴) درود شریف سے لب کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۳۵) فارغ البالی نصیب ہوتی ہے۔

(۳۶) جمیع امور میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۷) اسباب میں برکت ہو جاتی ہے۔

(۳۸) چار پشتوں تک اولاد میں برکت رہتی ہے۔

(۳۹) احوال قیامت سے نجات ملتی ہے۔

(۴۰) سکرات موت میں آسانی ہوتی ہے۔

(۴۱) مہالک دنیا (ہلاک کر دینے والی اشیاء) سے خلاصی ملتی ہے۔

(۴۲) معاشی تنگدستی دور ہوتی ہے۔

(۴۳) بھولی بسری اشیاء یاد آ جاتی ہیں۔

(۴۴) فقر وفاقہ جاتا رہتا ہے۔

(۴۵) حاجتیں روا ہوتی ہیں۔

(۴۶) ہر قسم کے بخل سے سلامتی ملتی ہے۔

(۴۷) جفا دور ہوتی ہے۔

(۴۸) حضور اکرم ﷺ کی بد دعا سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ درود شریف کے تارک کے بارے میں حضور ﷺ نے بد دعا فرمائی کہ مولا کریم اس کی ناک خاک میں ملا دے۔

(۴۹) درود شریف پڑھنے سے مجلس پاک ہو جاتی ہے۔

(۵۰) مجلس میں حاضرین کو رحمت پروردگار اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔

(۵۱) پل صراط پر گزرتے وقت نور بڑھ جاتا ہے۔

(۵۲) پل صراط کے پُر آفات حال میں ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

(۵۳) آنکھ جھپکنے میں پل صراط سے گزرنا نصیب ہوگا، بخلاف تارک صلوۃ وسلام کے۔

(۵۴) سب سے بڑھ کر یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور سرور انبیاء ﷺ کی بے کس پناہ میں لیا جاتا ہے۔

خوش قسمت دورد شریف پڑھنے والے! خامیوں اور عیبوں کے باوجود تیرا ذکر اس مقدس ومعطر بارگاہ میں ہوتا ہے۔

(۵۵) حضور سید الانام علیہ التحیۃ والثناء کی محبت بڑھ جاتی ہے۔

(۵۶) محاسن نبویہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوۃ واکمل السلام دل میں راسخ ہو جاتے ہیں۔

(۵۷) حضور سرکار دو عالم ﷺ کا مبارک خیال آنکھ میں متمثل ہو جاتا ہے۔ صفت حضور وتوجہ سے پڑھے گئے درود شریف کو یہ تمثل لازم ہے۔

اے مخاطب! اگر یہ ممکن ہو کہ میرے قلب کو تو چیر کر دیکھ سکے تو یقیناً تجھے نظر آئے گا کہ وہاں ایک سطر میں اللہ کریم کا اور دوسری سطر میں اس کے پیارے حبیب ﷺ کا نام نامی لکھا ہوگا۔

(۵۸) درود شریف پڑھنے والے سے مسلمان محبت کرتے ہیں۔

(۵۹) حضور سیّد الاولین والآخرین ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۶۰) روز قیامت شافع محشر ﷺ اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

(۶۱) حضور اکرم ﷺ کا جمال جہاں آراء خواب میں میسر ہو گا۔
(۶۲) فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔
(۶۳) فرشتے اسے مرحبا کہتے ہیں۔
(۶۴) فرشتے اس کے درود شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے اوراق پر لکھتے ہیں۔
(۶۵) فرشتے اس کی خیریت میں اضافہ کی دعائیں کرتے ہیں۔
(۶۶) فرشتے اس کی مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔
(۶۷) ملائکہ سیاحین (دنیا کی سیر کرنے والے فرشتے) اس کا صلوٰۃ وسلام حضور اکرم ﷺ کے دربار گہر بار وسرکار میں اس طور پر پیش کرتے ہیں کہ یارسول اللہ فلاں کمترین خادم خدام عالیہ مطہرہ (مثلاً فقیر قادری محمد جلال الدین بن میاں خواج الدین) آپ کے حضور صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے۔
(۶۸) درود شریف کے اتم واعظم فوائد سے یہ ہے کہ سلام پیش کرنے والا آپ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ سے سلام کے جواب سے مشرف ہو گا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی عادت کریمہ سلام کا جواب دینے کی تھی۔ اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ کی دعائے خیر وسلامت اس کے شامل حال ہو جائے۔ اگر تمام عمر میں یہ سعادت ایک بار بھی میسر ہو تو ہزاروں کرامتیں اس پر نثار۔
(۶۹) اس سعادت با کرامت کا حصول یقینی ہے، ظنی نہیں۔ اس لیے کہ حضور سیّد عالم ﷺ کی حیات طیبہ مثل حیات عادی کے ثابت ہے اور یہ آپ کی شریعت مطہرہ سے ثابت ہے کہ سلام کا جواب سنت ہے بلکہ فرض ہے اور سلام کے جواب میں آپ کی عادت کریمہ بھی معلوم ہے بلکہ مروی ہے کہ کان یبادر بالسلام (آپ سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے)۔
(۷۰) مذکورہ بالا روایت سے یہ نکتہ دقیقہ بھی معلوم ہوا کہ زائر مدینہ جب آپ کی بارگاہ

میں حاضر ہوتا ہے تو پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام سے مشرف ہوتا ہے اور بعد سلام کرنے کے پھر آپ کے جواب سے نوازا جاتا ہے۔

(۷۱) حضور سیّد عالم ﷺ کے حضور درود شریف عرض کرنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کراماً کاتبین کو تین روز تک اس کے گناہ لکھنے سے باز رکھا جاتا ہے۔

(۷۲) درود شریف پڑھنے والے کی غیبت کرنے سے لوگوں کو تین روز تک روک دیا جاتا ہے۔

(۷۳) بروز قیامت عرش الٰہیہ کے سایہ رحمت تک اسے رکھا جائے گا۔

(۷۴) میزان عدل پر اس کے اعمال صالحہ کے وزن بڑھا دیئے جائیں گے۔

(۷۵) میدان محشر میں پیاس سے امن میں رہے گا۔

(۷۶) جنت میں بہت سے حور وغلمان اس کے خدام میں شامل ہوں گے۔

(۷۷) دنیا اور آخرت میں رشد وہدایت پائے گا۔

(۷۸) درود شریف ذکر الٰہی پر مشتمل پائے گا۔

(۷۹) درود شریف شکر الٰہی کو متضمن ہوتا ہے۔

(۸۰) درود شریف پڑھنا معرفت حق کی دلیل ہے۔

(۸۱) درود شریف نعمت الٰہیہ ہے۔

(۸۲) درود شریف پڑھنا نعمت خداوندی کا اقرار کرنا ہے۔

(۸۳) درود شریف پڑھنے والا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ حضور ﷺ کا حق ادا کرنے سے قاصر ہے۔

(۸۴) درود شریف پڑھ کر اللہ جل شانہ سے سوال کرنا ہے اور بارگاہ خداوندی میں طلب وسوال محبوب ہے۔

(۸۵) صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا حبیب اکرم ﷺ کی ثنا کرتا ہے۔

(۸۶) حضور لامع النور علی نور ﷺ کی رفعت شان کا اقرار کرتا ہے۔

(۸۷) بندہ جب اپنی رغبت، طلب اور سوال کو خدا اور رسول کی مرضی کے امور میں صرف کرتا ہے اور اپنی مرضی کے امور پر اس کو مخاطب رکھتا ہے تو وہ جزائے کامل اور فضل خاص کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے اسرار میں سے یہ عجیب راز ہے۔

(۸۸) درود شریف سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور تمام مہمات میں کفایت نصیب ہوتی ہے۔

(۸۹) ذکر خدا، درود شریف کے ضمن میں مکرر حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ درود شریف کے اکثر صیغے لفظ اللھم پر مشتمل ہیں اور لفظ اللھم جمیع صفات اسمائے الٰہیہ کا آئینہ ہے۔

حضرت حسن بصری تابعی رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر اسلاف سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت رب العزت تقدس وتعالیٰ کو اللھم سے یاد کرے تو گویا اس نے تمام اسماء حسنیٰ سے اسے یاد کیا۔ ہر مومن صادق اور محب مشتاق پر لازم ہے کہ ایسی عمدہ ترین عبادت کو اختیار کرنے میں سستی نہ کرے اور ایک عدد مخصوص کر کے اس پر مداومت اختیار کرے۔

(۹۰) درود شریف کی حلاوت ولذت جب مومن کے مذاق جان میں پہنچتی ہے تو اس سے روح قوت حاصل کر لیتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ

ذکر الحبیب للمریض طبیب

مریض کے لیے حبیب کا ذکر بمنزلہ طبیب کے ہے۔

(۹۱) درود شریف منبع انوار و برکات، مفتاح ابواب جمیع خیرات اور حصول ذریعہ سعادت ہے۔

(۹۲) جس صحابی نے عرض کیا تھا کہ اجعل لک صلواتی کلھا یعنی میں اپنے تمام

فارغ اوقات کو حضور کے صلوٰۃ وسلام سے آباد کروں گا۔

اس کے جواب میں سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا تھا

اذن یکفی همك

درود وسلام تیری مہمات میں تجھے کفایت کرے گا۔

(۹۳) مولائے کائنات سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

لو لا اجد ما فی ذکر اللہ لجعلت الصلوۃ النبویۃ عبادتی کلھا

''اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم وارد نہ ہوتا تو میں اپنی تمام عبادت کو حضور پر درود شریف پڑھنے کو بنالیتا''۔

(۹۴) سالکین کو درود شریف کے ذریعے حاصل ہونے والی فتوحات عظیم اور مواہب شریفہ از بس کافی نہیں۔

(۹۵) مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ جب شیخ کامل ومکمل دستیاب نہ ہو۔ اس وقت درود شریف کا التزام اس کے لیے مقصود تک پہنچنے میں آسانی پیدا کرے گا اور درود شریف اس کی تہذیب وتربیت فرمادے گا، یہی وظیفہ اسے بارگاہ ایزدی اور حضور رسالت مآب ﷺ کی قربت سے مشرف فرمادے گا۔

(۹۶) مشائخ کرام وصیت فرماتے ہیں کہ درود شریف کی کثرت کرنے سے سوتے اور جاگتے دولت دیدارِ مصطفی ﷺ سے ممتاز کردیا جاتا ہے۔

(۹۷) شیخ اجل واکمل امام علی متقی علیہ الرحمہ حکم کبیر میں حضرت احمد بن موسیٰ الصوفی سے اور دیگر مشائخ سلسلہ شاذلیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ فقدان اولیائے مرشد متصرف کے وقت طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الٰہی یہ ہے کہ ظاہر احکام شریعت پر عمل کے ساتھ ساتھ ذکر کی مداومت اور درود شریف کی کثرت کرے۔ اس کے طالب وسالک کے باطن میں ایک عظیم نور پیدا ہوگا جو اسے طریق سلوک کی طرف رہنمائی کرے گا۔ نیز سرکار کے فیوضات تک بے واسطہ

رسائی ہوگی۔

(۹۸) طریقہ شاذلیہ (جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک شاخ ہے) میں التزام متابعت شریعت مطہرہ اور حضور رسالت مآب ﷺ کے ساتھ دوامی حضوری سے واسطہ آنحضرت ﷺ سے استفادہ کرتے ہیں۔

عجائب الصلوٰۃ والسلام

علامہ محمد منشاء تابش قصوری

سلموا یا قوم بل صلوا علی صدر الامین مصطفی ما جاء الا رحمۃ للعالمین ۔

صلوٰۃ وسلام کی رفعت وعظمت، اہمیت وحیثیت، محامد جلیلہ، محاسن جمیلہ اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، کیونکہ جتنی بھی عبادات وتسبیحات اور دعوات واذکار ہیں۔ان تمام کی عملی نسبت انبیاء ورسل خصوصاً رحمۃ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے، مگر صلوٰۃ وسلام کے وظیفہ کو رب العالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا کہ یہ عمل مقدس ''درود وسلام'' سنت الٰہیہ ہے۔ نیز صلوٰۃ وسلام کو نصوص قطعیہ نے وقت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا، جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

ا۔نماز: کو''ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابًا موقوتًا'' سے خاص فرمایا۔ جہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا، جب کہ درود وسلام کے لیے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت وسمت کی تقیید ہے۔

۲۔روزہ: ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری وافطاری کے وقت خاص فرمائے۔ نفلی روزوں کے لیے بھی انسان آزاد ہیں۔ان میں طلوع وغروب کی قید ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کہے میرا روزہ ہے یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو، بہر حال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

۳۔ زکوٰۃ: اسے بنائے اسلام میں مرکزی رکن کی حیثیت حاصل ہے، مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آئی، جب کہ امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کی اکثریت مقدار معینہ کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں بھی صاحب ثروت ونصاب حال علیہا الحوال کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے سعادت سے محروم رہ جائے۔

۴۔ حج: ارکان اسلام میں حج عظیم ستون کی عظمت سے مزین ہے، لیکن مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا کے ساتھ ساتھ ایام حج، احرام ومیقات معینہ اور مقامات خاصہ کی شرائط سے مقید ومخصوص کر دیا گیا ہے۔ بناء علیہ شاید ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا ۱/۴ حصہ اس سعادت کو حاصل کر سکے۔ ممکن ہے اس سے بھی قلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔

نیز جملہ عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض، روزہ بالغ، تندرست، مقیم پر فرض، زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض، حج بالغ پر فرض اور دیگر فرائض وواجبات، سنن ومستحبات کی ادائیگی میں بھی اکثر وبیشتر بلوغت شرط ہے۔ نابالغ پر ان تمام امور شرعیہ کی بجا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ یہ کہ فرض از خود ایک قید ہی تو ہے اور درود شریف فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس "صلوٰۃ وسلام" کے لیے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی اوقات کی قید ہے، نہ ماہ وسال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیئت میں تبدیلی کا اشارہ، نہ مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید، الغرض ایمان کے سوا درود وسلام کو ہر قسم کی قیود وحدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد، عورت، بیمار، تندرست، مقیم، مسافر، غلام کسے باشد دنیا میں کہیں بھی ہو، وہ اپنے پیارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کر کے سنت الہیہ کی ادائیگی، فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

صلوٰۃ وسلام جملہ عبادات کی قبولیت کے لیے وسیلہ عظمیٰ ہے۔ دعا جسے رحمت عالم نور مجسم نبی مکرم ﷺ نے عبادت کا مغز قرار دیا۔ **الدعا مخ العبادة**، وہ اس وقت تک قبولیت کا جامہ نہیں پہن سکتی، جب تک اس کے اول و آخر درود وسلام نہ پڑھا جائے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف (باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ) میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّد عالم ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک صاحب آئے اور نماز ادا کی پھر اس نے **اللھم اغفرلی وارحمنی** کے کلمات سے دعا کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے نمازی! تو نے جلدی کی ''سن'' جب نماز ادا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرو، جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے، پھر مجھ پر درود شریف پڑھو۔ پھر دعا کرو، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک اور صاحب آئے انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد، پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا تو رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا۔ اے نمازی! اب دعا کر تیری دعا قبول ہوگی، نیز حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ وہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتی، جب تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

- تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے یہاں تک کہ حضور سیّد عالم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف نہ پڑھا جائے، پس جب درود وسلام پڑھا جاتا ہے تو حجاب ہٹ جاتے ہیں اور دعا مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے اور جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے دعا قبول نہیں ہوتی۔

بے بدرقہ او ہیچ دعا
البتہ بمنزل اجابت نرسد

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط، غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

بلاشبہ صلوٰۃ وسلام کو عبادات میں اولیت کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس کی ابتدائی

نسبت اور پہلا تعلق خالق کل سے ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ نیز جب حضرت آدم علیہ السلام کو احسن تقویم سے مرصع فرما کر نفخت فیه من روحی سے شادکام کیا اور انہی سے حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو تخلیق فرما کر اپنی حکمت بالغہ کے تحت دونوں میں انسیت کو ودیعت کیا پھر رفاقت کی تکمیل کے لیے نکاح کا طریقہ القا ہوا تو ساتھ ہی ساتھ بطور حق مہر دس یا بیس مرتبہ باعث تخلیق عالم نبی مکرم رسول اعظم وخاتم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام کا امر فرمایا۔ گویا کہ حضرت انسان کی سرشت وجبلت میں درود وسلام کا بیج بو دیا، لہٰذا جو بھی انسان کہلانے کا مستحق ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات احسن واجمل پر درود وسلام پیش کر کے اپنے انسان ہونے کا ثبوت مہیا کرے۔

لوگوں میں حقیقتاً ایماندار ہی انسان کہلانے کا حق دار ہے اور جو ایمان کی دولت سے محروم ہے وہ عند الله کالا نعام بل هم اضل کے زمرہ میں آتا ہے، نیز جو صورتاً انسان ہے مگر وہ محبوب خدا حضور ﷺ کا نام نامی سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بہت بڑا بخیل ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول دو جہاں ﷺ نے فرمایا: آئیے میں تمہیں بخیل اعظم بتاؤں وہ کون ہے؟ اور سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے۔ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ"...... وہ شخص بخیل اعظم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ البخیل الذی من ذکرنا عنده فلم یصل علی (مشکوٰۃ شریف) وہ بہت بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو مگر وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا عام بخیل کے بارے میں ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیے اور پھر بخیل اعظم کی سزا کا خود اندازہ لگائیے، آپ فرماتے ہیں:

بخیل از بود زاھد بحر و بر
بھشتی نہ باشد بحکم خبر

اگر بخیل بحر و بر کی عبادت و ریاضت کر چکا ہو مگر بحکم حدیث شریف وہ بہشتی نہیں ہو سکتا۔ یہ زاہد بحر و بر بخیل کی سزا ہے جو بخیل اعظم ہو گا اس کی سزا کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا۔ ویل لمن لا یرانی یوم القیمۃ ۔ ''قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے خرابی ہے وہ میری زیارت نہ کر سکے گا''۔ نیز فرمایا۔ ''ذلیل ہوا وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود وسلام نہ پڑھا''۔ نیز فرمایا:

''ایسے شخص کو جنت کا راستہ دکھائی نہیں دے گا۔ جو میرے نام آنے پر درود وشریف پڑھنا بھول گیا''۔

اور جو قصداً نہیں پڑھتا۔ بلکہ پڑھنے والوں کو روکتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہو گا؟

صلی اللہ علیہ حبیبہ محمد والہ واصحابہ وبَارِکْ وسلم ۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد چند واقعات عجیبہ اہل عشق ومحبت کی نذر کرتا ہوں۔ جو نہایت پر اثر، روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت انگیز بھی ہیں۔

جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصر میں علامہ محمد رہاوی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز روایت بیان کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان الواعظین حضرت مولانا علامہ ''ابوالنور محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں'' نے ''جان ایمان'' کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے، پڑھیے اور اپنے ایمان وایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہاوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا

واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو

اک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ ﷺ؟ وہ فرشتہ ایک دن تو شان وشوکت اور رفعت ومنزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضور! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یہاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں، رو رہا ہے اور زار و قطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار! جب میں اس کے پاس پہنچا اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار اٹھا۔

لیلتہ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسوی سے بے خبر

سرور دو کون محبوب خدائے بحر وبر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکرِ حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لیے وجہ زوال
آ گیا اپنی جلالیت میں رب ذوالجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے جلال میں آ گیا اور میری ساری عبادت کی عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا:

نکل جا اے فرشتے پُر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حبِ رسول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتوب فرما کر مجھے تختِ عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ مگر تا حال میری توبہ منظور نہیں ہوئی۔ اے جبریل! تو ہی میرے لیے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لیے دعا کی۔ حضور! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا، میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا، جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو۔

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو ورود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے اسے کہا کہ حضور پر درود شریف پڑھو تا کہ تجھے معافی ہو جائے چنانچہ اس نے بڑے ذوق وشوق سے آپ پر درود وسلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا اور حضور!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وہ بیشتر

آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں: میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ:

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے

بیوی کو طلاق

حضرت شمس العارفین شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عالیہ ''مرات العاشقین'' میں مرقوم ہے کہ ''ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا خیمہ دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیمے کے اندر جائے، جواب آیا، تو اس قابل نہیں۔ جا اور قطب الدین سے کہہ کہ تم ہمیشہ درود وسلام کا تحفہ بھیجتے تھے آج کیوں نہ بھیجا؟

وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وجہ سے آپ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ اللہ اکبر......

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

علامہ یوسف بہانی علیہ الرحمۃ کی گرفتاری اور رہائی

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ملت اسلامیہ کے نامور

شخصیات سے گہرے مراسم تھے، انہی حسین ترین اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ سابق وزیر انصاف بیروت بھی ہیں۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے، نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے، امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج وزیارت کے دوران ان سے ملاقات کی نیز علامہ یوسف نبہانی صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ'' پر زوردار تقریظ تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاالدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار ۱۹۷۲ء میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ غنیمت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا تو آپ نے علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ جسے میں نے پہلی مرتبہ اپنی کتاب ''اغثنی یا رسول اللہ، ﷺ'' میں درج کیا، بعدہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الشرف المؤبد لآل محمد'' کے ترجمہ ''برکات آل رسول'' کے ساتھ تقدیم میں شامل کیا پھر ''نقوش کے رسول نمبر'' انوار قطب مدینہ اور قطب مدینہ کے علاوہ پاک وہند کے مختلف مذہبی رسائل وجرائد نے بڑے اعتماد سے شائع کیا، اب ماہنامہ ''دلیل راہ'' کے اس خاص نمبر کی زینت بنایا جارہا ہے۔ قطب مدینہ فرمانے لگے:

بعض شرپسندوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید ''سلطان ترکی'' کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۰ھ، ۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ علامہ فرماتے ہیں۔ ''حُبِسْتُ فِی الْمَدِیْنَةِ مُدَّةَ اُسْبُوْعٍ لٰكِنْ بِالْاِكْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ'' مجھے ایک ہفتہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا لیکن عزت واحترام کے ساتھ''۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں، گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر بصری پاشا کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے۔ ''اسمعت وقرأتُ واطعتُ''۔ ''میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی''۔

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس تشریف لائیے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لیے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے، آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لیے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے، مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء و زعمائے ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا، اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے اپیل کریں، علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کونین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ ایسا یوں استغاثہ کی صورت میں کریں:

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ قلت حیلتی انت وسیلتی ادرکنی یا سیدی یا رسول اللہ۔

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کو باعزت بری کر دیا جائے، چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلات الواضحہ میں از خود یوں تحریر فرمایا ہے:

''جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے میری گرفتار پر معذرت کا اظہار کیا''۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

شہد کی مکھی

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی رحمت ورافت صرف نوع بشر پر ہی تھی۔ بلکہ آپ کا فیضان کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے اور خالق کل کی ہر تخلیق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی محتاج ہے اور جس محتاج کو اپنے آقا کی عنایات گراں مایہ سے حظ وافر عطا ہو رہا ہو گا وہ بلاشبہ اپنے انداز میں بطور شکرانہ اظہار محبت کرے گا۔ اور ہمیشہ اپنے محسن کے گن گاتا رہے گا، یہی وجہ ہے کہ ریت کے ذروں سے لے کر آفتاب ومہتاب کی چمک دمک تک آپ کی عطا پر رطب اللسان ہیں۔ شہد کی مکھی کو لیجئے۔ جو خالق ارض وسماء کی مخلوق میں ایک بہت ہی چھوٹی سی تخلیق ہے ایک دن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر قربان ہوتی، کبھی گیسوائے عنبرین کی بلائیں لیتی، کبھی جسم منور پر تصدق ہوتی اور کبھی پائے اقدس کو چوم کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ اس سے مخاطب ہوئے:

اے مکھی! تو یہ تو بتا! شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول

اللہ ﷺ ہم چنبیلی، موتیا، گیندا، گلاب، نرگس اور رنگا رنگ پھولوں کا رس چوس کر جب اپنے چھتے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو وہاں اگل دیتی ہیں۔ وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھولوں کا رس تو کڑوا یا پھیکا اور بے ذائقہ ہوتا ہے جب کہ شہد میٹھا؟ تو یہ بتا اس کڑوے اور بے ذائقہ رس میں شیرینی کہاں سے آ جاتی ہے، تو اس نے عرض کیا۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیرین وتلخی را ربود

یا رسول اللہ ﷺ ہمارے منہ یا پیٹ میں تو شیرینی ومیٹھا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چوکر اڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود وسلام پڑھتی ہوئے آتی ہیں، جس کی برکت سے شہد، شیریں وخوش ذائقہ بن جاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے: فِیْہِ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ ۔ ممکن ہے شہد کی مکھی کی یہی ادا بارگاہ رب العالمین میں پسند آئی ہو اور سورۂ النحل کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے زندہ جاوید بنایا گیا ہو۔ سبحان اللہ کیا تعجب ہے کہ ہمارے بد اعمال، درود وسلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں، نیز منکر وسیلہ کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا فتوٰی لگا دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں ومیٹھا بنتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وسلم ۔

علیک السلام اے ہدایت کے مرکز

علیک السلام اے شفیع البرایا
اولوالعزم تجھ سا نہ آئے نہ آیا

علیک السلام اے رفیع المدارج
کسی نے نہیں تیرے رُتبے کو پایا

علیک السلام اے امانِ دو عالم
ترا دامنِ لطف ہے سب پہ چھایا

علیک السلام اے جمالِ معانی
نہ تھا تیرے جسمِ مطہر کا سایہ

علیک السلام اے محبِّ غریباں
ترے حِلم نے بارِ اُمّت اُٹھایا

علیک السلام اے تجھے ذاتِ حق نے
جو اوّل بنایا تو آخر دکھایا

علیک السلام اے شہنشاہِ وحدت
کہ توحید کا تُو نے سکّہ بٹھایا

علیک السلام اے طبیبِ نہانی
دِلوں میں جو تھے روگ سب کو مٹایا

علیک السلام اے سوارِ سبک رو
کسی نے تری گردِ راہ کو نہ پایا

علیک السلام اے رسالت پناہی
خدا کا ہمیں تُو نے رستہ دکھایا

علیک السلام اے ہدایت کے مرکز
تجھے حق نے انسانِ کامل بنایا

درود وسلام وصلوٰۃ وتحیت
یہ لایا ہے حامد تحف اور ہدایا

اسماعیل میرٹھی

درود پاک پڑھنے کے فوائد

- درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔
- درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔
- درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں:

  ''یارسول اللہ ﷺ فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔''
- درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔
- درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔
- درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- درود پاک پڑھنے سے سیّد الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔
- فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(جذب القلوب سے انتخاب)

درود پاک سے اعانت

ڈاکٹر رضا فاروقی

حبیب کبریا ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں نذرانہ درود سلام پیش کرنا افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل۔ درود شریف بیشک نور ہے، جس سے ہم اپنی تاریک راہوں کو منور کر سکتے ہیں۔ اس عظیم عمل سے جو اخروی نعمتیں میسر آتی ہیں، ان کا شمار نہیں، لیکن درود پاک کی مدد سے ہم اپنی اجتماعی اور انفرادی دنیاوی زندگی میں بھی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ مسلمان پوری دنیاوی زندگی میں بھی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ مسلمان پوری دنیا میں جو ذلت و پستی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اس کا ایک حل نبی رحمت دو جہاں ﷺ پر درود شریف کی کثرت میں ہے۔ پاکستان وطن عزیز جن کٹھن اور گھمبیر حالات سے گزر رہا ہے انکے پیش نظر عوام الناس کے لیے ضروری ہے کہ وہ گھر گھر محافل درود پاک منعقد کریں اور اس کے طفیل اپنے ملک کی سلامتی کے لیے دعا کریں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا پیارا ملک دنیا کے نقشہ پر ایک مضبوط اور طاقتور مملکت کے طور پر ظاہر نہ ہو...... ''سوئے منزل'' کے حوالہ سے چند حکایات دلنشین رقم ہیں۔ جن سے ہمارے موقف کی تائید ہوگی۔

وہ نوجوان تھا۔ اور یوں چل رہا تھا کہ ہر قدم پر پڑھتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

میں نے اس سے پوچھا:

''کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے''۔

اس نے کہا ''تم کون ہو''؟

میں نے کہا "سفیان ثوری"!

کہا "عراق والے سفیان"

میں نے کہا "ہاں"

کہنے لگا۔ "تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے"

میں نے کہا "ہاں ہے"

اس نے پوچھا۔ "کس طرح معرفت حاصل ہے"

میں نے کہا "رات سے دن نکالتا ہے اور دن سے رات۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے"۔

اس نے کہا "کچھ نہیں پہچانا"۔

میں نے کہا۔ "پھر تو کس طرح پہچانتا ہے"۔

اس نے کہا۔ "کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں۔ اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں، مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے پہچان لیا۔ کوئی دوسری ہستی ہے۔ جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے"۔

میں نے کہا۔ "یہ تیرا درود کیا چیز ہے"؟

اس نے کہا۔ حج کے دروان میری والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کا منہ کالا ہو گیا اور پیٹ پھول گیا۔ جس سے اندازہ ہوا کہ کوئی سخت گناہ سرزد ہوا ہے، پھر اچانک بادل آئے اور اس میں سے ایک شخص ظاہر ہوا۔ جس نے میری والدہ کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گیا اور پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے دریافت کیا "آپ کون ہیں؟"

فرمایا "میں آپ کا نبی ﷺ ہوں"

عرض کی، مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔

فرمایا "جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے۔ تو پڑھا کر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ۔

ایک دیوانہ سا شخص مجلس میں داخل ہوا۔ تو ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا۔ ''اے میرے سردار! آپ کی خدمت میں وزیراعظم آئے، آپ بیٹھے رہے، اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ جن کو علماء بغداد پاگل کہتے ہیں، آئے تو آپ نے ان کی بے حد تعظیم کی، یہ کیا ماجرہ ہے؟''

فرمانے لگے۔ ''میں نے وہی کیا۔ جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا''

عرض کی۔ ''ذرا تفصیلاً فرمادیجئے۔''

فرمایا۔ ''خواب میں زیارت نبی کریم ﷺ سے سرفراز ہوا۔ اسی دوران شبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضر ہوئے۔ آقا ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میرے استفسار پر رحمت دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ ہر فرض نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۔ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے ''صلی اللہ علیك یا محمد''۔

ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی درود شریف بتایا۔

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات نماز تہجد کے بعد درود شریف پڑھ رہا تھا کہ مجھے اونگھ آ گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا، گندھک کا لباس جو ٹخنوں تک تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے پوچھا۔ ''یہ کون شخص ہے؟''

جواب ملا ''یہ ابوجہل ملعون ہے؟''

تو میں نے اس سے کہا۔ ''اے خدا! کے دشمن تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کرے۔'' پھر میں نے دعا کی۔

''یا اللہ'' یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی ﷺ کا دشمن!! یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما...... پھر میں نے دیکھا۔ ایک ایسی جگہ پر ہوں۔ جسے پہچانتا نہیں ہوں۔ اچانک ایک دوست جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا، آیا۔ میں نے اسے سلام کے بعد پوچھا۔

''آپ کہاں جا رہے ہیں''

فرمایا ''میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں جا رہا ہوں''۔

میں بھی ساتھ ہولیا اور چند ثانیوں بعد ہم مسجد نبوی میں تھے۔

عرض کی: ''یہ حضور اکرم ﷺ کی مسجد ہے۔ لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟''

فرمایا: ''ذرا صبر کرو۔ ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں''۔

پھر شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے میں نے آقائے دوجہاں ﷺ کے حضور سلام پیش کیا تو حضور نے فرمایا۔ ''اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام کرو''۔

پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی۔ دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے عرض کی: ''آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں''

تو آقا ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا'' پھر میں نے عرض کی ''مجھے کچھ نصیحت فرمائیے! جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے''۔

فرمایا: ''مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو''۔

عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں۔ تو کیا آپ اسے سنتے ہیں؟''

فرمایا: ''ہاں میں سنتا ہوں''۔

پھر میں نے عرض کی۔ ''یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے ضامن بن جایئے!''

فرمایا: ''تو میری ضمانت میں ہے''

عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ '' میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں!''

فرمایا: میں ان کا بھی ضامن ہوا''

آخر میں پھر ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے لازم ہے کہ تو درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے تو پھر تیرے لیے ہر وہ نعمت ہے جس کا تو نے سوال کیا ہے۔''

دوران حج ایک شخص کثرت سے درود پاک پڑھ رہا تھا۔ حرم شریف میں، دوران طواف، منیٰ میں، عرفات میں، قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک، قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔ ایک فرد نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں، مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے۔ یہ کیوں؟''

اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا۔ جب ہم کوفہ پہنچے، تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔ انتقال کے بعد میرے والد کا چہرہ بگڑ گیا اور گدھے کی سی شکل بن گئی۔ میں سخت پریشان ہوا اور اسی غم واندوہ کی کیفیت میں مجھے اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل اور پاکیزہ صورت میں تشریف لائے اور میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھا کر پھر ڈھانپ دیا۔ اور پھر مجھ سے فرمایا:

''تو پریشان کیوں ہے؟''

عرض کی، ''میں غمگین وپریشان کیوں نہ ہوں، حالانکہ میرے ماں باپ کا یہ حال ہے؟'' فرمایا! تجھے بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل وکرم کر دیا۔''

کپڑا ہٹا کر چہرہ دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک تھا اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھ...... وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے عرض کیا! آپ کون ہیں، آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعث رحمت ہوا۔

فرمایا: میں شفیع مجرماں ہوں۔ میرا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عرض کی! ''اے نبی اللہ! خدا کے لیے یہ تو فرمایئے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا۔ فرمایا! تیرا باپ سود خور تھا اور قانون قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو جائے گا یا آخرت میں، لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (بعض کتابوں میں تین سو بار) مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی اور میں ہر اس شخص کا فریادرس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے''۔

جبرائیل امین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی! ''یا رسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے''۔

عرض کی: ''یا رسول اللہ! مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آہ وفغاں اور رونے دھونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے آوازوں کا رخ کیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ جس کو میں نے پہلے آسمان پر دیکھا تھا۔ جو کہ اس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو رب کائنات اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔'' میں نے اس سرگرداں پریشان فرشتہ سے پوچھ ''تمہارا کیا حال ہے اور تجھے کیا ہو گیا ہے؟'' اس نے بتایا۔ ''معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا۔ میرے قریب سے اللہ کے حبیب ﷺ گزرے اور میں نے ان کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی اور پروردگار عالم نے اسی پاداش میں مجھے ذلیل و رسوا کر کے بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا ہے''۔

پھر اس نے کہا: ''اے جبرائیل بارگاہ ایزدی میں میری سفارش کر دو۔ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے''۔

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے

ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے ارشاد ہوا۔ ''اے جبرائیل! اس فرشتہ کو بتا دو۔ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی ﷺ پر درود پڑھے۔''

یا رسول اللہ ﷺ! جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنا شروع ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور وہ پھر اپنی مسند اکرام پر جا بیٹھا۔

انقلابات زمانہ نے عجب رنگ دکھایا وہ تاجر جس کا کاروبار مشرق و مغرب میں پھیلا ہوتا تھا۔ وہ کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا اور قرض کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ قرض خواہ آتے اور اسے ذلیل و رسوا کرتے۔ ایسا ہی ایک قرض خواہ آیا اور اس نے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی۔

قرض خواہ نے کہا ''ہم نے تیرے ساتھ وفا کر معاملہ کیا تھا، مگر تجھ میں وفا نہیں پائی'' مقروض نے کہا ''خدا کے لیے مجھے رسوا نہ کرو، میرے ذمہ اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں۔ آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔''

قرض خواہ نے کہا: ''تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا'' اور اسے عدالت میں قاضی کے پاس لے گئے۔

قاضی نے پوچھا: ''تو نے اس سے قرض لیا ہے؟''

جواب دیا ''ہاں لیا تھا لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔'' قاضی نے کہا ''ضامن دو۔ ورنہ جیل جاؤ'' ...... مگر کوئی شخص ضمانت دینے کے لیے تیار نہ ہوا۔ مقروض نے قرض خواہ سے عرض کی۔ کہ ''خدا کے واسطے مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دے۔ پھر بے شک جیل بھیج دینا۔''

قرض خواہ نے رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا: اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ﷺ ہیں۔''

قرض خواہ مان گیا اور مقروض غمزدہ اور پریشان گھر واپس آیا تو بیوی نے سبب پوچھا۔ تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔

بیوی نے کہا ”غم نہ کھا۔ فکر کی چنداں ضرورت نہیں، جس کے ضامن رسول ﷺ ہوں۔ وہ کیوں مغموم و پریشان ہوگا...... یہ سن کر اس کے غم کافور ہو گئے اور کچھ ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی کیفیت میں سو گیا۔ خواب میں رحمت دو جہاں ﷺ تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی۔ ”میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے؟“ فکر مت کر۔ صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور کہنا کہ تجھے تیرے رسول نے سلام بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میری طرف سے پانچ سو دینار قرض ادا کر دو کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور نشانی کے طور پر بتا دینا کہ آپ محبوب کبریا ﷺ پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں۔ لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا کہ نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔“

وزیر موصوف باہر جانے کے لیے تیار تھے کہ یہ صاحب پہنچ گئے۔

پوچھا ”تم کون ہو؟ اور کیسے آئے ہو؟“

کہا: ”آیا نہیں بھیجا گیا ہوں“

”کیا مطلب“

کہا ”مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے“۔

پوچھا ”کس لیے؟“

تو اس شخص نے سارا ماجرا سنا ڈالا اور نشانی بھی بتا دی۔

جب یہ سب کچھ سنا تو وزیر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس صاحب کو مکان کے اندر لے گئے اور تعظیم کے ساتھ بٹھایا اور ایک دفعہ پھر اپنے آقا کا پیغام سنا اور پھر اس کی

پیشانی کو چوما اور تھوڑی دیر کے بعد رقم پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ پانچ سو دینار آپ کے گھر والوں کے لیے، یہ مزید پانچ سو دینار آپ کے بچوں کے لیے اور یہ پانچ سو دینار خوشخبری لانے کے اور یہ پانچ سو دینار قرض ادا کرنے کے لیے۔"

مقروض خوشی خوشی گھر لوٹا اور کل رقم سے پانچ سو دینار گن کر قرض خواہ کے پاس آیا اور کہا کہ "چلو قاضی کی عدالت میں، تاکہ تمہارا قرض ادا کیا جائے۔" قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔ رات آقا میری خواب میں بھی آئے اور فرمایا کہ "مقروض کا قرضہ ادا کر دو اور اتنا اپنے پاس سے دو" قرض خواہ نے کہا میں نے قرض معاف کیا اور پانچ سو دینار بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں"

سفر جہاد کے دروان ایک پڑاؤ کیا گیا تو آقا ﷺ نے حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو"۔ اسی اثناء میں ایک شہد کی مکھی نے زور زور سے بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ نے عرض کی۔ "یارسول اللہ یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟"

فرمایا! یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں۔ اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے، حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیوں کہ ہم تو اسے لا نہیں سکتیں۔"

پھر فرمایا۔ پیارے علی! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔"

چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لیے اور غار میں پہنچ گئے اور شہد مصفا حاصل کیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانے لگی صحابہ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! مکھی پھر شور مچا رہی ہے؟"

فرمایا: "میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ جواب دے رہی ہے۔"

عرض کی: "آپ نے کیا سوال کیا ہے۔"

فرمایا: ''پوچھا ہے تمہاری خوارک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوارک ہیں۔''

میں نے پوچھا ''پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں۔ اسی درود پاک کی وجہ سے یہ کڑوا رس میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی وجہ سے شہد شفا بن جاتا ہے۔''

درود پاک ''آبِ حیات'' ہے

- ......وہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اس پر قربان ہو جائیں۔
- ......کیونکہ بالفرض کسی کو دنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وہ اسے پی لے
- ......اور پھر اسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے
- ......تو دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ وفریب کی زندگی، آخر ختم ہو جائے گی
- ......لیکن درود پاک وہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اسے پی لیا
- ......اسے جنت میں وہ زندگی عطا ہو گی جو ختم ہونے والی نہیں
- ......مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی
- ......لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے
- ......پھر اس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دکھ درد نہیں
- ......بلکہ چین ہی چین ہے، آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے
- ......تو دنیا کا آبِ حیات اس آبِ حیات کا ہم پلہ کیسے ہو سکتا ہے

اللھم ارزقنا ھذا بجاہ حبیبك الکریم رحمة للعالمین

صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

''آبِ کوثر'' سے اقتباس

درودوں کی کہانی

شیخ عبدالمقصود محمد سالم

ترجمہ: مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ

شیخ محمد مقصود سالم (متوفی ۱۳۹۷/۱۹۷۷ء) محبت رسول ﷺ میں سرشار عشق نبی میں گرفتار اس شخص کا نام ہے جسے بارہا دولت دیدار مصطفیٰ سے نوازا گیا۔ آپ ایک سپاہی تھے۔ ایک واقعہ نے آپ کی تقدیر بدل دی۔ رسول محترم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا ذوق وشوق پیدا ہوا اور قسمت جاگ اٹھی۔ اسی عالم جذب و جنوں میں آپ نے کتاب انوار الحق فی الصلوۃ علی سید الخلق سیدنا و مولانا محمد ﷺ لکھی۔ جس میں درود پاک کے مختلف حسین وجمیل صیغے لکھے۔ وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود یہ کتاب سولہ مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ درودوں کی یہی کہانی ملاحظہ کیجیے۔ ادارہ

ان درودوں کا ایک واقعہ ہے خدا گواہ ہے کہ میرا اس راز کھولنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ مجھے اس سے زیادہ کوئی شے پسندیدہ نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے ان لشکراوں کا ایک غیر معروف سپاہی بن جاؤں جو لوگوں میں مشہور ہونے پر خدا کے حضور متعارف ہونے کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف لوگوں کو بلانا ہے اور اس کے نبی علیہ السلام اور اس کے دوستوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ چاہیے کہ ہم تاریخ کی گزشتہ نصف صدی کی طرف لوٹیں، کیونکہ زمانے کا پہیہ تیز گردش سے نہیں رکتا اور جب وہ کسی توقف اور مہلت کے بغیر چلتا ہے تو لوگ بھی زمانے کی سواری میں اس طرح چلتے ہیں تاکہ اس سفر سے زندگی کا سبق اور وجود کی حکمت حاصل کریں۔

تو کتنی جلدی سال گزر رہے ہیں اور دنوں کے صحیفے لپٹ رہے ہیں اور اسی لیے تو

مجھے دِکھتا ہے کہ میں مجبور ہوں کہ کچھ اختصار میں اچکتی ہوئی نظر ڈالوں اور میں زمانے کے ساتھ ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء کے موسم سرما کی سخت طوفان اور بارش والی ٹھنڈی اور اندھیری رات کی طرف لوٹتا ہوں جب کہ میں اس وقت پولیس میں سپاہی تھا۔ رات کے پہرے پر شام ۱۱ بجے سے صبح ۷ بجے تک میری ڈیوٹی تھی۔ جب رات گہرے اندھیروں میں عالم وجود کو لپیٹ لیتی تھی تو اسے سخت سردی بھی آ ڈھانپتی تھی اور میں آنے جانے میں رات کاٹتا۔ سیکنڈ، گھنٹوں میں اور منٹ سالوں میں گزرتے اور میں اس سخت طوفانی وقت میں زندگی کے خواب غفلت میں بیدار ہوا اور میں نے اس گھڑی سے زندگی شروع کی اور میں نے ماضی کے متعلق سوچا تو اسے چھوڑ دیا اور حال کے متعلق تدبیر کی اور مستقبل سے میں خائف تھا اور میں نے اپنے آپ کو خوب مشقت میں ڈال کر سوچا کہ میں اس زندگی میں کیا کروں اور یہ مختصر سی عمر باوجود اس طویل رات کے کیسے گزاروں۔

تو مجھے گہرے غیب کے پردے سے ایک روحانی آواز نے پکارا، اے حیران انسان! قرآن پاک کی طرف آ، تو میرے دل نے اس آواز کو قبول کر لیا اور میں نے ایک جلوہ نور محسوس کیا جو کہ میرے اطراف قلب کو روشن کر رہا تھا اور اس وقت سے میں نے قرآن پاک کو اپنی تنہائی کا مونس اور وحشت کا ساتھی بنا لیا اور میں نے اللہ تعالیٰ اور قرآن پاک کی طرف راحت واطمینان محسوس کیا۔ پس میں نے سورۂ سجدہ کو زبانی یاد کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے یہ سورۃ کیسے یاد کی اور نہ یہ کہ خاص اسے میں نے کیوں چنا اور ایک دفعہ میں اسے نماز میں پڑھ رہا تھا کہ مجھے فقہاء میں سے ایک شخص نے سنا اور مجھے اس وقت تک کے لیے پڑھنے سے روکا جب تک میں کسی فقیہہ کو نہ سنا لوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسانی فرمائی کہ میں نے بعض چھوٹی سورتیں ایک فقیہہ سے یاد کر لیں اور میں زبان، دل اور وجدانی کیفیت کے ساتھ پڑھتا تھا اور اس وقت میرے دل میں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ذوق پیدا ہوا تو میں نے درود شریف کو وظیفہ بنا لیا اور میں نے گنتی کے ساتھ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق وکرم سے ایک ہزار مرتبہ صبح اور اسی

قدر شام کو میرا ورد تھا اور دن گزرتے گئے اور میرا ٹیلی فون کے عامل کی حیثیت سے تبادلہ ہو گیا۔

اب میرے پاس کافی وسیع وقت تھا تو میرا ورد ایک ہزار سے بڑھ کر ۵ ہزار ہو گیا اور میں ہر پندرہ دن میں دو دن آرام کرتا تو ان دو دنوں میں ۲۴ گھنٹوں کے دوران میرا ورد ۱۴ ہزار تک بڑھ گیا۔

اے پڑھنے والے! مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ درود شریف کا وہ صیغہ پوچھ رہے ہیں جس کے ساتھ میں اتنی زیادہ تعداد میں درود شریف پڑھ لیتا تھا تو آپ کو میرا جواب یہ ہے کہ بڑے سے بڑا ورد یہ تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اور صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ ۔

ورنہ اس مختصر وقت میں اتنی زیادہ تعداد میں نہیں پڑھ سکتا تھا اور اسی دوران میں مجھ پر عجیب طرز اور الفاظ والے درود شریف غالب آتے اور میں انہیں اپنے دوستوں پر پیش کرتا تو اس سے خوش ہوتے اور جمع کر لیتے اور زبانی یاد کر لیتے اور ان حالات کے پیش نظر میں اکثر خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا یہاں تک کہ میں ایک بار سے زیادہ مرتبہ زیارت سے بہرہ ور ہوتا اور میرے نزدیک ان میں سے بعض زیارتوں کو تکبر اور فخر کے لیے نہیں بلکہ نصیحت اور عبرت کے لیے بیان کرنے میں کوئی ڈر نہیں اور مجھے تصدیق ہی کی امید ہے کہ میں وہی صورت بیان کر سکتا ہوں جو کہ میری روح کے خیال میں محفوظ اور میرے دل کے آئینہ میں منقش ہے اور مقام نبوی ﷺ کی مثل بننے سے شیطان کے عاجز ہونے کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں کر سکتا کیونکہ خود سیّد عالم ﷺ نے فرمایا ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے برحق مجھ کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا'' تو یہ خوابیں اگر کسی چیز پر دلالت کرتی ہیں تو صرف

اسی ایک امر پر اور وہ ہے حق کی جانب سیر اور طریق اطاعت اور اخلاق کی پاکیزگی اور استقامت، تو ان خوابوں میں سے ایک میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے تو آپ نے فرمایا کہ افضل الاعمال یہ ہے کہ نماز کا اس کے وقت میں انتظار کرے۔

اور ایک دوسرے خواب میں مجھے حکم دیا گیا کہ میں نہ سوؤں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر اور کئی دفعہ بیمار ہوتا ہوں تو آپ تکلیف کی جگہ اپنا دست مبارک رکھ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً شفا ہو جاتی ہے اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ میں نے اچھے خاتمے کی نیت سے حضور ﷺ کے ساتھ مل کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور ایسا بھی ہوا کہ زمانہ طویل تک حضور ﷺ کی زیارت مجھ سے منقطع رہی تو اس کی وجہ سے بہت غمگین ہوا، پھر میں نے آپ کی زیارت کی، آپ فرما رہے ہیں تو کیسے غمگین ہے حالانکہ میں تیرے ساتھ ہوں، یہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کئی مرتبہ ایسا فرمایا۔

اور ایک مرتبہ میں نے آپ سے عرض کی، کیا آپ میرے شفیع ہیں؟ فرمایا میں تیرا شفاعت کرنے والا اور ضامن ہوں۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات کے درمیان دیکھا، چونکہ میں ان کے درمیان حضور ﷺ کو پوری طرح پہچان نہ سکا، تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ میں میری شفاعت فرمانے والے کہاں ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں کہہ کہ ''میرے ضامن کہاں ہیں''۔

اور کئی دفعہ میں مشکلات اور تنگیوں میں گھر گیا تو آپ ﷺ مجھے حوصلہ دلاتے اور صبر کرنے اور صبر کے ساتھ مصائب پر غالب آنے اور بے قرار اور بے چین نہ ہونے کی ہدایت فرماتے تھے۔

اور ایک اور خواب میں، میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ہمیشہ مجھ پر اپنی زیارت کا احسان فرماتے رہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنے اعمال کے اندازے

کی مطابق دیکھے گا۔

اور ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ کو ایسی صورت میں دیکھا کہ جو مجھ پر مشتبہ ہوگئی تو میں نے وضاحت کے لیے عرض کی، کیا آپ ﷺ نہیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تو خود عبدالمقصود نہیں ہے؟ تو مجھے معلوم ہوا کہ اصل میں میں ہی بدلا ہوا ہوں۔

قصہ مختصر! میں نے جب بھی حضور ﷺ پر درود شریف کا وسیلہ اللہ سبحانہ، کہ بارگاہ میں پیش کیا تو پختہ امداد، فوری مشکل کشائی، حاجت روائی اور توفیق کثیر نصیب ہوئی۔

اور اللہ کا شکر اور اس کی نعمت کا بیان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک رات اپنے حضور کھڑے ہونے کی عزت عطا فرمائی، جس میں، میں بہت مغموم و پریشان سویا۔ میں اس کے جلال میں غرق ہوگیا اور اس کے انوار و تجلیات میں محو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حق سبحانہ کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اے میرے رب کیا تو مجھ پر راضی ہے؟ تو میں نے یہ عظیم قدسی کلمہ سنا کہ ''میری دی ہوئی مصیبت پر تیرا راضی رہنا یہ میری عین رضا ہے''۔

اور کئی ایک ایسی ہی خوابوں میں زیارتیں ہوئیں کہ میں اس خطرے کی وجہ سے ان کے بیان سے قلم کو روکتا ہوں کہ کہیں ان کے نشر کرنے سے جو میرا مقصد ہے اس کے خلاف کوئی نتیجہ اخذ نہ کرلیا جائے اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا اور یہ حکم ربی ہے ''اپنے رب کی نعمت کو بیان کر'' اور تاکہ اے پڑھنے والے! تجھے محبت رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جاؤں جو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی محبت تک پہنچادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تم فرماؤ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، تمہیں اللہ محبوب بنا لے گا''۔

اور یہ حال مجھ پر اس طرح رہا یہاں تک کہ ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء آ گیا جس میں مجھے ٹیلی فون مرکز کفر الزیات میں بطور عامل بدل دیا گیا اور ایک مدت کے بعد مجھے قلم المرور میں بدل دیا گیا، پھر قلم المباحث میں اور یہ انقطاع کا وقت جاری رہا، بدوں اس کے کہ

وہاں اطاعات میں کوئی روحانی ذوق ہوا اور میں ایک وقت سے دوسرے وقت پر بدل کر درود شریف پڑھتا رہا اور زمانہ بغیر توقف اور مہلت کے چلتا ہے۔

پھر میں مرکز زفتی میں ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء (بلوک امین) میں منتقل کر دیا گیا اور دن کتنی جلدی اور سال کتنی سرعت سے گزرتے ہیں اور یہ درود شریف میرے دل میں رچے ہوئے اور میرے ذہن میں لٹکے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مطانی طنطا کی طرف ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء میں منتقل ہوا تو میں کافی مدت تک چھوڑے رکھنے کے بعد پھر ان درودوں کی طرف لوٹنے کا جذبہ پاتا ہوں، فلک اپنا دورہ کرتا رہا۔

پس میں ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء میں جیزہ کے اس ادارہ میں منتقل ہوا جو کہ نوعمر مجرموں کے لیے اصلاحی اور تربیتی ادارہ ہے اور کچھ وقت کے بعد میں بکھرے ہوئے اوراق سے درود شریف جمع کرنے لگا اور جو کچھ میرے حافظہ میں موجود تھا اور اس جمع کرنے کے دوران میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک کھلی جگہ میں لوگوں کو دائیں بائیں کچھ تقسیم فرمارہے ہیں اور میں آپ کے دائیں جانب کھڑا تھا تو آپ نے میری طرف دیکھا کہ گویا جو کچھ میرے جی میں تھا آپ نے اسے بھانپ لیا کہ میں دوسروں کی طرح چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ عطا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے ایک ورقہ دے دیا جس میں سب کچھ ہے تو میں نے اس سے سمجھا کہ یہ ان درودوں کی طرف اشارہ ہے۔

اور ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء میں میں نے آپ ﷺ کو ایک طویل خواب میں دیکھا کہ اس کے دوران آپ مجھے فرمارہے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان درودوں پر نظر فرمائیں، تو آپ نے قبول فرمایا اور فرمایا کہ میں نے انہیں دیکھ لیا۔

پھر میں ان کی موجودہ حالت پر انہیں لکھنے اور ترتیب دینے میں لگ گیا اور چند مہینوں کے بعد ایک اور خواب میں میں نے آپ کی زیارت کی اور آپ سے ان کی طباعت کا اذن مانگا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”انہیں چھاپ دے“۔

یہ ہے درودوں کا واقعہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام، اس کے نبی کریم ﷺ کی طرف سے اجازت اور علوی فیض ہے۔ اس میں میری کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی ان حالات کا مقابلہ کر سکتا ہوں، ایک جلوہ ہے کہ عنایت خداوندی نے اس سے میرے دل کو روشن فرمایا تو یہ فیض میری زبان پر جاری ہو گیا اور میں نے پہلی مرتبہ کی طباعت میں ذکر کیا تھا کہ اس کی طباعت ایسی حالت میں ہوئی جس کا ذکر کرنا حکمت کے خلاف ہے اور اس کے پہچاننے کا تجھے شوق ہوگا کیونکہ یہ نصیحت سے خالی نہیں جب کہ یہ لوگوں کی دنیا میں اچھی مثالوں اور کار خیر میں اچھے نمونہ سے خالی نہیں اور گفتگو میں احتیاط کے ساتھ میں تیرے لیے ان بعض واقعات سے پردہ اٹھاتا ہوں جو اس کی طباعت کے معاملہ میں رونما ہوئے۔

اس کی طباعت کا اذن طلب کرنے والی خواب کے بعد ایک شخص آیا جو اجنبی تھا، میرے اور اس کے درمیان گفتگو کے بعد اس نے درودوں کی کتاب کی اشاعت کے کام کا اہتمام کیا اور میں نے کتنے حیلوں سے اس کے نام اور ذات کو معلوم کرنا چاہا لیکن اس نے انکار کیا اور کہا "میں نہیں چاہتا کہ مجھے میرے رب کے سوا کوئی پہچانے" اور شاید بعض لوگ خیال کریں کہ یہ گفتگو محض خیالی اور وہمی ہے لیکن مجھے حق کے لیے ہمیشہ حق کہنے کی عادت ہے۔

رہی دوسری مرتبہ کی اشاعت تو اس کی کہانی اور زیادہ عجیب وغریب ہے۔ جب پہلی اشاعت ختم ہو گئی تو مجھ سے بکثرت مطالبہ کیا گیا اور لوگ اس بات کی تصدیق نہیں کرتے تھے کہ وہ ختم ہو چکی ہے اور میں اس کے دوبارہ چھاپنے کے متعلق حیران تھا کہ میرے پاس ایک اجنبی شخص آیا جو پہلے کی بجائے کوئی اور تھا، ایک چادر اور طاقیہ (بغیر گریبان کے ایک لباس کا نام) زیب تن کئے ہوئے تھا اور اس کی ذاتی حالت اس پر شفقت کی طالب تھی اور میرے اور اس کے درمیان بڑی نادر اور عظیم گفتگو کے بعد اس نے دوسری اشاعت کے تمام اخراجات برداشت کئے اور اس کی بھی ذات اور نام معلوم

نہ کر سکا۔

رہی تیسری اشاعت تو اس کے تمام اخراجات الحاج احمد حسین الشرلی نے رضائے خداوندی کے لیے برداشت کیے اور انہوں نے کئی مرتبہ مجھے ان کے نام کا ذکر کرنے بلکہ اشارہ کرنے سے بھی منع فرمایا، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء دے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

رہی چوتھی اشاعت تو اس کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کاغذ اور طباعت کی ایسی حالت تھی کہ اسے بارگاہ سیّد عالم ﷺ میں بطور ہدیہ پیش کرنا صحیح نہیں اور اگر الحاج احمد حسین الشرلی نے، اللہ تعالیٰ انہیں عزت عطا فرمائے، اس کے امر کا تدارک نہ فرمایا ہوتا اور کئی قسموں سے اس کا اہتمام نہ کیا ہوتا تو ہم اسے نشر نہ کر سکتے اور نہ ہی اسے تقسیم کر سکتے۔

اور پانچویں اشاعت اللہ تعالیٰ کے فیض اور اس کی توفیق اور رسول اللہ ﷺ کی برکت سے تھی اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے امید ہے کہ وہ اس کی اشاعت کا ہمیشہ اہتمام فرماتا رہے گا اور چاہیے کہ ہمیں کوئی دہشت اور اجنبیت محسوس نہ ہو کیونکہ یہ سب کچھ حضور ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے، تو یہ آپ پر درود شریف کی برکت ہی ہے کہ میں نے پولیس اسیوط کا سپاہی ہونے کے باوجود اسے تحریر کیا اور میں نے اسے طبع کیا جبکہ میں کمزور ہوں اور کئی دفعہ اس کی اشاعت کا تکرار کروں گا جبکہ میں ملازم ہوں اور حضور ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جماعت تلاوۃ القرآن الحکیم کی ۱۹۴۴ء میں بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور سورۂ فاتحہ، یٰسین، الرحمٰن، الواقعہ، الملک، الجن، ق، السجدہ، الدخان، لقمان، الفتح، النور، یوسف، مریم، الکہف، النمل، یونس اور الاسراء کی تفسیر لکھنے، رسالۃ الارواح اور کتاب قطف الازہار کی توفیق مرحمت فرمائی حالانکہ میری مہارت اور تجربہ اس میں سے کسی چیز کا بھی اہل نہیں بلکہ یہ سب کچھ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی برکت ہے اور یہ تمام مطبوعات تمام اسلامی

ممالک میں تقسیم ہو رہی ہیں اور یہ بعض فضائل ہیں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے، جنہیں ذکر کرنے کا خیال آیا اور یہاں مجھے یہ ذکر کرنا بھی بھولا نہیں کہ میں نے اکابرین وقت کی خدمت میں طریق قوم کا سلوک کیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور انہیں راضی فرمائے۔

جو کچھ زیادہ چاہے تو اسے کتاب "فی ملکوت اللہ مع اسماء اللہ" کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور میرے دوستوں میں سے کسی نے اس مقدمہ کو پڑھ کر میرے کان میں کہا کہ تو نے جو خوابیں ذکر کی ہیں، یہ تو اسرار کی وہ باتیں ہیں جن کا ذکر مناسب نہیں تو میں نے اس کے کان میں کہا کہ نور محمدی ﷺ کی ذات کے حق کی قسم کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا یہ اسرار نہیں جبکہ میں نے تجھ سے کہہ دیا کہ میرا مقصد مسلمان کو اس کے رب کی اطاعت اور اس کے نبی ﷺ کی محبت کی طرف راغب کرنا ہے۔

بیشک مجھے علم ہے کہ کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو کہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ لوگوں میں ایسے مردان میدان بھی ہیں۔ جن کے دلوں کے آسمان صاف اور ان کے نفسوں کی زمین روشن ہوتی ہے تو وہ اپنی ارواح کی بیداری میں اپنے نبی ﷺ کو عالم بیداری میں دیکھتے ہیں نہ کہ خواب میں اور آپ سے اپنے حالات کی درستی کے متعلق سوال کرتے ہیں تو آپ انہیں امور کی طرف ہدایت فرماتے ہیں جن میں ان کی دنیوی اور اخروی سعادت ہو، تو میرا ساتھی خاموش ہو گیا اور مجھ سے مزید کچھ مانگا، تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے اسرار چھپانے کا کیسے حکم دیتے ہیں حالانکہ آپ مجھ سے مزید مانگتے ہیں تو اس نے طلب میں مبالغہ کیا تو میں نے کہا اس گفتگو کو بصیرت و ذوق اور انوار و اسرار والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔

یہاں میں نے اپنے ساتھی کو چھٹی طباعت کے وعدے پر چھوڑ دیا وہ آیا اور اس نے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا اور کافی بحث و تمحیص کے بعد میں نے اسے کہا کہ جب حقائق کو چھپانے کا معاملہ طویل ہو چکا تو ایک دن ان کا ظہور ضرور ہوگا اور جبکہ میرا

دوست کلام کو چاہنے والوں میں سے تھا، میں نے اس سے کہا کہ ہمیں اعمال کی ضرورت ہے اقوال کی نہیں تو اس نے کہا مجھے مزید معرفت عطا کریں۔ میں نے کہ ہمارے پاس معرفت قرآن پاک کے راستہ کے بغیر نہیں آ سکتی تو اس نے کہا کہ یہ تو کافی نہیں۔ میں نے کہا ہمارے پاس حکمت، خاموشی، شب بیداری، روزہ رکھنے، نیکی کرنے اور فقیروں، بیوگان اور یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آتی ہے اور دوسری بار میں تجھے عمل کی اور بے مقصد گفتگو ترک کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

اس نے کہا مجھے کچھ اور بھی بتائیں تو میں نے کہا اپنے لیے قرآن پاک سے درود مقرر کر اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھ جتنا ہو سکے اور سب سے پہلے مساکین پر صدقہ کر اگرچہ آدھی روٹی ہو اور بات ختم ہو گئی لیکن میرا دوست اپنی عادت کے مطابق معرفت چاہتا ہے اور مزید مانگتا ہے تو میں نے اسے کہا معرفت کا سب کچھ کہا بھی نہیں جاتا اور نہ یہ کہ جو کچھ کہا جائے اس کا وقت بھی آ گیا ہو اس کا مستحق موجود ہو اور میں نے اس سے قرآن پاک کی تلاوت کا مطالبہ کیا اور یہ کہ خیرات کرے اگرچہ آدھی روٹی ہو اور اس کے بعد وہ ساتویں اشاعت میں باقی بات پوری کرنے کے لیے آئے اور لیجیے یہ ساتویں اشاعت ہے اور میرا ساتھی باقی بات کو پورا کرنے کے لیے ابھی تک نہیں آیا۔

تعجب ہے کہ مدت لمبی ہو گئی اور غالب گمان یہ ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا، کس لیے بھاگتا ہے، کیا روزی میں سے نصف روٹی کی وجہ سے کہ اسے مسکین یا یتیم پر خیرات کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیرات کرنے والوں کے دفتر میں لکھا جائے یا اس تکلیف کی وجہ سے جو میں نے اسے قرآن پاک بعض آیات کی تلاوت کے لیے دی ہے کہ وہ ذاکروں کے دفتر میں لکھا جائے۔ بے شک خیرات ایک سواری ہے جو کہ سفر خرچ کو آخرت تک پہنچاتی ہے اور اللہ کریم ہے، سخاوت اور اچھے اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور اسی طرح ہر شخص کو ہماری کتابوں کا دیکھنا حرام ہے جسے ہمارے جیسا ذوق نہیں کیونکہ جب تک وہ ظن و تخمین میں ہے اس کا یقین میں کوئی حصہ نہیں۔ کیا میرا ساتھی بھول گیا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''صلہ ان کے اعمال کا'' نہ کہ ان کے فہم اور گفتگو کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی ملکوتی نعمتیں سونے والوں کو نہیں دی جاتیں اور پوری خرابی ہے اسے جو غافلوں کی صحبت اختیار کرتا ہے، بے شک میرا ساتھی جانے والوں کے ساتھ چلا گیا اور اسی وجہ سے اسرار، امانت والے بہتر لوگوں کے سوا کسی کے لیے مباح نہیں اور یہاں تک کہ پورا ہوا جس کا لکھنا اللہ تعالیٰ نے ہم پر آسان فرمایا یہاں تک کہ اب آٹھویں اشاعت میں انشاء اللہ تعالیٰ عظیم ملاقات کا احسان فرمائے گا اور یہ آٹھویں اشاعت ہے۔

پھر مجھ سے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا تو میں نے اپنے حافظے میں کسی ایسی چیز کو کریدا جسے لکھوں لیکن لکھنے کو کچھ نہ ملا اور قلم نے نافرمانی کی حالانکہ اس کی ہمیشہ میرے ساتھ اطاعت کی عادت ہے پھر مجھے اونگھ سی آ گئی، میں نے ایک شکل آتی ہوئی دیکھی تو میں نے کہا تو کون ہے، اس نے کہا میں تیری روح ہوں جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ میں نے کہا تجھ پر اللہ کا سلام ہو، اے وہ جو میں ہوں اور میں وہ۔

تجھ پر سلام ہو اے وہ ذات کہ تو وجود کے لیے ظاہر ہوا جب ظاہر ہوا، مجھے وہ دکھا جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ دکھا جو میں نے نہیں دیکھا، اے پس پردہ چھپنے والی روح مجھے انس عطا کر پھر میں خوب رویا اور رونے میں کتنی راحت اور فرحت ہے تو اس نے مجھ پر سلام لوٹایا پھر کہا تو کیوں روتا ہے، کیا تجھے ۲۵ برسوں کے درمیان رونا کافی نہ ہوا، دل کی پاکیزگی اور نفس کی صفائی کو اپنے اوپر لازم کر، اور جو کچھ کھویا گیا، خیالوں میں اس کے پیچھے نہ لگو اور اپنے دل کو آنے والے کے متعلق مصروف نہ کر اور دنیوی مظاہر کا اہتمام نہ کر اور مسکرا، تیرے ساتھ زندگی مسکرائے گی اور اگر تو رونا چاہے تو تیرے سوا تیرے ساتھ ہرگز کوئی نہیں روئے گا اور جب تو چاہے تو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ پہچانے تو دیکھ کہ خدا کا مرتبہ تیرے نزدیک کیسا ہے اور جب تو لوگوں کے نزدیک اپنا مقام پہچاننا چاہے تو دیکھ کتنے لوگ بغیر کسی حاجت کے تیری ملاقات کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا قول

مبارک حق ہے کہ "لوگ سواونٹوں کی طرح ہیں، شاید تجھے ان میں کوئی سواری کے قابل ملے" اور میں نے اس سے حکمت اور فصل خطاب کی طلب کی تو اس نے کہا ابھی ہم اس سے پردہ نہیں اٹھاتے اور ابھی ہم انہیں خیموں میں پردہ نشین رہنے دیتے ہیں، پس تو مجاہدہ کر، مشاہدہ کرے گا تو جو بیٹھ رہا دور ہو گیا، جزایں نیست بندہ اپنے رب کو اسی وقت پہچانے گا جب اپنے دل میں کسی دوسرے کی جگہ نہ پائے اور زندگی ریل گاڑی کے مشابہ ہے جس کے مختلف درجوں والے بے شمار ڈبے ہوں اور آخر کار سب کے سب سفر کے اختتام پر پہنچ جاتے ہیں اور زندگی اپنے اندر کی مشقتوں اور سفروں کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے، تو اس میں سے اپنے حصہ پر راضی ہو جا، تجھ پر مصیبتیں اور خطرات آسان ہو جائیں گے اور ان لوگوں پر کتنی مشکلیں آسان ہو گئیں جو کہ قضاء قدر کی حکمت پر ایمان لے آئے اور میں نے اس سے مزید طلب کیا تو اس نے بات چلاتے ہوئے کہا اے اسرار کے طالب! تدبر اور گہری نظر سے قرآن پڑھ، پردے اٹھ جائیں گے اور تو انوار سے محفوظ ہو گا اور پھر یہ کہتے ہوئے آواز بلند کی کہ میرے قریب آ، اے میرے جسم اور میری زندگی کی صورت میں تجھے غیب بعید کے کناروں سے خطاب کر رہا ہوں اور میں تجھ سے عقل کو خطاب کرتا ہوں اور جان کہ خوابوں کے مشاہدات اور خدائی حکمتیں طاقت بشریہ کے مطابق ہی ہوتی ہیں اور شرع کی حدوں پر ٹھہر جانا زیادہ بہتر اور سلامتی والا ہے۔ تو اللہ کی عبادت کر، خالص اسی کا ہو کر، خبردار اللہ ہی کے لیے خالص بندگی ہے اور جان کہ اس عبادت میں بہتری نہیں جس میں علم نہیں اور اس علم میں کوئی بہتری نہیں جس میں فہم نہیں اور بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرے اسے غفلت اور لمبی نیند سے نجات دیتا ہے تو اے میرے جسم ہلکی نیند والا ہو جا، بے شک نگہبان فرشتے تیرے اردگرد چیخ رہے ہیں اور ساری کائنات متحرک ہے اور یہ کہہ کر پکار رہی ہے کہ صبح قریب ہو گئی اور فجر اپنے نور سے روشن ہو گئی اور چمک اٹھی، تو نماز کی طرف آ، نماز کی طرف آ۔

یہاں مجھے جاگ آئی تو موذن کہہ رہا تھا حی علی الفلاح' حی علی الفلاح (فلاح کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ) الصلوٰۃ خیرٌ من النوم' الصلوٰۃ خیرٌ من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے) اور باقی بات کو پورا کرنے کے لیے نویں اشاعت میں ملاقات ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

اس کے بعد نویں اشاعت کے مقدمہ کو جلد پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور اللہ جانتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کیا لکھوں اور نہ یہ کہ کس گوشہ سے شروع کروں اور اپنی عادت کے خلاف گہری نیند میں بہہ گیا اور کچھ ہی دیر بعد میں نے ایک جسم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور وہ صاف ظاہر نہیں ہو رہا تھا، میں اس سے گھبرا گیا کیونکہ وہ میری زندگی سے ایک صورت ہے، وہاں میں نے عالم بالا کی روح کا دھچکا سا محسوس کیا اور میں نے ایک سبزہ زار دیکھا جس کی مٹی سے رضوان کی مہک آ رہی تھی اور میں نے ایک نور اٹھتا ہوا دیکھا جس سے اندھیرے روشن ہو گئے اور میں نے ایک باوقار اور پرسکون آواز سنی، کہنے والے نے کہا کہ متحیر غمگین پر سلام ہو جو کہ قرآن کریم کا خادم ہے، کیا وجہ ہے کہ میں تجھے غم اور پریشانی میں دیکھ رہا ہوں، مجھے صحیح خبر دے، ہوسکتا ہے کہ تکلیف کی تخفیف ممکن ہو، تو میں نے اپنی محبت کی زبان سے اپنے دل سے کہا کہ اس کا میرے حال کو جاننا مجھے مانگنے سے بے نیاز کر دیتا ہی تو اس نے مجھے کہا کیا تجھے پسند نہیں ہے، کہ فی ملکوت اللہ (اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں) ''انوار الحق'' کے ساتھ ''انوار الیقین'' دیکھے۔

یہاں میں نے خیموں میں بند حکمت کی طلب کی طرف اپنی ہمت کے مطابق پرواز کی تو میں نے وہاں اسرار کے طالبوں کا کافی ہجوم دیکھا، اس سے زیادہ ہجوم نہیں ہوگا اور کہا گیا پاسپورٹ کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے میری محبت (ہی پاسپورٹ ہے)۔

جب بحث طویل ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ تو اسرار چھپائے گا؟ میں نے کہا ہاں، اور جب اس نے گفتگو کا ارادہ کیا تو بغیر ارادہ کے مجھے جاگ آ گئی، میرے دل میں انوار الحق

کے ساتھ انوار الیقین مل چکے تھے۔ عنایت ربانی چاہتی ہے کہ کتاب انوار الحق کی نویں مرتبہ اشاعت کی جائے اور اس کے انوار چمک رہے ہیں۔

پس مجھے شرح صدر ہوئی اور میری روح کو ایسی طاقت ملی کہ پہلے کبھی نہیں ملی اور اسکا اثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کو نکالنے کی توفیق دی جو کہ سالہا سال پردے میں رہی باوجود یہ کہ اس کی اشاعت کا اذن نبی ﷺ کی طرف سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور وہ کتاب "فی ملکوت اللہ مع اسماء اللہ" ہے اور اسی کے ساتھ انوار الحق، انوار الیقین ملے، دونوں اللہ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور یہ دسویں اشاعت ہے اور میں قلم روکتا ہوں، مجھے خیالات ہی خیالات کھینچ رہے ہیں، معلوم نہیں کون سے لکھوں اور کون سے چھوڑوں، پھر میرا نفس سکون نہیں پاتا مگر اس صورت میں کہ میں اپنے پڑھنے والوں کو حی وقیوم کی طرف توجہ کرنے کی نصیحت کروں، وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس نے اپنی حکمت ومراد کے مطابق اپنے بندوں کے افعال جاری فرمائے تو اس نے جو چاہا ہوگا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور یہ کہ لوگ اپنی جانوں کو راحت دیں اور اسی کے حکم کو تسلیم کر کے اور افضل عبادات سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر اپنے دلوں کا علاج کریں اور یہ کہ لا الہ الا اللہ سے وابستگی حاصل کریں، کیونکہ یہ اللہ سبحانہٗ کے ہاں سب سے پرامید کلمہ ہے اور یہاں میرے ساتھی نے مجھے کہا تو کب تک لکھے گا؟ کیا جو کچھ لکھ چکا وہ کافی نہیں؟ میں نے کہا لکھوں گا اور لکھوں گا، شاید جو بات مجھے اور پڑھنے والوں کو نفع دے، میں نے ابھی لکھی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکت سے اور اس کے نام "علی قدیر" کے ساتھ میں انوار کی طبعہ عاشرہ یعنی دسویں اشاعت کو دربار نبی کریم ﷺ اور آپ کے دوستوں کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہوں، امید کرتا ہوں کہ آئندہ طباعت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی زیارت خیر کے ساتھ کروں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

اے عزیز قاری! پھر ہم نے گیارہویں اشاعت موجودہ ظرفوں میں پیش کی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صبر کی حد اور اس پر ہمارے ایمان کی وجہ سے فی الواقع ہمارا امتحان ہے اور ہمیں بات کو ان ظروف تک ملانے کی گنجائش نہیں لیکن ہم دلی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف یہ مانگتے ہوئے متوجہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس پردے کو اپنے مسلمان بندوں سے اٹھادے اور ہمارے دشمنوں، دین کے دشمنوں پر فتح ونصرت عطا فرمائے اور یہ کہ کافر غاصبوں سے ہماری سرزمین پاک فرمائے اور بارہویں اشاعت پر ملاقات تک۔

پھر مجھ سے بارہویں اشاعت کے خطبہ کا مطالبہ کیا گیا اور دو ہفتہ تک میں لکھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن لکھ نہ سکا اور میں نے آج کے آنے والے سے پوچھا ہمیں علم والی نصیحت کرے تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ میں نے کہا یہ تو مشکل اور محال ہے تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو جتنا تم سے ہو سکے۔ میں نے کہا پھر کیا کریں، کہا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور بات ملاتے ہوئے کہا، چاہیے کہ مقام کے مطابق بات کی جائے۔ کلام کو لمبا کرنے میں ہمتیں ہار جاتی ہیں اور بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب تو واصل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو آ میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ وہاں کیا ہے اور تیرے لیے بیان کرتا ہوں کہ یہ سفر کیسے ہوگا اور تجھے خبردار کی طرح کوئی خبر دینے والا نہیں ہے سوائے اس کی کہ تو نیت کو خالص کرلے۔

اور جان لے کہ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا ہر بہتری کی کنجی، ہر روزی کا دروازہ، ہر خوفزدہ کے لیے امن اور ہر مفہوم کے لیے راحت ہے اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے بیداری اور خواب میں آپ کی زیارت کی خوشخبری ثابت ہو جاتی ہے، پس درود شریف کے چشمہ جاری سے پانی پی اور سیرابی حاصل کر اور اس کی تلاوت میں کھو جا اور اس کے معنوں کو سمجھ اور اپنے دل کو محبت اور نور سے بھر لے، ہدایت وسعادت حاصل کرلے گا اور تیرہویں اشاعت ہمارے ان اوقات میں ظاہر ہوئی جن

کے پردے اٹھے نہیں اور بادل چھٹے نہیں لیکن وہ وقفہ جس میں یہ اشاعت ظاہر ہوئی، ایک نئی عادت کے ساتھ ممتاز ہے کہ نفس میں امید کو ابھارتا ہے اور امداد قریب کی بشارت دیتا ہے۔ پس ایمانی دعوت عام طور پر بلند ہو گئی کہ اطراف عالم اس کا جواب دیتے ہیں، زبانیں اس کے ذکر میں مصروف ہیں اور وہ ایک علامت بن گئی جو کہ شعار علم کی طرف بلند ہے اور ایک روحانی ہتھیار جو کہ جنگی ہتھیاروں سے آگے ہے، یہ وہ ہے جو وقتی طور پر ہمارے دل میں ڈالا گیا اور کچھ کلام باقی ہے جو آئندہ اشاعت میں مذکور ہو گا انشاء اللہ العزیز اور اب چودھویں اشاعت آتی ہے، پس مجھ سے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا اور میں حاضر ہوں۔

اے میرے سردار پڑھنے والے میں تیری ملاقات کروں گا گویا کہ ہم قضاء وقدر کے ساتھ ایک وعدہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دعا کو قبول فرمایا اور امید کو ثابت فرمایا اور مسلمانوں اور عرب میں اپنی روح پھونکی، پس ان کی بکھری قوتوں کو جمع فرمایا اور ان کی صفت کو ایک کیا، ان کا نشانہ تیز کیا، پس وہ اپنی غنودگی سے بیدار ہوئے اور اپنی غفلت سے اٹھے اور عظمتوں میں داخل ہوئے تاکہ شہروں کو پاک کر دیں۔

اللہ کی عزت سے وابستگی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی عنایت کا ان پر سایہ ہوا اور اس کی رعایت ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے دل پر امید ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے مدد ثابت فرمائے اور انہیں اہل بدر کی سی عزت عطا فرمائے اور ان کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کو پاک فرمائے جبکہ ان کے اسلاف کی بدولت فتح مکہ میں مسجد حرام کو پاک فرمایا اور یہ امداد اللہ کے ساتھ ایمان لانے کی فضیلت، اس کی طرف لوٹنے اور اس پر بھروسہ واعتماد کیے بغیر حاصل نہیں ہوتی کیونکہ جو کچھ اللہ کے دربار میں ہے اس کی اطاعت کے بغیر نہیں مل سکتا اور نہیں ہے امداد مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ نعمت کو پورا، امید کو اور جو کچھ کہ اپنے مومن بندوں کے ساتھ نصرت، کامیابی اور فتح قریب کا وعدہ فرمایا ہے سچا فرمائے اور

اسلام کے پرچم کو بلند فرمائے اور اسلام جہانوں میں بلند مرتبہ اور خوب متحرک ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے پندرھویں اشاعت میں تجھ سے ملیں گے۔'' اے ہمارے رب ہمارے لیے گناہ اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمیں ثابت قدم فرما اور کافروں پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔

سلام اے راکبِ دوشِ پیمبر ﷺ

سلام اے مالکِ ملکِ حقیقت — سلام اے ہادئ راہِ طریقت
سلام اے زینتِ محراب ومنبر — سلام اے معنئ نطقِ پیمبر
سلام اے نیّرِ برجِ سعادت — سلام اے ناظمِ بزمِ سیادت
سلام اے مصحفِ آیاتِ حیدر — سلام اے عزتِ دینِ مظہر
سلام اے غنچۂ باغِ رسالت — سلام اے نو بہارِ دین وملّت
سلام اے دستگیر روزِ محشر — سلام اے ساقئ تسنیم وکوثر
سلام اے مصدر جانِ ولایت — سلام اے صدر ایوانِ امامت
سلام اے راکبِ دوشِ پیمبر — سلام اے زینتِ آغوشِ حیدر
سلام اے فکر میدانِ شہادت — سلام اے پیکرِ شانِ رسالت
سلام اے تشنہ لب ے نوش کوثر — سلام اے جذبہ پُر جوش وسُرور
سلام اے رہبرِ جانِ ہدایت — سلام اے گوہر عرفان وحکمت
سلام اے حسرت آغوش مادر — سلام اے لاشہ خاموش شبیر
سلام اے حامی حق وصداقت — سلام اے ماحی کفر وضلالت
سلام اے راحتِ کلثوم وزھرا — سلام اے نگہت گلزارِ طیبہ
سلام اے قافلہ سالارِ اُمت — سلام اے پاسبانِ دین وملّت
سلام اے رحمتِ احباب اعدا — سلام اے رفعتِ عبداً شکورا
سلام اے رونقِ بزمِ شہادت — سلام اے آفتاب شامِ غربت
مظفر کربلا کا قِصہ غم — حیات قوم کا ہے درسِ اکبر

مولانا سید مظفر حسین۔ کچھوچھہ شریف

درود پاک کے آداب

- لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔
- باوضو درود پاک پڑھا جائے۔
- قبلہ رو ہو کر درود پاک پڑھے۔
- درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔
- مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔
- درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔
- جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔
- اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم شفیعِ اعظم باعث ایجاد عالم ﷺ کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین و دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔
- درود پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے، سنت مصطفیٰ ﷺ کی پیروی اور شریعت مطہرہ کی پابندی رکھے، منہیات سے بچے، حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔
- درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہِ کونین اُمت کے والی ﷺ میرا درود شریف سن رہے ہیں اس لیے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ عالم شفیع اعظم ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔

(مقاصد السالکین ص ۵۶)

شہاب نامہ اور درود شریف کے اثرات

قدرت اللہ شہاب

مکسودن پادھا چمکور کے ہندوؤں کا پروہت تھا۔ سکھ اور مسلمان بھی اس سے اپنے بچوں کی جنم پتریاں بنواتے تھے۔ نجوم اور رمل میں مہارت کے باعث سارے گاؤں میں شادی بیاہ کی تاریخ، سفر پر روانہ ہونے کی ساعت اور مرگ وحیات کی جملہ رسومات کا پروگرام وہی طے کرتا تھا۔ عام بیماریوں کا علاج تو حکیم بسنت رام کے سپرد تھا لیکن چیچک، خسرہ، پلیگ اور ہیضہ جیسے موذی امراض پر مسکودن پادھا کا کنٹرول تھا۔ اذان کی آواز پر وہ خالی ٹین بجانا شروع کر دیتا تھا، تاکہ بول سنائی نہ دیں۔ درود شریف سن کر وہ دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا تھا۔ جب کبھی وہ ہمارے محلے سے گزرتا تھا، تو مسلمان بچے زور زور سے درود شریف پڑھ کر اس کے پیچھے ہو لیتے تھے۔ یہ سن کر مکسودن پادھا کانوں میں انگلیاں دیئے اتنی تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا تھا، کہ ہم لوگ بھی اس کے تعاقب میں بری طرح ہانپنے لگتے تھے۔

مکسودن پادھا کا معمول تھا کہ وہ صبح تین چار بجے اٹھ کر زور زور سے "ہری اوم، ہری اوم، رام رام ست ہے" کی مہارنی کرتا ہوا نہر پر جاتا تھا اور گرمی ہو یا کڑاکے کی سردی ٹھنڈے پانی سے اشنان کر کے اپنی پوجا پاٹ شروع کرتا تھا۔ اس کے معمول میں ایسی باقاعدگی تھی، کہ اس کے نہر پر جانے اور واپس آنے کی آواز لوگوں کے لیے الارم ٹائم پیس کا کام دیتی تھی۔

میرے قریب سے گزر کر مکسودن پادھا جب بندروں کے پاس پہنچا، تو ان کا ایک

جم غفیر اس کے گرد جمع ہو گیا۔ ہنومان جی کو نمسکار کر کے مکسودن نے ایک پوٹلی کھولی اور بہت سی پوریاں بندروں کے سامنے ڈال دیں، پھر وہ نہر کے کنارے ایک پتھر کی سل پر بیٹھ گیا اور پانی کی گڑویاں سر پر ڈال کر چھپا چھپ نہانے لگا۔

ایک ساٹھ ستر برس کے دبلے پتلے منحنی سے برہمن کی یہ شان مردانگی دیکھ کر میرے اسلام کی رگ حمیت بھی کسی قدر پھڑکی۔ میں چھاتی نکال کر لاٹھ گھماتا بڑے آرام سے بندروں کے پاس سے نکل آیا جن کی توجہ بہر حال پوریوں پر مرکوز تھی اور مکسودن پادھا سے کچھ دور رک کر اس کی رام رام کے جواب میں زور زور سے درود شریف پڑھنے لگا۔ مکسودن پادھا نے پہلے تو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کا کھوج لگایا اور پھر درود شریف کے الفاظ سن کر اس نے یک لخت دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرتا تھا، تو وہ کان کھول دیتا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو پھر انگلیاں ٹھونس لیتا۔ جی تو بہت چاہا کہ ہری اوم ہری اوم اور درود شریف کی آنکھ مچولی کا یہ کھیل جاری رکھوں۔ لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی۔ اس لیے میں باآواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی، پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی ٹکور ہونے لگے اور اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ اوڑھا ہوا ہو۔ تین سوا تین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ کیا اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا۔

امتحان کے باقی آٹھ دن بھی میں اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا۔ جب نتیجہ نکلا، تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لیے ملا، لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔

یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی، جس کے سامنے کرم بخش کے سارے ''اچھیے'' گرد تھے، اس کے لیے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو، دوپہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا

پڑتا تھا نہ کنوئیں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی، نہ گنگا ماڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے ”حال“ کھیلنے کی حاجت تھی، نہ مراقبے کی شدت تھی، نہ مجاہدے کی حدت تھی، نہ ترک حیوانات، نہ ترک لذات، نہ تقلیل طعام، نہ تقلیل کلام، نہ تقلیل اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یہ تو بس ایک تخت طاؤس تھا، جوان دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے، اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درود شریف نے میرے وجود کے سارے افقوں کو قوس قزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رچ گئیں۔ جنہیں نہ خوف و ہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار و حوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی، بھری محفل میں ہجروں کی خلوت سما گئی۔ دل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کشش ثقل سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درود شریف کی برکت سے پردہ خیال پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری وساری رہتا تھا۔ جس کے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتار و ابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے قدموں میں دنیا کامران اور عقبیٰ بھی بامراد، جس کے ذکر کے نور سے عرش بھی سربلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے کبھی ہوگا...... اور جس کی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کردی۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

دو برس بعد میں نے میٹریکولیشن کا امتحان بھی بالکل اسی طرح درود شریف کا ورد کرتے کرتے پاس کرلیا۔

ساری کائنات میں ایک اور صرف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور

انسان کے درمیان یکساں طور پر مشترک ہے۔ قرآن کریم کے پارہ ۲۲ میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کے الفاظ میں وہ عمل یہ ہے:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو''۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں، جن کا بجا لانا ہر اہل ایمان کا فرض ہے۔ بہت سے انبیاء کرام کی توصفیتیں بھی کی ہیں اور ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی بیان فرمائے ہیں لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا، کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف ہمارے رسول مقبول ﷺ کے لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کی نسبت اولاً اپنی طرف اور پھر اپنے فرشتوں کی طرف کر کے مسلمانوں کو خطاب کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ یہی ایک واحد امر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صرف حکم دے کر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دے کر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے۔ ایک عبد کی فضلیت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔

درود شریف میں صاحب درود کا اعزاز تو ہے، لیکن اس میں درود شریف پڑھنے والے کی سعادت اور اکرام بھی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھ کر ہم ان احسانات عظیم کا تھوڑا سا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو اس محسن اعظم کے اپنی امت کے ہر فرد و بشر پر ہیں۔ دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کو اپنی استعداد اور خلوص کے مطابق صاحب درود کی توجہ کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے۔ خاص طور پر ان اوصاف کی توجہ کا جنہیں قرآن شریف میں رؤف الرحیم اور رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اگرچہ ہزاروں افراد ہزاروں مختلف مقامات پر ایک ہی وقت درود شریف پڑھ رہے ہوں، ان سب پر فرداً فرداً بیک آن صاحب درود کی توجہ کا منعکس ہونا

نہ کوئی عجیب بات ہے اور نہ کوئی مشکل امر ہے۔ چراغ اگر چھوٹا ہو تو اس کی روشنی پھیلانے کے لیے اسے ایک کمرے سے اٹھا کہ دوسرے کمرے میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سورج کی شعاعیں ہر جگہ بیک وقت یکساں طور پر بآسانی پہنچتی رہتی ہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ رخ سورج کی جانب ہو۔ ماڈرن اصطلاح میں یہ ساری بات Frequency یعنی برقی لہروں کے ارتعاش کا معاملہ ہے۔ اگر انسان صحیح Wave Length (لاسلکی شعاعوں کے طول) کے ساتھ Tune ہونے والے Morse Key بن جاتا ہے۔ کسی کا دل بڑی طاقت والا شارٹ ویو ریڈیو سیٹ بن جاتا ہے کسی کا دل ٹیلی وژن اور کسی کا رنگین ٹیلی وژن بن جاتا ہے۔ Wave Length کی ہم آہنگی اعمال اور اطاعت سے ہوتی ہے اور ٹرانسمیٹر کے ساتھ صحیح مرکز کا کنکشن صرف درود شریف کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ کا اصلی راز حقیقت آدمیہ ہی میں مضمر ہے۔ باطن کی اصطلاحات میں وجود کے تین مرتبے متعین کیے جاتے ہیں۔ احدیت، وحدت اور واحدیت، احدیت تو غیب الغیب، باطن محض یعنی ذات النبی کو کہتے ہیں۔ وحدت صفات اجمالیہ کا نام ہے جسے حقیقت محمدیہ کہا جاتا ہے اور واحدیت صفات تفصیلیہ کا درجہ ہے۔ جسے اعیان ثابتہ اور حقیقت آدمیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں درجے ازلی ابدی ہیں اور ان میں آپس میں ایک دوسرے پر تقدم و تاخر بھی ہے، چونکہ انسان حفات حق کا مظہر ہے اور حضور رسول مقبول ﷺ ان سب میں مظہریت میں اکمل و اعلیٰ ہیں، اس لیے درجہ صفات اجمالی یعنی حقیقت محمدیہ درجہ صفات تفصیلی یعنی حقیقت آدم سے مقدم ہے۔

درخت کی غایت مقصود پھل ہے۔

انسانیت کی غایت مقصود تکمیل انسانیت ہے۔ جس طرح پھل کے وجود ازلی کو درخت کے وجود جسمی پر تقدم اور تفضل حاصل ہے۔ اس باریک نکتے کو اس سے زیادہ بیان کرنا میرے بس کا روگ نہیں کیونکہ یہ نہ علم کا مسئلہ ہے اور نہ علم الیقین کا۔ اس کی

مزید تشریح تو وہی روشن ضمیر حضرات کر سکتے ہیں۔ جنہیں عین الیقین اور حق الیقین کی نعمت حاصل ہے۔ میرے جیسے کور باطن عامی کے نزدیک تو بس نجات کے لیے اتنا یقین کافی ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا کیوں لازمی ہے؟ دراصل ایسا کرنا لازمی تو بالکل نہیں، البتہ سودمند ضرور ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس طرح بھی دعا کی جائے، وہ پہنچ تو ضرور جاتی ہے لیکن دنیاوی اصطلاح میں درود شریف کی مثال شاہی ڈسپیچ بکس Despatch Box کی سی ہے جو دعا اس ڈسپیچ بکس میں بند ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچے، اس کی جانب خصوصی اور فوری توجہ کا منعطف ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ درود شریف کئی طرح کے رائج ہیں لیکن دعاؤں کے اول و آخر نماز والا درود شریف پڑھ لینا ہی کافی ہے۔

تیری رسالت عالم عالم

ہم پہ ہو تیری رحمت جم جم صلی اللہ علیک وسلم
تیرے ثنا خواں عالم عالم صلی اللہ علیک وسلم

ہم ہیں تیرے نام کے لیوا اے دھرتی کے پانی دیوا
یہ دھرتی ہے برہم برہم صلی اللہ علیک وسلم

تیری رسالت عالم عالم، تیری نبوت خاتم خاتم
تیری جلالت پرچم پرچم صلی اللہ علیک وسلم

دیکھ تری اُمت کی نبضیں ڈوب چکی ہیں ڈوب رہی ہیں
دھیرے دھیرے مدھم مدھم صلی اللہ علیک وسلم

دیکھ صدف سے موتی ٹپکے دیکھ حیا کے ساغر چھلکے
سب کی آنکھیں پُرنم پُرنم صلی اللہ علیک وسلم

اے آقا اے سب کے آقا ارض وسما ہیں زخمی زخمی
ان زخموں پر مرہم مرہم صلی اللہ علیک وسلم

آغا شورش کاشمیری

فضائل درود شریف

مولانا محمد زکریا کاندھلوی

درود شریف کے فضائل میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ، جل جلالہ، عم نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

(۱) إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (پ۲۲ ع۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر ﷺ پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو''۔ (بیان القرآن)

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز واکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم ﷺ ہی کے لیے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف، اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو! تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے، پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں

کہ آیت شریف کو لفظ ''اِنَّ'' کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی ﷺ پر۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں، نبی کریم ﷺ پر۔ صاحب روح البیان لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجے کا مطلب حضور اقدس ﷺ کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا کرنا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زیادتی مرتبہ کے لیے اور حضور ﷺ کی امت کے لیے استغفار اور مومنین کے درود کا مطلب حضور کا اتباع اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت اور حضور ﷺ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

عقل دور اندیش میداند کو تشریفے چنیں
ہیچ دیں پرور ندید وہیچ پیغمبر نیافت
یصلی علیہ اللہ جل جلالہ
بھذا ابدا للعالمین کمالہ انتھی

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور ﷺ کو ''نبی'' کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا، ''محمد'' کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضور اقدس ﷺ کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے اور ایک جگہ جب حضور ﷺ کا ذکر حضور ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے

ساتھ ذکر کیا اور آپ ﷺ کو ''نبی'' کے لفظ سے، جیسا کہ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کو وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب روح البیان کے کلام میں بھی گزر چکا۔ علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور فرشتوں اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثنا و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے، پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثنا و تعظیم مراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ بھی نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے، یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام ہوتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبے کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپ ﷺ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یصلون کی تفسیر یبرکون نقل کی گئی ہے۔ یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے، حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابو العالیہ کا معنی میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے

مراد اللہ کی تعریف ہے حضور ﷺ پر۔ ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب۔ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجیے، آپ ﷺ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ فصل ثانی کی حدیث نمبر ا پر یہ درود مفصل آ رہا ہے، یعنی اللہ جل شانہ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالآباد تک نبی ﷺ پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد ونہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز وناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں، گویا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے۔ کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں ان کے رتبے کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہ، لکھتے ہیں۔

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے، ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں۔ مانگنے والے پر، اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کر لے“۔ مختصراً یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا، عنقریب نمبر ۳ پر آ رہی ہے، اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ اے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر مضحکہ خیز ہے، یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو، وہی چیز اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف لوٹا دی بندوں نے چونکہ اول تو خود حضور اقدس ﷺ نے آیت

شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس ﷺ نے یہی تعلیم فرمائی جیسا کہ اوپر گزرا، نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث نمبرا: پر مفصل آرہا ہے، دوسرا اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر، یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔ علامہ سخاوی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، فائدہ مہمہ امیر مصطفے ترکمانی نے حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہ سے الٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب ونقائص ہیں، پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثناء کرے جو پاک ہے، اس لیے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور ﷺ پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیے، اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے۔ اس لیے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے۔ ابن ابی حجلہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لیے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور ﷺ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔ علامہ

سخاوی فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح حضور ﷺ نے تلقین فرمایا ہے، اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیے کہ اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیے، اس لیے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے۔ "فمن احب شیئا اکثر ذکرہ" جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔

علامہ سخاوی نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنی ہونے کی)

علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ میں اس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس ﷺ کے حقوق جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہے، حافظ عز الدین ابن عبد السلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور ﷺ کے لیے سفارش کیا کرسکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور ﷺ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لیے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

چونکہ قرآن کریم کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لیے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے۔ جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ نمبر ا پر آئے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اور اس کے ملائکہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضور ﷺ پر درود حضور ﷺ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت

نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس ﷺ کی اظہار عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورنہیں اھ مختصراً۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کہ گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعا میں دوسرے انقیاد واتباع میں۔ مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے تھے اس لیے اس کی نسبت نہیں کی گئی، اس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی نے ایک بہت ہی عبرت ناک قصہ لکھا ہے اور وہ احمد یمانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے، لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا، قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ کے بجائے یصلون علی علی پڑھ دیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں۔ (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا، برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا۔ بڑی عبرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپروائی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

(۲) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

(پ۲۰۔ع۱)

''آپ کہیئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے''۔ (بیان القرآن)

علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لیے بطور خطبہ کے ارشاد ہے اس آیت شریفہ میں حضور اقدس ﷺ کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اس کے رسول اور انبیاء کرام ہیں، جیسا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى سے مراد انبیاء ہیں، جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ میں ارشاد ہے اور امام ثوری وسدی وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرام اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں۔

(۳): عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنِ حَبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَغَیْرُهُمْ كَذَا فِی التَّرْغِیْبِ.

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

اللہ جل شانہ کی طرف سی تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لیے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے

بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاوی نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں اور بھی متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے، اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہ نے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ ﷺ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ ﷺ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا: فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں، یہاں ایک بات سمجھ لینی چاہیے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات امت محمدیہ ﷺ پر روز افزوں ہوئے ہیں۔ اس لیے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اولاً حق تعالیٰ شانہ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم وبیش بتایا ہے۔ ملا علی قاری نے ستر والی روایت کے متعلق لکھا ہے کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اس لیے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

(۴): وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ

عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنِّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ كَذَا فِي التَّرْغِيْبِ.

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے، علامہ سخاوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اس پر ہزار دفعہ درود بھیجے گا اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس ﷺ کو پیش آئے تو اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کسی باغ میں تشریف لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہوگیا۔ حضور اقدس ﷺ نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا،

مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کی روح پرواز کر گئی، میں اس تصور سے رونے لگا، حضور ﷺ کے قریب جا کر حضور ﷺ کو دیکھا، حضور ﷺ نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا: عبد الرحمن! کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ ﷺ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے، ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبد الرحمن کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضور ﷺ نے فرمایا ابھی جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (کذافی الترغیب) حضرت علامہ سخاوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ بہت ہی ہشاش بشاش تشریف لائے۔ چہرۂ انور پر بشاشت کے اثرات تھے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا صحیح ہے، میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے، جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرہ بشاشت سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی

ہے اتنی پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو؟ ابھی جبرائیل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا، تو جبرائیل نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لیے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ ﷺ پر درود بھیجے وہ اس کے لیے وانت صلی اللہ علیك کی دعا کرے۔ (کذافی الترغیب)

علامہ سخاوی نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کی بناء پر ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ جب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے اور خود علامہ سخاوی نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گناہ ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند ہونا، دس گناہوں کا معاف کرنا، دس نیکیوں کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزاء استہزا یہ دس کلمات ارشاد

فرمائے، حلاف، مہین، ہماز، مشاء، نمیم، مناع للخیر، معتد اثیم، عتل، زنیم مکذب للایات بدالات قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيَاتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ فقط۔ یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب ۲۹ پارے میں سورۂ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں: وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيَاتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ ترجمہ: اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو اس کے علاوہ حرام زادہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہے، جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (بیان القرآن)

(۵) عن ابن مسعود قال رسول اللہ ﷺ ان اولی الناس بی یوم القیمة اکثرهم علی صلوة ۔ رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه کلاهما من روایة موسی بن یعقوب کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجه ۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلا شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم میں

حدیث نمبر ۲۳ میں بھی یہ مضمون آرہا ہے نیز حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ قبر میں ابتداً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔ زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ علامہ سخاوی نے ایک حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لیے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے قیامت میں نور ہے۔

علامہ سخاوی نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے۔ جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث نمبر ۳ پر آرہا ہے۔ علامہ سخاوی نے حدیث بالا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اس لیے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ہے اس فضیلت کے ساتھ

حضرات محدثین مخصوص ہیں، اس لیے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح سے خطیب نے ابونعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدثین سے مراد اس موقع پر آئمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں، چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں۔ زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام کتاب میں رہے گا اور طبرانی ہی سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت ہوگی اور امام مستغفری سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

(۶): عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامُ

رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذافی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرھما قال الحاکم صحیح الاسناد.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین) میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

اور بھی متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔

علامہ سخاوی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری امت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ترغیب میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو، بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(۷): اِنَّ عَمَّارَ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اِسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ لِیْ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فَلَانُ بْنِ فَلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ.

رواہ البزار کذا فی الترغیب وذکر تخریجہ السخاوی فی القول البدیع.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے، پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ

ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس کے ہر درود کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ (ﷺ) پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہ نے میری درخواست قبول فرمائی۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ایک جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے، اللہ جل شانہ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوٰۃ وسلام حضور ﷺ تک پہنچاتا ہے اور اس سے پہلے حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور ﷺ تک امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس لیے کہ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور ﷺ تک امت کا سلام پہنچاتا رہے اور یہ

فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اس کو حضور اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچائے۔ اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بارہا دیکھنے کی نوبت آئی، پھر سید الکونین فخر الرسل ﷺ کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس لیے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں برمحل ہے۔

(۸): عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلى على عند قبرى سمعته ومن صلى على نائيا ابلغته رواه البيهقى فى شعب الايمان كذا فى المشكوة بسط السخاوى فى تخريجه .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضور ﷺ تک پہنچائے اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اس کو خود سنتے ہیں، جو شخص دور سے درود بھیجے اس کے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزر چکا ہے کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اس کو حضور ﷺ تک پہنچا دیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس ﷺ بنفس نفیس خود سنتے ہیں، بہت ہی قابل فخر، قابل عزت اور قابل لذت چیز ہے۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ

پر سلام کرتے ہیں، آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وعلیکم السلام کی آواز سنی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔ اس لیے کہ قرب میں جو خشوع خضوع اور حضور قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آئے، سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آئے:

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

یہ مضمون علامہ سخاوی نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں آ جائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطْرَةً
حَقِيقٌ بِأَنْ يَسْمُوْ وَ اَنْ يَتَقَدَّمَا

جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گزر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے)۔ ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔

اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اس لیے کہ

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں آپ ﷺ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی نے انبیاء علیہم السلام کی حیات پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاوی نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نعش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کے چہرۂ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا، کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اے اللہ کے نبی، اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں گے۔ ایک موت جو آپ کے لیے مقدر تھی وہ آپ ﷺ پوری کر چکے (بخاری) علامہ سیوطی نے حیات انبیاء پر مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ علامہ سخاوی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لیے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبرائیل حضرت میکائیل کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید

البشر ﷺ پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے۔ گویا کہ وہ حضور ﷺ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور ﷺ اس کا سلام سن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر، اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع وخضوع اور ادب واحترام کے ساتھ یہ پڑھے:

السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا نبى الله، السلام عليك يا خير ة الله، السلام عليك يا خير خلق الله، السلام عليك يا حبيب الله، السلام عليك يا سيّد المرسلين، السلام عليك يا خاتم النبيين، السلام عليك يا رسول رب العالمين، السلام عليك يا قائد الغر المحجلين، السلام عليك يا بشير، السلام عليك يا نذير، السلام عليك وعلٰى اهل بيتك الطاهرين، السلام عليك وعلٰى ازواجك الطاهرات امهات المومنين، السلام عليك وعلٰى اصحابك اجمعين، السلام عليك وعلٰى سائر الانبياء والمرسلين وسائر عباد الله الصالحين جزاك الله عنا يا رسول الله افضل ما جزى نبينا عن قومه ورسولاً عن امته، وصلى الله عليك كلما ذكرك الذاكرون وكلما غفل عن ذكرك الغافلون فصلى عليك فى الاولين، وصلى عليك فى الاخرين افضل واكمل واطيب ما صلى على احد من الخلق اجمعين كما استنقد نابك من الضلالة وبعلنا بك من العمى والجهالة اشهدان لا اله الا الله واشهدانك عبده ورسوله وامينه وخيرته من خلقه

واشهدانك قد بلغت الرسالة واديت الامانة ونصحت الامة وجاهدت فی الله حق جهاده اللهم اته نهايته ما ينبغی ان يا مله الاملون . قلت وذكره النوری فی مناسكه باكثر منه .

آپ ﷺ پر سلام اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ پر سلام اے اللہ کے نبی ﷺ، آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی، آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات، آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب، آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار، آپ پر سلام اے خاتم النبیین، آپ پر سلام اے رب العالمین کے رسول، آپ پر سلام اے سردار ان لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہونگے (یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں اعضاء کو وہ وضو میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہوں گے) آپ پر سلام اے جنت کی بشارت دینے والے، آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانے والے، آپ اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں۔ سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مومنوں کی مائیں ہیں، سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر، سلام آپ پر اور تمام رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر یا رسول اللہ ﷺ، اللہ جل شانہ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر اولین میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ پر آخرین میں درود بھیجے۔ اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی

پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس سے نجات دی ہم آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ ﷺ کی وجہ سے جہالت اور اندھیرے پن سے بصیرت عطا فرمائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں اور اس کے امین ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی امانت کو ادا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔ یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ عطا فرما جس کی امید کرنے والے اُمید کر سکتے ہیں۔

(یہاں تک سلام کا ترجمہ ہوا)۔

اس کے بعد اپنے نفس کے لیے اور سارے مومنین اور مومنات کے لیے دعا کرے اس کے بعد حضرات شیخین حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھنے وران کے لیے بھی دعا کرے اور اللہ سے اس کی بھی دعا کرے کہ اللہ جل شانہ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی مدد میں کی ہیں اور جو حضور اقدس ﷺ کی حق ادائیگی میں کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے (یعنی، السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے) علامہ باجی کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدین صاحب قاموس کی رائے ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں مامن مسلم یسلم علی عند قبری آیا ہے۔ انتہی۔ علامہ سخاوی کا ارشاد اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابوداؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو

اللہ جل شانہ، مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ اسی روایت میں اوپر ابھی نمبر ۶ پر گزری ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔ اس لیے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اسی طرح آخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں علامہ باجی اور علامہ سخاوی دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ وفا الوفاء میں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ ابن الحسین سامری حنبلی اپنی کتاب مستوعب میں زیارۃ قبر النبی ﷺ کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو اور اس کے بعد علامہ سامری حنبلی نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ وَاِنِّيْ قَدْ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُوْجِبَ لِيَ الْمَغْفِرَةَ كَمَا اَوْجَبْتَهَا لِمَنْ اَتَاهُ فِيْ حَيَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی ﷺ سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو

توبہ کا قبول کرنے والا، رحمت کرنے والا پاتے اور میں تیرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لیے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لیے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی زندگی میں آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی ﷺ کے وسیلہ سے (اس کے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کیں)۔

(۹): عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ زَادَ الْمُنْذِرِیُّ فِی التَّرْغِيْبِ وَاَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَبَسَطَ السَّخَاوِیُّ فِیْ تَخْرِيْجِهٖ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، ایک چوتھائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، تو دو تہائی کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لیے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لیے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اوراد وظائف کے لیے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لیے تجویز کروں۔ علامہ سخاوی نے امام احمد کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لیے مقرر کر دوں تو کیسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اکرم ﷺ کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے، اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی من کان اللہ لہ' یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔ جب شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا تو فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادا فرض کے مانند درود کے اوپر

سیّد کائنات ﷺ کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور کسی چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لیے کچھ عدد معین۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں، اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اوراد و ظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے اس لیے کہ اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لیے دعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا۔ اس میں سے درود شریف کے لیے مقرر کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲۰ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں الحمد للہ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعا کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبد الحق محدث نور اللہ مرقدہٗ کو ان کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے، اے لوگو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اے لوگو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ (یعنی بار بار فرماتے) راجفہ آ گئی اور رادفہ آ رہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں، آ رہی ہے۔ اس کو دو مرتبہ فرماتے۔ راجفہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورۂ والنازعات میں ہے، کی طرف اشارہ

ہے۔ جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالے گی اس سے مراد ہے پہلا صور ہے اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی اسے مراد دوسرا صور ہے بہت سے دل اس روز خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے، شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔ (بیان القرآن مع زیادۃ)

(۱۰) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَّ حِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رواه الطبرانی باسنادین احدهما جید لکن فیه انقطاع کذا فی القول البدیع .

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

علامہ سخاوی نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد یہ لفظ بھی نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کے لیے سفارش کروں گا۔ حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایات سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وانزله المقعد المقرب عندك یوم القیمة اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے

کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو سُنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ ''یا'' کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لیے سفارشی اور بعض کے لیے گواہ، مثلاً اہل مدینہ کے لیے گواہ دوسروں کے لیے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لیے گواہ اور گناہ گاروں کے لیے سفارشی وغیرہ ذلك كما قاله السخاوی۔

(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً اِلَّا عُرِجَ بِهَا مَلَكٌ حَتّٰى يَجِيْئَ بِهَا وَجْهَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى قَبْرِ عَبْدِيْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا وَتَقَرُّ بِهَا عَيْنُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْعَلِيِّ بْنِ الْبَنَّاءِ وَالدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَفِيْ سنده عمر بن حبيب ضعفه النسائی وغيره كذافی القول البديع ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لیے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

زاد السعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی (ﷺ) ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں

نے اس کو ادا کر دیا۔ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ انگشت کے برابر میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دے گا اس لیے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آ گیا۔ یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی نمبر۱۴ پر گزر چکی ہے۔ جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گزری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔ فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت نمبر ۲۰ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آ رہا ہے۔

(۱۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وقال لا یشبع المومن خیرًا حتی یکون منتهاء الجنة رواه ابن حبان فی صحیحه کذافی الترغیب وبسط السخاوی تخریجه وعزاه السیوطی فی النوالی الادب المفرد للبخاری .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے اللھم صل سے اخیر تک اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کے لیے زکوۃ یعنی

صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

علامہ سخاوی نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس ﷺ پر درود، بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور ﷺ پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لیے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں، اگرچہ علامہ سخاوی خود اس کے موافق نہیں ہیں۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لیے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لیے کہ مجھ پر درود تمہارے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اس کو صاحب مشکوٰۃ نے فضائل علم میں نقل کیا ہے اور صاحب مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے، اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا۔ وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔ اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ

علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے، لیکن صاحب مظاہر حق نے بھی صاحب مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے اس لیے وہ تحریر فرماتے ہیں "ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے"، یعنی علم سے یعنی اخیر عمر تک طالب علم ہی رہتا ہے اور اس کی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لیے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیل علم میں مشغول ہو رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ تعلیم وتصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل کا ہی ہے اس کو (حق)۔

تکملہ: اس فصل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس ﷺ کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا ہو کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف وکرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر وثواب اور احسانات فرما دیئے۔ علامہ سخاوی نے اول مجملاً انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں، باب ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور اقدس ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لیے اور اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی جو احد پہاڑ کے برابر ہو اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و

آخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب ہی نمبر ۹ پر حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اس کے لیے شاہد وگواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوضِ کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پل صراط پر سہولت سے گزر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے لیے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور مجالس کے لیے زینت اور فقر کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کیے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اس کی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے مستفع ہوتے ہیں اور وہ بھی مستفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور بے شک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اُس کی غیبت کریں۔ درود بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور

دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لیے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیرہ کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علامہ سخاوی نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جن میں سے بعض فصل اول میں گزر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آ رہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا درود، درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گناہ) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں، پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سیّد السادات ﷺ اور معدن السعادات ﷺ پر درود کی کثرت کیا کر، اس لیے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لیے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں۔ جبار الارضین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے، پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جما رہا کر، اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے، تیری امیدیں بر آئیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہو گی۔ قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہو گا۔

دوسری فصل

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِیْ لَکَ هَدِیَّۃً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِهَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ (رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجه واختلاف الفاظه وقال هکذا لفظ البخاری عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمَوْضِعَیْنِ)

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو (اللھم صل سے اخیر تک) یعنی اے اللہ درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر، اے اللہ بے شک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ برکت

نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیم پر اوران کی آل (اولاد) پر بے شک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں مہمانوں اور دوستوں کے لیے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضور اقدس ﷺ کا ذکر شریف، حضور ﷺ کی احادیث، حضور ﷺ کے حالات تھے ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہد عادل ہیں۔ اسی بنا پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کیے ہیں۔ وہ ایک حدیث میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریف اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللهم اجعل صلوتك وبركاتك الخ پڑھا کرو۔ دوسری حدیث میں ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں۔ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا، پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ۔ یہ روایت مسلم وابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اس کا مطلب ”کہ ہم اس کی تمنا کرنے لگے“ یہ ہے کہ ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو غایت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب

میں نبی کریم ﷺ کو تامل فرمانا پڑا۔ بعض روایات میں سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ مسند احمد وابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھا کریں۔ حضور ﷺ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ۔

ایک اور روایت میں عبدالرحمٰن بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے، سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اللھم صل علی ال محمد مسند احمد، ترمذی، بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریف اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ الآیہ نازل ہوئی تو ہمیں معلوم ہے، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ﷺ نے ان کو درود تلقین فرمایا، اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کیے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایت میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے۔ نفس درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں نمبر ۱ پر لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ علامہ

شامی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضور ﷺ پر درود شریف کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامی نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے انتہی۔ اور کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ کی ہی روایت ہے جو اوپر گزری۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضور ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آیت شریف کے امتثال امر میں سکھلائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کون سا درود پڑھیں۔ حضور ﷺ نے تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔ حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے، نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ یہاں ایک بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرز ثمین یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ رہے۔ اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اوجز میں امام بیہقی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔(۲) ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالم ہوتو خود دیکھ لے، غیر عالم ہوتو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کرلے۔ سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثریہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقت بعض مصالح سے اس کا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے نور کے متعلق ارشاد ہے "مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ الاٰیۃ" ترجمہ: اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو، اخیر آیت تک، حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔(۳) یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی زادالسعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا لہٰذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں، لہٰذا جو درود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کو اللہ جل شانہ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لیے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ کررہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا صفی قرار دیا ہے اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی، بے شک ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے صفی ہیں لیکن بات یوں ہے غور سے سنو کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس جھنڈے کے نیچے آدم علیہ السلام اور سارے انبیاء ہوں گے اور اس پر فخر نہیں کرتا اور قیامَت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوگا اور سب سے پہلے جنت میں میں اور میری امت کے فقراء داخل ہوں گے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اور اولین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا اور بھی متعدد روایات سے حضور ﷺ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لیے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے آباء میں ہیں اس لیے بھی مَنْ اَشْبَہَ اَبَاہُ فَمَا ظَلَمَ آبَاءَ وَاَجْدَادِ کے ساتھ مشابہت بہت ممدوح ہے۔ مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اونچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ جامع ہے خلت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لیے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت کے ساتھ میں حضور اقدس ﷺ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

سَرَّهُ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (رواہ ابوداؤد وذکر السخاوی بطریق عیدۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سے اخیر تک)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آلِ ابراہیم علیہ السلام پر بے شک آپ ہی سزاوار حمد ہیں، بزرگ ہیں۔

نبی اُمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تورات انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمانوں سے اتریں ذکر کیا گیا ہے (کذا فی المظاہر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اُمی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروع حدیث مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ مشہور قول یہ ہے کہ امی ان پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کو ذکر کیا گیا۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت شست

''جو یتیم کہ اس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب

خانے دھو دیے یعنی منسوخ کر دیے"

نگاہ من کہ بمکتب نہ رفت وخط نہ نوشت

بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرسہ شد

"میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا"

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرزثمین نمبر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ واله وَبَارِكْ وسلم ۔ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔ اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے، یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہو، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جاسکتی۔ جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تولے جاتے ہیں، ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی، پاسنگ میں رہ جائے گی۔ ملا علی قاری نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی نے یہ لکھا، یہ ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازو میں تلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقداروں میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپ جاتی ہیں، ترازوؤں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانہ سے ماپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اور حسن بصری سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ کے حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ اس حدیث کو قاضی عیاض نے بھی شفا میں نقل کیا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳): عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَىَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّىَ عَلَىَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَىَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔

(رواہ ابن ماجہ باسناد جید کذا فی الترغیب زاد السخاوی فی اخر الحدیث فنبی اللہ حی یرزق وبسط فی تخریجہ واخراج معناہ عن عدۃ من الصحابۃ وقال القاری ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی، اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات

حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاء علیہم السلام کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا، پس کوئی فرق نہیں ان کے لیے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے، رزق دیا جاتا ہے، سے مراد حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے، اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں، صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادر۔ علامہ سخاوی نے یہ حدیث کئی طرق سے نقل کی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا، پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا، یہ مضمون کہ

کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہو گا، فصل اول کے نمبر ۵ میں گزر چکا ہے۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کر، اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لیے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت حسن بصری، حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ سلیمان بن صحیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں، اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک حاضر ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے علیک السلام کی آواز سنی۔ بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اس لیے اس دن کو حضور اقدس ﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے روز درود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، اوس بن اوس، ابوامامہ، ابوالدرداء، ابومسعود، حضرت عمر، ان کے

صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں:۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴): وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔

(ذکرہ السخاوی من عدۃ روایات ضعیفۃ بالفاظ مختلفۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسی (۸۰) دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعیف کا حکم بھی آیا ہے نقل کیا اور صاحب اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے، فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی اور دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ اس کے اسی (۸۰) سال کے

گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ دار قطنی کی ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور یہ پڑھا کر ایک انگلی بند کرلے۔ انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اس لیے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث نمبر ۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں۔ جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں کیے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گنی گئی ہیں۔ دار قطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتلایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ اسی (۸۰) دفعہ پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں۔ علامہ سخاوی نے ایک دوسری جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں بحوالہ در مختار اصبہانی سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامی نے اس میں طویل بحث کی

ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ شیخ ابوسلیمان دارانی سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس ﷺ پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض صوفیا سے یہی نقل کیا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۵): عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔

(رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وبعض اسانیدہم حسن کذا فی الترغیب)

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ! آپ محمد (ﷺ) پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو"۔ علماء کے مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ محتمل یہ ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود یا آپ ﷺ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ ﷺ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔ حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لیے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اس لیے کہ روایت میں "یوم القیامۃ" کا

لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں "المقرب عندك فی الجنة" کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہو اس بنا پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لیے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جبکہ حضور اقدس ﷺ شفاعت کے میدان میں عرش معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا اور دوسرا آپ ﷺ کا مقام جنت میں جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ سخاوی شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس ﷺ نے دوزخ، جنت وغیرہ اور زنا کار، سود خور وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے آخر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا، اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے، وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھایئے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا۔ میں نے کہا کہ میں اس کو دیکھ لوں۔ ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی، آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا، آئندہ بھی آرہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے تو اس سفارش کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کون سا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضور اقدس ﷺ جیسا سفارشی جو اللہ تعالیٰ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار، وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ

بھی ایسا موکد کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے، پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں وقت ضائع کرتے ہیں، فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(٦): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ ولفظہ، اتعب سبعین ملکا الف صباح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعا کرے:
جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جل شانہ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں'' تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن مشقت میں ڈالے گا۔

نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ مَا هُوَ اَهْلُهٗ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔

''مشقت میں ڈالے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے ''جس بدلے کے وہ مستحق ہیں'' کی جگہ ''جو بدلہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب ہے'' لکھا ہے، یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایان شان ہو وہ

عطا فرما، اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لیے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہوگا۔ حضرت حسن بصری سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے وَاَجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ ''اے اللہ حضور ﷺ کو ہمارے طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا۔'' ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاَجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاَجْزِهِ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک علامہ جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہ کی ایسی حمد کرے جو اسے سب سے زیادہ افضل ہو، جواب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے نہ کی ہو، اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین، آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ پر ایسا درود پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۔

''اے اللہ تعالیٰ تیرے ہی لیے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیرے شایان شان ہو بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے

ڈرا جائے اور تو ہی مغفرت کرنے والا ہے۔"

ابوالفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا، میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا۔ جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا بات؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ درود پڑھا کرتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس ﷺ کے خواب کے بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ میں نے اس کو کچھ غلہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیغام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۷): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ ۔ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی کذا فی الترغیب)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر

درود بھیجا کرو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں پھر اللہ جل شانہ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔

''اتر پڑے گی'' کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اس لیے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے: **اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامة والصلوۃ القائمة ات محمد ن الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاماً محمود ن الذی وعدته**' اس کے لیے میری شفاعت اتر جاتی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ اذان سنتے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے۔ **اللھم رب ھذا الدعوۃ التامة والصلوٰۃ القائمة صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ واته سوله یوم القیمة** اور حضور ﷺ اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سنتے تھے اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لیے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے، لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت **وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ** میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے ہی تقرب مراد ہے جو اوپر گزرا۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما مجاہد، عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کر دے۔ واحدی، بغوی، زمخشری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل، اور اس قول میں نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔ علامہ جزری نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالٰی بانبیائہ رمص والصالحین من عبادہ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہ کی طرف اس کے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری، مسند، بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو، جیسا کہ ماوردی وغیرہ نے ابوزید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی پاک کلام میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے: عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ترجمہ: امید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقام محمود میں"۔ مقام محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں یہ کہ وہ حضور اقدس ﷺ کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ ﷺ کو دیا جائے گا مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ للہ جل شانہ آپ ﷺ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابن جوزی نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے اس لیے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین وآخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔ علامہ سخاوی استاد حافظ ابن حجر کے اتباع میں کہتے ہیں، ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش وکرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور ﷺ وہاں تشریف

فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ اپنی امت پر گواہی دیں۔ ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں۔ پس یہی مقام محمود ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ ''پھر میں وہ کہوں گا'' سے مراد وہ حمد وثناء ہے جو حضور اقدس! شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش جائیں گی انتہی۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے، حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا، محمد سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، شفارش کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا، پھر اپنے رب کی وہ حمد وثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا، پھر میں امت کے لیے سفارش کروں گا بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے۔

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے، آ، آج عزت ہے
تجھے زیبا شفاعت ہے تجھے بے شک یہ ہے حصہ ترا

یہاں ایک بات قابل لحاظ ہے کہ اوپر کی دعا میں الوسیلة والفضیلة کے بعد والدرجة الرفیعة کا لفظ مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں، البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے، اس کے اخیر میں انك لا تخلف المیعاد کا اضافہ ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۸): عن ابی حمید او ابی اسید الساعدی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذا دخل احدكم فی المسجد فليسلم على النبی صلى الله عليه وسلم ثم ليقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج من المسجد فليسلم على النبی صلى الله عليه وسلم ثم ليقل اللهم افتح لی ابواب فضلك.

(اخرجہ ابوعوانہ فی صحیحہ وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما کذافی البدیع)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے: اللهم افتح لی ابواب رحمتك "اے میرے اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور جب مسجد میں نکلا کرے تب بھی نبی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اللهم افتح لی ابواب فضلك "اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھول دے"۔

مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لیے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کو قبول فرمائے۔ مظاہر حق میں لکھا ہے، دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کے اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے۔ اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ جمعہ میں وارد ہے: فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ۔ علامہ سخاوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور ﷺ پر درود بھیجا کرو اور حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور

اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود وسلام بھیجتے محمد پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود وسلام بھیجتے اور فرماتے اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بسم اللہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بسم اللہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے نواسے حسن رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کریں اور یہ دعا پڑھا کریں اللھم اغفرلنا ذنوبنا وافتح لنا ابواب رحمتك اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعا پڑھا کریں اور ابواب رحمتك کی جگہ ابواب فضلك پڑھا کریں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللھم افتح لی ابواب رحمتك اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں، انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے اللھم افتح لی ابواب رحمتك اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دعا پڑھا کر اللھم اغفرلی واحفظنی من الشیطان الرجیم اور بھی بہت سے صحابہ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔ صاحب حصن حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے۔ اعوذ باللہ العظیم

وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم ”میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے“۔ حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضور اقدس ﷺ کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لیے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد صاحب حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بسم الله والسلام على رسول الله کہے۔ ایک اور حدیث میں وعلى سنت رسول الله ہے اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وعلى آلِ محمد اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس ﷺ پر سلام پڑھے بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِىْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۹): حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو، لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں کہ ان پر عمل سے سیّد الکونین ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں خود حضور ﷺ کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ جو شخص روح محمد ﷺ پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ ﷺ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور

جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستی نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ زادالسعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پرنور ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوئی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ ۔ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ احد اور بعد سلام کے یہ درود ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو، وہ یہ ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلِكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ

وَطَرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمُقَامِ ابلغ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ منا السلام مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ انتہی۔ ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کیے ہیں اگر چہ محدثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو، مبشرات اور منامات ہیں۔ منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھتا رہا کر۔ عشاء کے بعد بھی بغیر بات کیے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھ یا حی یا قیوم یا ذالجلال والاکرام یا الہ الاولین والاخرین یا رحمن الدنیا والاٰخرۃ ور مصیمھما یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اَللّٰہُ یَا

اَللّٰہُ ۔ اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دعا پڑھ۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہے۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا، مرنے سے پہلے حضور اقدس ﷺ کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے، وہاں انبیاء کرام اور سیّد الکونین ﷺ کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیے ہیں۔ علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو اطاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تنبیہ: خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابل لحاظ ہیں۔ اول وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

> ''جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ اس کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ، تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے ولنعم ما قیل۔
>
> این سعادت بزور بازو نیست
> تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
>
> ''کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے کہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی

جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو۔“

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہوگئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف وکمال اتباع سنت وغلبہ محبت پر اس کا ترتیب ہو جانا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزون نہ ہونا چاہیے کہ بعض کیلیے اسی میں حکمت ورحمت ہے۔ عاشق کو رضا محبوب سے کام، خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب واللہ

اُرِیْدُ وَصَالَہٗ وَیُرِیْدُ ھِجْرِیْ

فَاَتْرُكُ مَا اُرِیْدُ لَمَا یُرِیْدُ

”اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔“

قال العارف الشیرازی:

فراق ووصل چہ باشد رضا دوست طلب

کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

”فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔“

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر اطاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃ ”زائر معنیً“ مہجور اور بعضے صورۃ ”مہجور جیسے اویس قرنی رضی اللہ عنہ اویس قرنی معنیً“ قرب سے مسرور تھے۔ یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور ﷺ کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی، لیکن اپنے کفر ونفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مشہور تابعی ہیں، اکابر صوفیاء میں ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت

میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لیے دعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ حضور ﷺ نے ان سے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے۔ تم ان سے دعائے مغفرت کرانا۔ (اصابہ)

گو تھے اویس دور مگر ہو گئے قریب
بو جہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس ﷺ ہی کی زیارت کی۔ روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے، اس لیے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم ﷺ کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس ﷺ کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شان اقدس ﷺ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہو گا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہو گی اس رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آ جائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدس ﷺ کا کوئی ارشاد شریعت مطہرہ کے خلاف سنے تو وہ محتاج تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں، چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدی کا خواب ہو، مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس ﷺ نے کسی ناجائز کام کرنے کی اجازت یا حکم دیا

تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام سے روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا، اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے۔ عطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت ﷺ ہی کو دیکھا خواہ آپ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال ونقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت ﷺ کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا، ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا، یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے، پس دیکھنا آنحضرت ﷺ کو گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لیے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت ﷺ سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قویمہ پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب اس کے خلل سامعہ ہے، پس رویائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف ہے بے تجھ سے ہے۔ حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لیے فرماتے ہیں۔ اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا

ہے؟ ہر ایک عالم نے مجمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت، ان کا نام شیخ محمد عرات تھا۔ جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا، فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ **لا تشرب الخمر** یعنی شراب نہ پیا کر۔ اس نے **لا تشرب** کو شراب سنا۔ حضرت شیخ (عبدالحق) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر (انتہی مختصراً بتغیر) جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ **لا تشرب** کو شراب سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر **اشرب الخمر** ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب، تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔ سہارن پور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف ونحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گزر ہوتا تھا اس کے مختلف معانی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور شمائل ترمذی کے ترجمہ خصائل میں بھی گزر چکا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دہر میں وہ اللہ کا پرچم

حاملِ قرآں، نورِ مجسّم، صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ عرب، سرکارِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر و باطن نُور کا مامن ظاہر انساں، باطن قرآں
دہر میں وہ اللہ کا پرچم، صلی اللہ علیہ وسلم

بُت خانے برباد ہوئے اور کفر سے دل آزاد ہوئے
اس سے خدا کا دین ہے محکم، صلی اللہ علیہ وسلم

عصمت و عفت کا رکھوالا، درسِ اخوت دینے والا
عظمت کے اسرار کا محرم، صلی اللہ علیہ وسلم

بے کس و ناکس کا وہ حامی، رحمت ایزد کا وہ پیامی
بارگہِ حق میں ہے مکرّم، صلی اللہ علیہ وسلم

لاکھوں سلام اے ہادیٔ برحق امت پھر محتاج ہے تیری
جس کی زباں پر اب بھی ہے ہردم صلی اللہ علیہ وسلم

یوسف ظفر

درود شریف.....فضائل و مسائل

مولانا امجد علی برکاتی

درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں:۔

حدیث: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔

حدیث: نسائی کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ عزوجل اس پر دس درود نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

حدیث: امام احمد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔

حدیث: درمختار میں بروایت اصبہانی انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسّی برس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

حدیث: ترمذی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

حدیث: نسائی و دارمی انہی سے راوی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث: ترمذی میں انہی سے ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حدیث: نسائی ودارمی نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشاشت چہرہ اقدس پر نمایاں تھی۔ فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

حدیث: ترمذی شریف میں ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر درود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں فرمایا جو تم چاہو۔ عرض کی چوتھائی فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کی نصف فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی فرمایا جو تم چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی تو کل وقت درود ہی کے لیے مقرر کروں فرمایا ایسا ہے تو اللہ تمہارے تمام کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے۔

حدیث: امام احمد رد یفع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اللھم انزله المقعد المقرب عندك یوم القیمة اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حدیث: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اوپر چڑھ نہیں سکتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔

مسئلہ: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے، یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ: جہاں تک ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں، روز جمعہ، شب جمعہ، صبح وشام مسجد میں جاتے، مسجد سے نکلتے وقت، بوقت زیارت روضہ اطہر، صفا و مروہ پر، خطبہ میں، جواب اذان کے بعد، وقت اقامت، دعا کے اول آخری بیچ میں، دعائے مغفرت کے بعد، حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، اجتماع وفراق کے وقت، وضو کرتے وقت، جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، وعظ کہنے اور پڑھنے اور پڑھانے کے وقت خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، سوال وفتویٰ لکھتے وقت، تصنیف کے وقت، نکاح اور منگنی اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو درود ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا

واجب ہے۔ (درمختار۔ردالمحتار)

مسئلہ: اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز وسخت حرام ہے یونہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ "رض" رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ "رح" لکھتے ہیں، یہ بھی نہ لکھنا چاہیے۔ جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر "ؐ" بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کے کیا معنی۔

سلام بحضور

سرورِ کائنات

رسولاں حبیبِ یزداں سلام تم پر
اے وجہِ تخلیق بزمِ امکاں سلام تم پر

دکھایا تم نے ہی آدمیت کو حق کا راستہ
ہدایتوں کے مہِ فروزاں سلام تم پر

خدائے واحد سے تم نے آگاہ کیا تھا ہم کو
فرازِ قلّہ کوہِ فاراں سلام تم پر

ہٹا کے کانٹے ستم کے تم نے ہی بھر دیا تھا
گلوں سے انسانیت کا داماں سلام تم پر

تمہارے اوپر برائے فوز وفلاحِ انسان
خدا نے نازل کیا ہے قرآں سلام تم پر

تمہیں کو معراج کا ملا ہے خدا سے تحفہ
تمہیں بنے ہو خدا کے مہماں سلام تم پر

نکال کر ہم کو گمراہی کے سیاہ گڑھے سے
تمہیں نے بخشا ہے نورِ ایماں سلام تم پر

جھکائی گردن تمہاری درگاہ پر جنہوں نے
بنے وہی تاجِ فرقِ گیہاں سلام تم پر

کوئی نہیں تھا تمہارا ثانی نہ ہے نہ ہوگا
جہاں کے سب سے عظیم انسان سلام تم پر

نظر کرم کی ہو حافظِ نعت گو پہ اللہ
نوازشوں کے سحاب نیساں سلام تم پر

حافظ محمد صادق

انعامات درود وسلام

خلیل احمد رانا

اللہ کریم جل مجدہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (سورۃ الاحزاب آیت:۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دورد بھیجتے ہیں اس نبی پر، ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خواب سلام بھیجا کرو''۔

قرآن حکیم کے ارشادات کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی سرکار دو عالم ﷺ پر درود بھیجنے کی ہدایات ملتی ہیں۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے''۔

امیر المومنین حضرت مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (التوفی ۲۱ رمضان المبارک سنہ۴۰ھ) ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (التوفی ۱۵ رجب ۱۴۸ھ) ماہ شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ (التوفی ۵ ربیع الاول ۵۰ھ) شب برات میں ایک تہائی رات درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔

حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۳ھ) روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور اس کے بعد سوتے تھے۔

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں ''اہل محبت کو چاہیے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور وہ جان جہاں ﷺ خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں''۔ میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے ہمیشگی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو اشبلیہ (سپین۔ یورپ) کا رہنے والا ایک لوہار تھا، وہ کثرت درود شریف کی وجہ سے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ) کے نام ہی سے مشہور ہوئے تھے اور ہر ایک شخص انہیں اسی نام سے جانتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ان سے ملا اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے میرے لیے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا، وہ جان کائنات ﷺ پر ہمیشہ درود شریف پڑھتے ہی رہنے کے باعث کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اس سے کام کو مشروط کر لیتا تھا کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بنائیں گے اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے تاکہ جو وقت بچے اس میں درود شریف پڑھیں۔ اس کے پاس جو بھی مرد، عورت یا بچہ آ کھڑا ہوتا تو واپس لوٹنے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری رہتا، پس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس مشغلے کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں سمایا ہوا تھا، وہ اللہ کے دوستوں میں سے تھا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی بدایونی ثم دہلوی قدس سرہ (المتوفی ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ کو چاشت کے وقت حضرت شیخ الاسلام بابا فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ (المتوفی ۶۶۴ھ) کی سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ آب دیدہ ہو گئے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرات خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ (المتوفی ۵۲۵ھ) نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ اپنا روئے مبارک ان سے

چھپاتے ہیں، خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ دوڑے اور قدموں کو بوسہ دے کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر قربان، کیا سبب ہے جو آج مجھے یہ محرومی ہو رہی ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگالیا اور فرمایا کہ بھائی تم نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حیاء آتا ہے، بعدازاں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، سبحان اللہ یہ بھی بندگان خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور ﷺ کو حیاء آتی ہے، ہزار رحمتیں ہوں ان کی روحوں پر۔

حضرت امام شیخ عبدالوہاب شعرانی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) اپنی کتاب ''لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نورالدین شونی قدس سرہ (شون جزیرہ بنی نصر احمدی کا ایک شہر ہے) روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد الزواری قدس سرہ (مدفون درمنھور جو کہ مصر میں بحیرہ کے مضافات میں ہے) کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے، مجھے ایک بار انہوں نے فرمایا! ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم بہت ہی کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ بیداری میں آپ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں، ہم آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور وہ ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں، جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہو تو ہم اپنے آپ کو بکثرت درود شریف پڑھنے والوں میں نہیں سمجھتے، اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔''

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اپنی دوسری کتاب ''الاخلاق المقبولیہ'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمۃ اللہ علیہ میرے مشائخ میں سے تھے اور دن رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے، انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ

یمن، بیت المقدس، شام، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور حضرت شیخ سیّدی احمد البدوی کے شہر اور جامع از ہر مصر میں اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کیے رکھی، فرماتے ہیں اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے، لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر ''عرفات'' میں دیکھتے تھے۔ ان کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم ﷺ کی مجلس میں صبح و شام ان کا ذکر ہونا ہی ان کے بلند مرتبہ کے لیے کافی ہے۔ علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پینتیس سال ان کی خدمت میں رہا۔ آپ ایک دن بھی مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۷۵ھ) کے شہر میں طنطنا کے نواح میں بچپن گزارا پھر سیّدی احمدی بدوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں منتقل ہو گئے، وہاں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی، ان دنوں آپ بے ریش نوجوان تھے۔ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی اس مجلس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حاضرین جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس میں بیٹھتے تھے۔ پھر ۸۹۷ھ میں ''جامعہ الازہر'' میں آپ نے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں بچپن میں اپنے گاؤں شونی میں مویشی چرایا کرتا تھا، اس وقت بھی میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا، میں اپنا صبح کا کھانا بچوں کو دے دیتا اور ان سے کہتا کہ اسے کھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں، اس طرح ہم دن کو اکثر حصہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر گزارتے تھے، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز، شام، مصر، صعید، محلہ الکبریٰ، اسکندریہ اور بلاد مغرب وغیرہ میں نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں، شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے جس

طرح سیّدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

امام شیخ عبدالوہاب شعرانی شافعی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) کا یہ ہمیشہ معمول رہا کہ آپ ہر جمعہ کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ورد فرماتے تھے۔ آپ کا یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

سیّدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی تیونسی رضی اللہ عنہ دن میں ایک ہزار بار یہ درود شریف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا محمد وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لیے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے، ٹھہر ٹھہر کر ترتیب سے بنا سوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بر بنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھو وہ درود ہی ہے۔

حضرت شیخ ابراہیم متبولی قدس سرہ ولایت میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے، حضور ﷺ کے سوا آپ کا کوئی شیخ نہ تھا، آپ قاہرہ (مصر) کے "محلہ حسینیہ" میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے قریب بھنے ہوئے چنے بیچا کرتے تھے، کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی ﷺ کو کثرت سے خواب میں دیکھتے تھے۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی ﷺ سے ملنے لگے اور مختلف معاملات میں مشورہ کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اب تم بالغ ہوئے ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو۔

قطب زمانہ حضرت سیّد حسن رسول نما اویسی ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۰۳ھ) کا شمار دہلی کی عظیم اور بلند پایہ روحانی شخصیتوں میں ہوتا ہے، آپ نے تقریباً سو سال عمر

پائی، تمام عمر باغ کلالی، پہاڑ گنج دہلی میں رہے، آپ کو رسول نما کے لقب سے اس لیے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ ہر روز گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعترته بعدد کل معلوم لك۔**

آپ اس درود شریف پڑھنے کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک کے حضوری تھے اور آپ جس کو یہ درود شریف بتا دیتے تھے اس کو بھی حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ بے شمار لوگ آپ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہوئے۔ اس درود شریف کو پڑھنے کی آپ کی طرف سے عام اجازت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) فرماتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۹ء) سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ درود شریف ہی سے حاصل کیا ہے، نیز فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضرت بابا ماہی شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مدفون موضع جھنگی شاہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، بھارت) نے دریائے بیاس کے کنارہ پر بارہ سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا محمد وَعلٰی آلہٖ سیدنا محمد وَبَارِكْ وسلم** پڑھا اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی حضوری مجلس سے مشرف ہوئے۔

حضرت امام الدین بن میاں تاج محمود بن حافظ شرف الدین علیہم الرحمۃ متوطن موضع شاہ اعظم مضافات تونسہ اور حضرت مولوی اللہ بخش بلوچ رحمۃ اللہ علیہ ساکن موضع سوکری مضافات تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان قبول نامی جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا، حضرت فخر الاولیاء خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت میں نابینا ہوں،

میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے، آپ نے فرمایا کہ میاں! درود شریف پڑھا کرو، اس نے عرض کیا غریب نواز! میں پہلے سے پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں، چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، جب نولاکھ مرتبہ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔

حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادہ خواجہ نور محمد جیو علیہ الرحمۃ مہار شریف کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا، اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہو گیا۔

حضرت افضل العلماء ابو علی مُحَمَّد ارتضا الصفوی قاضی القضاء مدارسی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۲۷۰ھ) کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر اوقات درود شریف میں مشغول رہا کرتے۔

حضرت مولانا محمد حیات خاں رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۲۸۱ھ) رام پور شہر میں محلہ نالہ پار کی مسجد میں شب و روز تنہا رہا کرتے تھے۔ درود شریف کا ورد کثرت سے کیا کرتے تھے اور ہر مہینے خواب میں زیارت آنحضرت ﷺ سے مشرف ہوتے تھے۔

حضرت سیّد امام علی شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء) کی خانقاہ مکان شریف (رتڑ چھتڑ) ضلع گورداس پور بھارت میں ہر روز نماز عصر کے بعد سوالاکھ مرتبہ درود شریف خضری "صلی اللہ علی حبیبہ محمد وعلی وآلہ واصحابہ وسلم" کا ختم ہوتا تھا۔

حضرت سیّد علی المشہور رببابا میر رحمۃ اللہ علیہ (بیجاپور۔ بھارت) نے حضور نبی کریم ﷺ پر پڑھنے کے لیے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے، آپ حضرت شاہ وجیہہ الدین حسینی علوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (گجرات کاٹھیاواڑ) سے بیعت تھے۔ آپ کا مزار بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر زہرہ پور میں واقع ہے۔

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۱۳ھ) فرمایا

کرتے تھے ''درود بکثرت پڑھو جو کچھ ہم نے پایا درود سے پایا''۔

حضرت سیّد وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۰۵ء) دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی بھارت ہر کسی کو سوائے درود شریف کی اجازت کے اور کچھ پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے ایک مرید کو فرمایا کہ اگر محبت الٰہی کا بہت شوق ہے تو یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ و آله بقدر حسنه و جماله۔

حضرت پیر عبد الغفار کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۲ء) کے متعلق حضرت مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ فرماتے ہیں کہ برصغیر میں صرف اس مقدس ماں نے یہ کیسا بیٹا جنا تھا جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ پیر عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ درود شریف پر لکھی اپنی تالیف ''خزائن البرکات'' محررہ ۱۳۳۸ھ کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں! للناس شغل ولی شغل فی تصور النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ''یعنی کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی مگر میرا شغل تو ہر وقت خیال مصطفٰی ﷺ ہے۔'' صبح و شام درود شریف کا ہی وظیفہ تھا، بقول ایک صوفی کے پیر عبد الغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود و سلام زیادہ پڑھا اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی نگران مرکزی مجلس رضا لاہور ایک فاضل جلیل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی (مؤلف تفسیر نبوی) کے خاص شاگردوں میں سے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا حلوائی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات حضور کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ کھجور کی ہزاروں گٹھلیاں صاف اور معطر کرا کر مٹی کے ''کورے گھڑوں'' میں بھر رکھتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ بنائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گٹھلیاں شمار کرتے ہوئے درود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا۔ بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آ گئی ہے اور کھانا کم ملتا ہے۔ آپ فرماتے ''تم

نے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی۔‘‘

درویش بعض اوقات ایک بار درود پڑھتے اور دس بیس گٹھلیاں گراتے جاتے۔ آپ دوسری صبح خود ’’حلقہ درود‘‘ میں بیٹھتے۔ درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر دوپہر کا کھانا اپنے سامنے کھلاتے اور فرماتے ’’اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے گلہ کرنا‘‘۔ فاروقی صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا، بیس درویش پیٹ بھر کر کھا چکے۔ اس طرح دس روٹیاں بچ جاتیں جو شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بیٹھے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔ فاروقی صاحب نے مجھے یقین سے بتایا کہ میرے استاد مکرم درود پاک کی برکات سے نہ صرف روحانی کمالات حاصل کرتے تھے بلکہ جسمانی غذا حاصل کرنے میں بھی اس کا سہارا لیا کرتے تھے۔

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر مرحوم نے ایک مرتبہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۳۸ء) کے علمی تبحر کے متعلق از راہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا، علامہ فرمانے لگے ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی، مجھے جستجو ہوئی کہ اس سرِ عظیم کو کس طرح معلوم کروں جس نے اقبال کو اقبال بنایا، آخر دل کو مضبوط کر کے عرض کیا! وہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام۔

مشہور صحافی سابق ایڈیٹر اقدام لاہور میں محمد شفیع (م۔ش) حضرت علامہ اقبال کے لقب ’’حکیم الامت‘‘ کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

۱۹۳۷ء میں گرمیوں کے دن تھے، ڈاکٹر عبدالحمید ملک مرحوم (سابق استاد ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے، علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی۔ پھر گفتگو کا دَور چلا، دفعتاً ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ حکیم الامت کیسے

بنے؟ علامہ اقبال نے بلاتوقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں، ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا "میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے" آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

مولانا محمد سعید احمد مجددی مدیر اعلیٰ ماہنامہ "دعوت تنظیم اسلام" گوجرانوالہ نے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ اقبال نے انہیں بتایا تھا کہ آلومہار شریف ضلع گوجرانوالہ کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں روزانہ کثرت سے "درود شریف خضری" پڑھنے کو کہا تھا..... میرا معمول ہے کہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

بانیان پاکستان میں سردار عبد الرب نشتر مرحوم ومغفور (المتوفی ۱۹۵۸ء) ایک درویش صفت اور عشق رسول مقبول ﷺ سے سرشار انسان تھے۔ آپ بکثرت درود شریف پڑھا کرتے تھے نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی لکھی ہوئی نعت کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، فرماتے ہیں!

شب وروز مشغول "صل علیٰ" ہوں
میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں
نگاہ کرم سے نہ محروم رکھیو
تمہارا ہوں میں گو بھلایا برا ہوں

حضرت میاں برکت علی قادری نوشاہی برقندازی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء) مدفون چیچہ وطنی ضلع ساہیوال نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر درود شریف پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو مٹی وغیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔

عارف باللہ حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۶ء) فرمایا کرتے تھے کہ ”درود شریف ہی اسم اعظم ہے۔“

ڈاکٹر حاجی نواب الدین (سابق وٹرنری سرجن) رحمۃ اللہ علیہ ضلع امرتسر (بھارت) کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے، قریباً ۸۵ سال عمر پا کر ۲۔ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ طالب علمی کے دور میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے تھے، حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو درود شریف خضری ”صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔“ پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی، آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب زیارت نبی کریم ﷺ سے مشرف ہوتے تھے۔

مولانا محمد الیاس قادری ضیائی (کراچی) امیر دعوت اسلامی لکھتے ہیں کہ میں ایک بار ”دعوت اسلامی“ کے قافلے کے ساتھ سکھر (سندھ) گیا تو وہاں میمن برادری کے ایک معمر بزرگ حاجی احمد فتانی نے محبت رسول اللہ ﷺ کی چاشنی سے بھرپور یہ واقعہ سنایا کہ بمقام گتیانہ، ریاست جوناگڑھ (بھارت) میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا، جو نبی کریم ﷺ کا بہت عاشق اور مدینہ منورہ کا دیوانہ تھا، درود و سلام سے بڑی محبت رکھتا تھا، درود شریف کا مشہور مجموعہ دلائل الخیرات شریف اس کو زبانی یاد تھا، اس کا معمول تھا کہ جب کوئی پتھر تراشتا تو اس دوران دلائل الخیرات شریف پڑھتا رہتا۔ ایک بار حج کے بہار موسم میں جبکہ عاشقوں کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رواں دواں تھے، اس کی قسمت کا ستارہ بھی چمکا، ایک رات جب وہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہے اور والی بیکساں، مدینے کے سلطان، نبی آخر الزماں، رحمت عالمیاں ﷺ بھی جلوہ فرما ہیں، سبز سبز گنبد کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے اور نورانی مینار بھی نور برسا رہے ہیں، مگر مینار شریف کا ایک کنگرہ شکستہ تھا، اتنے میں رحمت عالم ﷺ کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے، فرمایا: میرے دیوانے وہ دیکھو ہمارے مینار کا

ایک کنارہ ٹوٹ گیا ہے، تم ہمارے مدینے میں آؤ اور اس کنگرے کو از سر نو بنا دو، جب آنکھ کھلی تو کانوں میں والی مدینہ ﷺ کے مبارک کلمات گونج رہے تھے۔ مدینہ کا بلاوا آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب آدمی ہوں، میرے پاس مدینہ منورہ کی حاضری کے وسائل نہیں، لیکن عشق نے کہا وسائل نہیں تو کیا غم ہے تمہیں تو خود سلطان مدینہ ﷺ نے بلایا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو، چنانچہ دیوانے نے رخت سفر باندھا، اپنے اوزاروں کا تھیلا کندھے پر چڑھایا تو ''پوربندر'' کی بندرگاہ کی طرف چل دیا، ''ادھر پوربندر'' کی بندرگاہ پر ''سفینہ مدینہ'' تیار کھڑا تھا، مسافر سوار ہو چکے تھے، لنگر اٹھا دیئے گئے تھے لیکن ''سفینہ مدینہ'' جنبش کرنے کا نام نہیں لیتا تھا، دیر ہو رہی تھی، اتنے میں جہاز کے عملے میں سے کسی کی نظر دور سے جھومتے ہوئے دیوانے پر پڑی۔ عملہ کے لوگ سمجھے کہ شاید کوئی زائر مدینہ سوار ہونے سے رہ گیا ہے۔ جہاز چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہٰذا جہاز والوں نے ایک کشتی ساحل کی طرف بھیجی۔ عاشق مدینہ اس کشتی کے ذریعے جہاز میں پہنچ گیا، اس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہوا سوئے مدینہ چل پڑا۔ اس کے پاس ٹکٹ نہیں تھا اور نہ ہی کسی نے اس سے ٹکٹ پوچھا۔ بالآخر دیوانہ مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ دیوانہ بے تاب ہو کر روضہ اطہر کی طرف بڑھا، کچھ خدام حرم کی نظر جونہی دیوانے پر پڑی تو بولے ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے۔ دیوانہ اشکبار آنکھوں سے سنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہوا، پھر باہر آ کر خواب میں جو جگہ دکھائی گئی تھی اس کو بغور دیکھا تو واقعی ایک کنگرہ شکستہ تھا، چنانچہ اپنی کمر میں رسی بندھوا کر خدام کی مدد سے دیوانہ گھٹنوں کے بل اوپر چڑھا اور حسب الارشاد کنگرہ شریف کو تراش کر از سر نو بنایا، جب دیوانے کا وجود نیچے اتارا گیا تو دیکھنے والوں کے کلیجے پھٹ گئے کیونکہ دیوانے کی روح تو کبھی کی سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو چکی تھی۔

صلوٰۃ البشیر:

حضرت شیخ الامام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الشاذلی قدس سرہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں، آپ کی سکونت سوس شہر (افریقہ) میں تھی، آپ نے فاس شہر (مراکش) میں تحصیل علم کیا، یہاں کچھ عرصہ قرآن وحدیث کی خدمت کی، پھر ساحلی شہر ریف آئے، یہاں آپ نے حضرت شیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور ان سے علم باطنی حاصل کر کے خلوت میں چودہ سال تک ریاضت کی، پھر مخلوق خدا کو نفع پہنچانے کے لیے خلوت سے نکلے، بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر گناہوں سے تائب ہوئے، آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے، بڑے عابد وزاہد تھے، آفاق میں آپ کے ذکر کی مہک پھیلی۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت تنگ ہونے لگا۔ وضو کے لیے پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے پاس پہنچے تو وہاں پانی نکالنے کے لیے کوئی ڈول رسی نہ تھی، آپ اس سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک بلند مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ نو سالہ لڑکی شیخ الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ رہی تھی، وہ پوچھنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں، وہ کہنے لگی آپ تو وہ انسان ہیں جن کی نیکی کی بے حد تعریف کی جاتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں، وہ لڑکی آئی اور اس نے کنویں میں اپنا لعاب گرا دیا جس کی وجہ سے پانی ایک دم کناروں سے جوش مار کر بہنے لگا، آپ وضو اور نماز سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھے یہ عظمت کیسے ملی، وہ کہنے لگی مجھے یہ عظمت اور برکت اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے سے ملی ہے کہ جب وہ ذات اقدس صحرا میں تشریف لے جاتے تو ان کے دامن میں وحشی جانور بھی پناہ لیتے اور ان کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے ہیں، حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تم کون سا درود پڑھتی ہو، اس نے بتا دیا، حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ اب وہ حضور پرنور ﷺ پر درود کے موضوع پر ایک کتاب لکھیں گے۔ یہ واقعہ کتاب دلائل الخیرات شریف لکھنے کا سبب بنا۔

آپ نے اس لڑکی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس کتاب کے جز سابع میں شامل کیا، ''دلائل الخیرات کا پورا نام دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام'' ہے۔

آپ کا وصال یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ کو بمقام برس واقع لیبیا براعظم افریقہ میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوا۔ اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب دفن ہوئے، آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، وفات کے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے آپ کے جسد کو ''سوس'' سے منتقل کرا کے مراکش کے مشہور قبرستان ''ریاض العروس'' میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالی شان قبہ بنوایا، جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو بالکل تازہ تھا، مٹی نے اس پر کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا، حاضرین نے انگلی سے چہرۂ مبارک کو دبا دیا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا، جب انگلی ہٹائی گئی تو خون پھر اپنے مقام پر آ گیا، آپ کے مزار مبارک پر انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے، ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے، جو وہاں قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف پڑھتے رہتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کی قبر شریف سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

(شرح دلائل مطالع المسرات از علامہ محمد المہدی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ)

صلوٰۃ البئر یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صلوة دائمة مقبولة تودی بھا عنا حقه العظیم الصلوٰة المحمودیة .

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس درود شریف کو ''دس ہزاری درود شریف'' بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔ علامہ شیخ اسماعیل حقی البرسوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں اس درود شریف کے متعلق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی کہ

آقائے دو جہاں ﷺ کی زیارت خواب میں ہو تو اپنے درد ظاہر کروں اور اپنی زبوں حالی کی داستان سناؤں۔ اللہ کے فضل سے گزشتہ شب میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے حضور پُر نور ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ کو مسرور پا کر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں ڈرتا ہوں کہ اگر موت آ گئی تو یہ قرض میری گردن پر رہ جائے گا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم محمود سبکتگین کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے حضور ﷺ نے بھیجا ہے لہٰذا میرا قرض ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری بات پر وہ کیسے اعتماد کریں گے، اس کے لیے وہ نشانی طلب کریں گے تو میں کیا کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جا کر کہو کہ ''محمود تم میرے لیے تیس ہزار مرتبہ درود شریف سونے سے پہلے پڑھتے ہو اور تیس ہزار مرتبہ درود شریف بیدار ہو کر پڑھتے ہو'' اس شخص سے یہ پیغام سن کر سلطان محمود پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رونے لگے، اس کا سارا قرض ادا کیا اور ایک ہزار درہم مزید نذرانہ کے طور پر پیش کیے۔ اہل دربار مستعجب ہوئے اور عرض کی کہ عالی جاہ! آپ نے اس شخص کی ایسی بات کی تصدیق کر دی جو ناممکن ہے۔ ہم خدمت والا میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے کبھی اتنی مقدار میں آپ کو درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا۔ سلطان نے کہا تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے علماء سے سنا تھا کہ جو شخص درج ذیل درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو وہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہو گا۔ لہٰذا میں سوتے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں اور تین مرتبہ بیدار ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور میں یقین رکھتا تھا کہ میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اور میرے آنسو خوشی کے تھے کہ علماء کا ارشاد صحیح تھا کہ اس کا ثواب اتنا ہے جسے حضور نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا:

اللّٰهم صل علی سیدنا محمد ما اختلف اعلوان وتعاقب العصران وکر الجدید وان استقل الفرقد وان بلغ روحه وارواح اهل بیته منا التحیة والسلام وَبَارِکْ وسلم علیه

کثیرا۔

صَلوٰةُ الْحُضُوْرِی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَعْيِنِكَ الْاَقْدَامِ وَالْمَظْهَرِ الْاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ بِعَدَدِ تَجَلِّيَاتِ ذَاتِكَ وَتَعَلُّقَاتِ صِفَاتِكَ وَآلِهٖ كَذٰلِكَ

اگر کوئی شخص یہ درود شریف ایک کروڑ مرتبہ پڑھ لے تو پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی صحبت میسر ہوگی یعنی وہ حضور ﷺ کی مجلس بابرکت کا حضوری بن جائے گا۔

ایک عظیم درود شریف کی اجازت:

حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی فلسطینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدی محمد عبدالحی بن شیخ عبدالکبیر کتانی فاسی علیہ الرحمہ نے ہمارے شیخ حضرت سیدی ابراہیم سقا رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۲۹۸ھ) کے شیخ حضرت محمد صالح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر دکھائی جو آپ (عبدالحی) کی اجازت میں تحریر تھی اور حضرت صالح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت حضرت رفیع الدین قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ حضرت شیخ سقا رحمۃ اللہ علیہ کی یہ اجازت بہت مشہور ہے۔ میں (نبہانی) نے یہ اجازت کتاب "هَادِی الْمُرِيْدُ اِلٰی طُرُقِ الْاَسَانِيْدِ" میں ذکر کی ہے۔ حضرت شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تحریر جو صاحبزادہ عبدالحیٔ نے مجھے دکھائی اس میں حضور ﷺ پر ایک بلیغ درود تحریر ہے، اس کی فضیلت اور سند بھی تحریر ہے۔

یہ درود شریف ایک دفعہ اور دوسرے درود ہزار دفعہ پڑھنا برابر ہیں۔ یہ بات شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے سیدی عمر بن مکی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت قاضی شہورش رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سرکار مدینہ ﷺ سے نقل کی ہے۔

حضرت صاحبزادہ شیخ عبدالحی نے مجھے بتایا کہ حضرت شیخ محمد صالح بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی وفات ۱۲۶۲ھ میں ہوئی۔ فرماتے ہیں مجھے انہوں نے اس درود شریف کی اجازت سیّد معمر شیخ محمد بن احمد صقلی فاسی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اور سند سے دی، انہوں نے شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لی۔ میں (نبہانی) اس درود شریف، اپنی سب روایات اور اپنی سب تالیفات کی اجازت ہر اس شخص کو دے رہا ہوں جو میری کتاب ''جامع کرامات اولیاء'' پڑھے گا۔ درود شریف یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا محمد عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا بِقَدْرِ عَظْمَتِهٖ ذَاتِكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ.

ترجمہ: اے اللہ آپ ہمارے آقا ﷺ پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں جو نبی اُمی ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں، اتنا شاندار درود وسلام جو آپ کی ذات کی عظمت کی قدر کے مطابق ہو اور ہر وقت جاری وساری رہے۔

چند شبہات کا ازالہ:

درود شریف کے بارے میں ان دنوں بعض کم علم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جناب نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی ہی اصل اور صحیح درود ہے، اس کے علاوہ جتنے بھی درود ہیں، وہ سب من گھڑت، خودساختہ اور بدعت ہیں ان کا پڑھنا ناجائز اور غلط ہے۔

ان لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے یہ تو آئندہ صفحات میں قارئین پر واضح ہو جائے گا، مگر ہم ان معترضین سے اتنا عرض کریں گے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ

''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝''

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو) پر غور کریں کہ کیا درود شریف ابراہیمی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے یا صرف اس کے ایک جز پر عمل ہوتا ہے؟ قرآن کریم کی آیت مبارکہ میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے اور تسلیماً فرما کر سلام کہنے پر زیادہ تاکید کی، جب کہ درود شریف ابراہیمی میں سلام کا لفظ نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ درود ابراہیمی کی فضیلت سے کسی کو انکار نہیں مگر کیا یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے؟ درود ابراہیمی تو تشہد کا جز و اور تکملہ ہے۔ سلام کہنے کی جو تاکید ہے اس کی تکمیل تشہد میں حاضر و خطاب کے صیغے سے سلام بھیج کر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہی سمجھا اور حضور ﷺ کے ارشاد و تعلیم سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ اے ایمان والو اس (نبی) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کہ یا رسول اللہ ﷺ بلا شک و شبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں، تو حضور نبی کریم ﷺ نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم دی، سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو کہ التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے خود ہی فرمایا والسلام کما قد علمتم ''اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے''

(مسلم شریف بحاشیہ امام نووی، جلد اول، صفحہ ۱۷۵)

جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے وہ اس حدیث پر غور

کریں کہ درود ابراہیمی کے ساتھ ندائیہ کلمات سے سلام عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں۔

فَیُفِیْدُ ذٰلِكَ اِنَّ هٰذِهِ اَلْفَاظُ الْمَرْوِیَةُ مُخْتَصَّةٌ بِالصَّلٰوةِ وَاَمَّا خَارِجُ الصَّلٰوةِ فَیَحْصِلُ امتثال بِمَا یُفِیْدُ قَوْلُهٗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ (الاٰیۃ) فاذا قال القائل اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ فقل امتثل الامرا القرانی (تحفۃ الذاکرین از شوکانی)

(ترجمہ) اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کہ وہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ الآیۃ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی، پس کہنے والے نے کہا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ (اے اللہ درود و سلام حضرت محمد پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہو گیا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تا کہ اللہ کریم کے حکم کی تعمیل پوری ہو۔ اور اگر نماز سے باہر درود شریف ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر "السلام علیك یا ایها النبی ورحمة الله وبركاته" پڑھنا چاہیے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ "التحیات" میں پڑھا جانے والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی کون سا ہے؟ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس درود شریف کے الفاظ بھی ایک جیسے نہیں، ایک حدیث میں تو وہ الفاظ ہیں جو عام طور پر التحیات میں پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ اَبُوْ حُمَیْدُ السَّاعِدِیْ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ۔

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ" آخر تک......

(بخاری شریف کتاب الدعوات)

بخاری کی دوسری حدیث:

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِىِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وآل محمد كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سلام آپ پر کرنا ہم نے جان لیا ہے، آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں، فرمایا کہ کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ آخر تک۔

(بخاری شریف کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ﷺ)

ان درود پاک کے الفاظ میں اور عام طور پر التحیات میں پڑھے جانے والے درود شریف ابراہیمی کے الفاظ میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے، اب اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ جناب یہ تو درود ابراہیمی نہیں تو اس کو اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ سب الفاظ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں، سب بجا ہیں، سب حق ہیں، سب نور ہیں، ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے، کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت وناجائز کہنا کسی جاہل کا شیوہ تو ہوسکتا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کو یہ بات کسی طرح

زیب نہیں دیتی۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں درود شریف کے اور بھی صیغے ہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ کیجئے، اس واقعہ کے ناقل ابن قیم جوزی ہیں جو کہ تمام وہابیوں کے امام اور مقتداء ہیں، اسے پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا اور معترضین کی فضول گوئی آپ پر واضح ہو جائے گی، وہ لکھتے ہیں:

"وَقَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ رَاَيْتُ الشَّافِعِيَّ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ رَحِمَنِي وَغَفَرَلِيْ وَزُفَّنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ، وَنُثِرَ عَلَيَّ كَمَا يُنْثَرُ عَلَى الْعُرُوْسِ . فَقُلْتُهُ بِمَ بَلَغْتَ هٰذِهِ الْحَالِ؟ فَقَالَ لِيْ قَائِلٌ، يَقُوْلُ لَكَ بِمَا فِيْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ . قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ نَظَرْتُ اِلَى الرِّسَالَةِ فَوَجَدْتُ الْاَمْرَ كَمَا رَاَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابن قیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) جلاء الافہام، مطبوعہ دار الطباعۃ المحمدیہ بالازہر القاہرہ، مصر۔ ص ۲۴۷)

"یعنی عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح سے لے جایا گیا جس طرح دلہن کو لے جایا کرتے ہیں مجھ پر (رحمت کے پھول) اس طرح نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کیے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور نبی کریم ﷺ پر جو درود کہا ہے، یہ اس کا

صلہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امام وہ درود شریف کس طرح ہے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ درود شریف اس طرح ہے:

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ .

اس سے واضح ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الرسالہ'' کے خطبہ میں محبت بھرے الفاظ میں جب اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﷺ پر درود لکھا جس کا ذکر صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ عزت افزائی کی۔ معلوم ہوا کہ دل محبت سے لبریز ہو، روح میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا نور چمک رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے درود کو قبول فرماتے ہیں۔

پروفیسر سیّد ابوبکر غزنوی (غیر مقلد) سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے اپنی کتاب میں ''مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں'' کے عنوان کے تحت درج ذیل درود شریف بھی نقل کیے ہیں:

۱- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ .

۲- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ ۔

۵- جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ۔

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں کہ

''ایک طریقہ درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف ستھرے لباس سے جو حلال کمائی سے حاصل کیا ہو ملبوس ہو کر اور تازہ وضو کر کے اور خوشبو لگا کے خلوت میں بیٹھ کر شور و شغب سے توجہ میں خلل نہ پڑے، صاف و ستھرا مصلےٰ بچھائے اور یہ درود شریف پڑھے۔

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى''

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جو سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِىْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

پھر درود شریف ''تنجینا'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبایہ ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لیے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب و غریب اطمینان بخشتا ہے۔

درود شریف تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۔

ان کے علاوہ محدثین وفقہا علیہم الرحمتہ کو دیکھئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" یا کوئی اور مختصر درود شریف کے الفاظ لکھے ہیں، حالانکہ یہ الفاظ بھی حضور نبی کریم ﷺ سے ماثور نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان الفاظ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود شریف تو صحابہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگا ہے، مگر معترضین نے کبھی یہ نہ کہا کہ یہ درود شریف ناجائز و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں، بولتے ہیں، لکھتے ہیں۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جناب یہ درود "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھا جاتا ہے، یہ درود پڑھنا بھی بدعت و ناجائز ہے، یہ تو بدعتی لوگوں کا گھڑا ہوا خود ساختہ درود ہے، پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں نہیں پڑھا جاتا۔

اس جاہلانہ اعتراض کے بارے میں ہم کیا عرض کریں، ہم چند شہادتیں نقل کر رہے ہیں قارئین خود فیصلہ فرمالیں۔

ابن القیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) اپنی کتاب "جلاء الافہام" میں لکھتے ہیں:

حضرت ابوبکر محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے، ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل اور مجنون ہیں، انہوں نے فرمایا

میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" پڑھتا ہے، اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" آخر تک پڑھتا ہے، اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیك یا محمد، صلی اللہ علیك یا محمد، صلی اللہ علیك یا محمد (ﷺ) پڑھتا ہے۔ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا۔ (القول البدیع، جلاء الافہام)

مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک دن کہا، جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" (شکر النعمہ بذکر الرحمۃ)

مولوی حسین احمد مدنی "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" کے بارے میں لکھتے ہیں "ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگر چہ بعینہٖ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں، مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاویٰ میں ذکر فرمایا" (الشہاب الثاقب)

غیر مقلدین کے امام حافظ ابن قیم جوزی اور مستند علماء دیو بند کی عبارات آپ کے سامنے ہیں کہ "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" درود شریف ہی ہے۔ اب دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ پاکستان کے علاوہ بھی کہیں اور پڑھا جاتا ہے یا نہیں تو سنئے!

نامور مورخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفر نامہ میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں!

''کوئی گیارہ بجے کی قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا...... ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان تھا، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کرسکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے رکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات[۱] سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر ''الرزق علی اللّٰہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔

کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رکی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لیے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر ایک آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستان کے کان آشنا ہیں ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ وسلم علیک یا حبیب اللّٰہ'' کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہوگئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا مصری کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے

چھوٹے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور مصری تقسیم کی جاتی ہے"۔

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں:

علامہ عبدالحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے، پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے، قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام "تفسیر الخطیب" اور سیرت نبوی پر "تالیۃ الخطیب" "امی الرسالات" کتابیں لکھیں ان کے علاوہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود کی سوانح حیات "الامام العادل" کے نام سے دو جلدوں میں لکھی، پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔

یہ اپنی کتاب "امی الرسالات" کے دیباچہ کے ص ۴ پر لکھتے ہیں کہ

"میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آکر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا، میں نے شیخ ابن مانع اور شیخ عبدالظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے، (لہٰذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں، کیا واقعی علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" کہنا حرام ہے؟

تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ والسلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ میں آج بھی روضہ نبی کریم ﷺ پر ہر نماز کے بعد "الصلوٰۃ

والسلام عليك يا رسول الله" پڑھا جاتا ہے۔ کوئی منع نہیں کرتا، بلکہ معلم حضرات ہر حاجی کو مواجہ شریف کے سامنے لے جا کر دست بستہ بلند آواز سے "الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله" کہلواتے ہیں، جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ درود شریف نہیں وہ مواجہ شریف میں یہ درود کیوں پڑھتے ہیں۔ الحمدللہ دنیا کے وہ تمام ممالک جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ حضور ﷺ درود پڑھنے والے کا درود سن لیتے ہیں یا نہیں تو اس کے بارے میں غیر مقلدین کے امام ابن القیم جوزی نے "جلاء الافہام" میں ایک حدیث نقل کی ہے، سنئے:

ترجمہ: طبرانی نے بہ سند مذکور کہا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور ﷺ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی! بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے بسند جید روایت کیا۔

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ "سنن ابن ماجہ" میں یہ حدیث نہیں، پھر حافظ منذری کا "رواہ ابن ماجہ بسند جید" کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لیے کہ منذری نے رواہ ابن ماجہ کہا ہے "فی سننہ" نہیں کہا، مرویات ابن ماجہ سنن میں منحصر نہیں بلکہ تفسیر و تاریخ وغیرہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

یہ حدیث ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب "جلاء الافہام" میں نقل کی جس میں مراد

مذکور ہے کہ درود پڑھنے والا جہاں بھی ہو اس کی آواز رسول اللہ ﷺ کو پہنچ جاتی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''بوادر النوادر'' جلد اول صفحہ ۲۰۵ پر اس حدیث کی سند اور متن دونوں پر کلام کیا ہے، علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اعتراضات کا مفصل، مدلل، علمی اور تحقیقی جواب دیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے، مگر افسوس کہ طوالت کے خوف سے ہم یہاں جواب نقل نہیں کر سکے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کیا درود شریف میں مزید کلمات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے؟ یعنی ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جس سے حضور ﷺ کی عظمت وشان ظاہر ہوتی ہو۔ اس بارے میں عرض ہے کہ

''فقہا نے نماز کے درود میں لفظ ''سیّدنا'' کی زیادتی کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب ''درمختار'' نے فرمایا ''وَنَدَبَ السِّیَادَۃَ لِاَنَّ زِیَادَۃَ الْاَخْبَارِ الْوَاقِعِ عَیْنُ السُّلُوْکِ وَالْاَدَبِ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِہٖ'' یعنی نماز میں درود شریف میں ''سیّدنا'' کا لفظ کہنا مستحب ہے کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ چلنا ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے اور شامی ہے ''وَالْاَفْضَلُ الْاِتْیَانُ بِلَفْظِ السِّیَادَۃِ کَمَا قَالَہُ ابْنُ ظَھِیْرَۃَ وَصَرَّحَ بِہِ الَّتِی الشَّارِحُ لِاَنَّ فِیْہِ الْاِتْیَانُ بِمَا اَمَرْنَا بِہٖ وَزِیَادَۃُ الْاَخْبَارِ بِالْوَاقِعِ الَّذِیْ ھُوَ اَدَبٌ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِہٖ'' ۔ (شامی جلد اول ص ۴۷۹) یعنی لفظ ''سیّدنا'' لانا افضل ہے۔ یعنی نماز کے درود شریف میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہنا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور اس کے مطابق شارح (صاحب درمختار) نے بھی فتویٰ دیا، کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا (یعنی حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر) اور زیادہ اخبار ہے اس واقع کی جو عین ادب ہے، لہٰذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے''۔

مولوی محمد زکریا سہارنپوری امیر تبلیغی جماعت لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں ''سیّدنا'' کا لفظ بڑھا دینا

مستحب ہے۔ ’’درمختار‘‘ میں لکھا ہے کہ سیّدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لیے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو عین ادب ہے جیسا کہ ’’رملی شافعی‘‘ وغیرہ نے کہا ہے۔‘‘

مولانا حافظ عبدالرحمان ابن مفتی محمد حسن دیوبندی مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور راوی ہیں کہ میرے والد صاحب نے ایک موقعہ پر مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دن مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) آئے اور کہنے لگے! میں درود شریف پڑھتا ہوں تو اس کی عظمت بڑھانے کے لیے کچھ اور کلمات اس میں شامل کر لیتا ہوں، سوچتا ہوں کہ یہ بے ادبی یا سنت کی خلاف ورزی تو نہیں؟

یہ بات ہو رہی تھی کہ اچانک مولانا محمد ادریس کاندھلوی تشریف لے آئے، مفتی صاحب (محمد حسن امرتسری) نے انہیں مخاطب کر کے کہا آیئے مولانا اس وقت آپ کی ضرورت پڑ گئی، پھر انہیں مولانا داؤد غزنوی کا سوال سنایا، مولانا ادریس نے کہا اس میں کوئی اشکال نہیں اور قرآن کی اس آیت سے استنباط فرمایا کہ ’’یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا‘‘ اس میں صلوا اور سلموا کے صیغے مطلق ہیں، اس اطلاق میں یہ خاص شکل بھی شامل ہے، مفتی صاحب نے یہ بات جو سنی تو فرمایا جزاك اللہ آپ نے خوب جواب دیا۔

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ

’’درود شریف اس محبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سیّد دو عالم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے، اس لیے جو کلمات بھی، نثر یا نظم کی طرز پر پیش کرے، جائز اور درست ہے...... چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سیّد دو عالم ﷺ کے حضور فداك ابی و امی اور فداك روحی جیسے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا...... اس لیے محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

ارشاد فرمایا ہے اپنے نبی ﷺ پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو۔ (جواہر البحار جلد ۳، ص ۸۳۰)...... چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے، اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا...... درود و سلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت کے لیے تالیف کئے"۔

ان عبارات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ درود شریف کے تمام مجموعے مثلاً دلائل الخیرات، درود تاج، درود لکھی، درود ماہی، درود مستغاث وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی جاہل ان کے پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آپ تو کہتے ہیں کہ درود شریف میں ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جائز ہے جن سے نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو لیکن حضور ﷺ کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ کرنا جائز نہیں، حدیث درج ذیل ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ۔ متفق علیہ

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا صرف "عبد" ہوں، لہٰذا تم مجھے "عبد اللہ و رسولہ" کہو۔

علامہ سیّدی احمد سعید کاظمی محدث رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۶ء) اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ حدیث صحیحین (بخاری و مسلم) کی متفق علیہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس حدیث شریف میں یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک نہ بڑھاؤ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر انہیں الٰہ اور معبود بنایا

اور مقام عبدیت و رسالت سے بڑھا کر معبودیت اور الوہیت تک پہنچا دیا۔

جو لوگ اس حدیث کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی شان رسالت اور کمال عبدیت بیان کرنے سے روکتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ شان رسالت اور کمال عبدیت کے مقام اور مرتبہ میں حضرت محمد ﷺ کے حق میں مبالغہ ممکن نہیں۔ اس لیے کہ عبدیت و رسالت کا کوئی کمال ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا نہ فرما دیا ہو، نیز یہ کہ اس مقام عبدیت و رسالت میں حضرت محمد ﷺ کے لیے کوئی حد نہیں نہ اس میں زیادتی اور مبالغہ متصور ہے البتہ الوہیت اور معبودیت کی صفت اگر کوئی شخص معاذ اللہ رسول اکرم ﷺ کے لیے ثابت کرے تو یقیناً اس نے مبالغہ کیا اور حضور ﷺ کو حد سے بڑھایا۔ لیکن کسی مسلمان کے حق میں یہ گمان کرنا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک پہنچایا ہے، بڑا جرم اور گناہ عظیم ہے کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان سے پڑھتا ہو اور دل سے اس کا یقین رکھتا ہو کہ اس کے حق میں ان کا گمان شدید قسم کی سوء ظنی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"ان بعض الظن اثم"

مختصر یہ کہ حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ ممکن نہیں بجز اس کے کہ حضور ﷺ کے لیے الوہیت ثابت کی جائے اور اس حدیث میں خود اس امر کی تصریح موجود ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لا تطرونی کما اطرت النصاری (الحدیث)

"مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا"

ظاہر ہے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو "الٰہ" مانا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ ثابت ہوا کہ حدیث مبارکہ میں حضور سید عالم ﷺ کو الٰہ ماننے کی نہی وارد ہے۔ یہ نہیں کہ ماسوائے الوہیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تسلیم

کرنے سے منع کیا گیا ہو، حاشا و کلا ایسا ہرگز نہیں، بلکہ ہر وہ خوبی اور کمال جو الوہیت کے ماسوئی ہے، وہ حضور ﷺ کے لیے ثابت و مستحق ہے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے ''اشعۃ اللمعات'' میں فرماتے ہیں:

فقولوا عبد اللہ ورسولہ پس بگوئید مرا بندہ خدا ورسول او ۔ وبندگی مقام خاص وصفت مخصوصہ آنحضرت ست کہ بندہ حقیقی اوست واز ہمہ اتم واکمل ست دریں صفت وکمال مدح وبیان علو مقام آنحضرت در اسناد ایں صفت ست واطراد مبالغہ بمدح آنحضرت را ندارد وہر وصف وکمال کہ اثبات کنند وبہر کمالے کہ مدح گویند از رتبہ او قاصر است الا اثبات صفت الوہیت کہ درست نیاید ۔ بیت

مخوان او را خدا از بہر امر شرح وحفظ دیں
گرہر وصف کش مبخواہی اندر مدحش انشا کن

وتحقیقت ہیچ کس جز خدا شناسد چناں کہ خدا را چوں او کس شناخت ﷺ (اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۹۳،۹۴)

(ترجمہ) پس مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ مقام ''عبدیت'' رسول اللہ ﷺ کا مقام خاص اور حضور ﷺ کی صفت مخصوصہ ہے۔ اس لیے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے عبد حقیقی ہیں اور اس وصف عبدیت میں سب سے زیادہ اتم واکمل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی کمال مدح اور علو مقام اسی صفت عبدیت کی طرف اسناد کرنے میں ہے۔ حد سے بڑھانا اور مبالغہ کرنا حضور ﷺ کی مدح شریف میں راہ نہیں پاتا۔ جس صفت کمال کا حضور ﷺ کے لیے اثبات کریں اور جس کمال وخوبی کے ساتھ حضور ﷺ کی تعریف کریں وہ حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہے بجز اثبات صفت

الوہیت کے کہ وہ درست نہیں۔

مخواں او راہ خدا از بہر امر شرح وحفظ دیں
دگر ہر وصف کشی میخواہی اندر مدح انشا کن

یعنی امر شرح اور دین کو محفوظ رکھنے کے لیے انہیں خدا نہ کہو۔ اس کے علاوہ جو صفت چاہو حضور ﷺ کی مدح میں بیان کرو۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کی حقیقت کو جانتا ہے نہ ان کی تعریف کر سکتا ہے اس لیے کہ حضور ﷺ حقیقت میں جیسے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جیسا کہ خدا تعالیٰ کو ان کی طرح کوئی نہیں پہچانتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ حضور سیّد عالم ﷺ کی مدح میں جو کمالات اور خوبیاں بیان کی جائیں وہ سب حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہیں اور کسی قسم کے اطراد و مبالغہ کو حضور ﷺ کی تعریف میں راہ نہیں ملتی، بجز اثبات الوہیت کے۔

اور یہ امر ظاہر ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ کو روحانی طور پر حاظر ناظر سمجھنا یا ابتدا آفرینش خلق سے دخول جنت و نار جمیع ما کان و مایکون کے علم کا حضور ﷺ کو عالم ماننا، نیز حضور ﷺ کو نور کہنا، اسی طرح خزائن الہیہ کو آنحضرت ﷺ کے دست کرم میں بہ عطائے الٰہی تسلیم کرنا۔ علیٰ ہذا القیاس جس قدر صفات اور کمالات تاجدار مدینہ ﷺ کے لیے اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت مانتے ہیں ان میں سے کوئی وصف بھی صفت الوہیت نہیں لہٰذا کمالات مذکورہ کے ساتھ حضور ﷺ کی مدح و ثناء کو معاذ اللہ اطراد اور مبالغہ کہنا دروغ ہے، چھوڑ دے اس چیز کو (یعنی الوہیت کو) جس کا دعویٰ کیا تھا نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور حکم کر ہر اس چیز کے ساتھ جو تو چاہے حضور ﷺ کی مدح و ثناء میں اور اس پر اچھی طرح پختہ اور مضبوط رہ۔

صلوٰۃ وسلام بحضور محمد ﷺ

مصطفٰے، مجتبیٰ پر صلوٰۃ وسلام
شاہِ ارض وسما پر صلوٰۃ وسلام

جس پہ دن رات بھیجے خدا بھی دُرود
اُس حبیب خدا پر صلوٰۃ وسلام

نام لیتے ہی حل ہوگئیں مشکلیں
ایسے مشکل کشا پر صلوٰۃ وسلام

جو سہارا ہے سب کے لیے حشر میں
اُس شفیع الوریٰ پر صلوٰۃ وسلام

اُس کے آنے سے ہر سُو بہار آگئی
رحمتِ دوسرا پر صلوٰۃ وسلام

جس کو عرشِ علےٰ پر بلایا گیا
اُس نبی الہدیٰ پر صلوٰۃ وسلام

آل واصحابِ عالی پہ بے حد دُرود
اہلِ صبر ورضا پر صلوٰۃ وسلام

اہلِ سنت پہ رحمت خُدا کی رہے
انبیاء اولیاء پر صلوٰۃ وسلام

اے قمر اہل کے سب جان ودل سے پڑھو
احمدِ مجتبےٰ پر صلوٰۃ وسلام

قمر یزدانی

صلوٰۃ وسلام بوقتِ اذان

مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب

سوال: اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے خلاف زبانی مخالفت کے علاوہ بہت پمفلٹ بازی واشتہار بازی ہو رہی ہے۔ اسے بدعت وناجائز، اذان میں اضافہ، دین میں مداخلت اور اذان بلالی کے مخالف قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق صحیح طور پر مطمئن کیا جائے۔

الجواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔

قرآن پاک کی اس مشہور ومعروف آیت مبارکہ میں حضور ﷺ کی تعظیم ارشان آپ پر صلوٰۃ وسلام کے متعلق بہت جامع بیان ہے اور مانعین صلوٰۃ وسلام اس کے خلاف جو بھی اعتراضات کرتے ہیں ان سب کا اس میں جواب ہے کیونکہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ جب چاہو پڑھو اور جن الفاظ وصیغوں کے ساتھ چاہو اسے ادا کرو۔ اس پر کوئی پابندی نہیں جب تک کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے۔ خود مانعین کے امام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

اَثْنُوْ عَلَيْهِ فِىْ صَلَاتِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ فِىْ كُلِّ مَوْطِنٍ

یعنی اے ایمان والو! اپنے نبی کی ثناء کرو (درود وسلام پڑھو) اپنی نمازوں میں مسجدوں میں اور ہر موقع وجگہ میں۔" (جلاء الافہام ص ۲۹۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ "تنبیہ" فرمایا:

"آنحضرت ﷺ پر تمام اوقات میں درود وسلام مستحب و مستحن ہے۔"

(مدارج، ج۔ا،ص ۳۲۴)

فقہ اسلامی کی مشہور ومعتبر کتاب درمختار وردالمختار (ج:ا،ص ۳۸۲) میں فرمایا:

وَمُسْتَحَبٌ فِىْ كُلِّ اَوْقَاتٍ اِلَّا مَكَانٍ حَيْثُ لَا مَانِعَ

یعنی ان تمام ممکن وجائز اوقات میں درود شریف مستحب ہے جہاں کوئی ممانعت نہیں۔

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا کہ "درود شریف ہر وقت وحالت میں مستحب ہے۔ (سعادۃ الکونین ص ۱۹۵) اگر کوئی قرآن کریم اور ان سب تصریحات کے برعکس کہیں صلوٰۃ وسلام سے روکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسی ہی تصریحات سے ممانعت ثابت کرے ورنہ پڑھنے والوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ درود شریف میں خیر وبرکت اور بہتری ہی بہتری ہے اور درود کی فضیلت وثواب پڑھنے والے کو حاصل ہے۔

صیغہء خطاب

حضور ﷺ پر درود وسلام کا حکم خداوندی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ بظاہر دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود بحیات حقیقی زندہ ہیں، آپ کو درود وسلام پہنچتا ہے جسے آپ سنتے اور وصول فرماتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ پر درود وسلام کا حکم نہ فرماتا یا آپ کے پردہ فرمانے کی صورت میں اس کی ممانعت کردی جاتی مگر یہ حکم خداوندی مطلق اور دائمی ہے اس سے آپ کی حیات وسماعت ثابت ہے لہٰذا بصیغہء حیات بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرنا جائز وثابت ہے اور تفسیر روح المعانی میں وَسَلِّمُوْا

تَسْلِيمًا ۔ کی تفسیر ہی یہ فرمائی ہے کہ قولو السلام علیك ایها النبی ونحوه، یعنی بصیغہء خطاب وحاضر السلام علیك یا ایها النبی یا اس کی مثل السلام علیك یا رسول الله یا حبیب الله وغیرہ پڑھو پھر فرمایا۔ ھذا ما علیه اکثر العلماء الاجله اکثر اجل علماء کی یہی تفسیر و مسلک ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمان خداوندی کے موافق اپنی امت کو عین نماز و تشہد میں سلام کی تعلیم ہی بصیغہ خطاب وحاضر فرمائی ہے۔ جسے ہر نمازی مسلمان پڑھتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (سلام ہو آپ پراے نبی پاک) اگر اس میں شرک و بدعت کا کوئی شائبہ ہوتا تو قرآن وحدیث میں اور عین حالت نماز میں ہرگز یہ تعلیم نہ دی جاتی اور جب نماز جیسی خاص عبادت میں رسول اللہ ﷺ کو ندا کے ساتھ شرک بدعت نہیں تو بیرون نماز کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کی ممانعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ نماز والے درود کی تو بہت فضیلت وتاکید بیان کرتے ہیں، مگر نماز کے سلام بصیغہء خطاب (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ) کا ذکر زبان پر نہیں لاتے۔ یہ ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

لفظ صلوٰۃ

جس طرح تمام اوقات میں درود پڑھنا اور ندا وخطاب کرنا جائز وثابت ہے اسی طرح نماز کے علاوہ کسی بھی لفظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی نہیں۔ علامہ فاسی علیہ الرحمہ نے شرح دلائل الخیرات ص ۲۶ میں فرمایا ''جس طرح بھی درود پڑھے لفظ صلوٰۃ کے ذکر کے بعد وہ درود ہے'' اور امام سخاوی نے فرمایا۔ ''جمہور کے نزدیک جس لفظ سے بھی صلوٰۃ (درود) کا مفہوم ومراد ادا ہو جائز ہے'' (القول البدیع ص۔ ۶۴) الحمدللہ آیت مبارکہ کی روشنی میں تصریحات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے میں وقت اور الفاظ وجگہ کی کوئی پابندی نہیں۔ درود شریف جب پڑھا جائے جہاں پڑھا جائے اور جن الفاظ سے پڑھا جائے، سب جائز ہے۔

رفعت وکثرت

قران پاک نے حضور علیہ السلام کے ذکر کی بلندی کا اعلان فرمایا ہے (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) اور حدیث میں کثرت درود کا ارشاد ہے (ان اولی الناس بی اکثر هم علی صلوة) مشکوٰۃ شریف...... لہٰذا درود شریف جس قدر اور جتنے مقام پر پڑھا جائے گا اتنی ہی کثرت اور بلندی ذکر ہو گی۔ اس لیے بحکم قرآن وحدیث اہل سنت وجماعت کے ہاں ہر ہر موقع پر درود وسلام کی کثرت ہوتی ہے اور یہی اہل سنت، اہل محبت کی علامت ہے۔ جیسا کہ امام سخاوی نے القول البدیع ص ۳۳ میں نقل کیا ہے۔

صلوٰۃ بوقت اذان

پہلے کالم میں قران کریم، تفسیر وحدیث اور علماء کی تصریحات کی روشنی میں بلا ممانعت، ہر جگہ، ہر وقت وہر حالت بصیغہ، خطاب وغیرہ ہر طرح درود شریف پڑھنے کے ثبوت سے اگرچہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنا ثابت ہو گیا مگر اب ہم خاص اس مسئلہ میں آٹھ سو سال سے زائد اہل اسلام وائمہ کرام اور بزرگانِ دین کا ''اجماع'' پیش کرتے ہیں اس لیے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے۔ ''بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔'' (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اور جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (کتاب اللمعات ص ۱۲۹ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) برکت تمہارے اکابر (بزرگوں) کے ساتھ ہے۔ (کشف الغمہ ص ۱۱۹ امام شعرانی)

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اسلام کے سرمایہ افتخار، عاشق مصطفیٰ، فاتح بیت المقدس، مجاہد اسلام، عادل ودیندار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۹ھ) نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دور حکومت میں بوقت اذان الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم جاری کیا اور اس کے باوجود کہ سلطان موصوف بذات خود جلیل القدر عالم وفاضل

تھے، اتنے سو سال کے عرصہ میں متفقہ و مسلمہ ائمہ دین و بزرگان عظام نے سلطان موصوف پر صلوٰۃ وسلام کے خلاف فتویٰ جاری کرنے کے بجائے اس کی تائید وتصویب فرمائی اور اسے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ پانچ سو سال پہلے) نویں صدی ہجری کے جلیل القدر امام و بزرگ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے شیخ کے قابل فخر شاگرد ہیں جو اپنی مشہور کتاب "**القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع**" میں فرماتے ہیں کہ "مؤذن حضرات فجر اور جمعہ کی اذان سے پہلے اور (تنگی وقت کے باعث مغرب کی نماز کے علاوہ) باقی اذانوں کے بعد جو **الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ** پڑھتے ہیں اس کی ابتداء سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب (ایوبی) کے دور میں ان کے حکم سے ہوئی ان سے پہلے لوگ اپنے خلفاء پر **السلام علی الامام الظاہر** وغیرہ کہہ کر سلام کہتے تھے، جب کہ سلطان صلاح الدین نے اپنے عہد میں اس بدعت کو باطل کر کے اس کی جگہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا حکم جاری کیا اسے اس کی جزائے خیر عطا ہو اور اس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ **وافعلوا الخیر** اور نیک کام کرو۔ (پ ۱۷، ع ۱۷) اور معلوم وظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسلام اجل خیر و عبادت ہے اور اس کی ترغیب پر احادیث وارد ہیں۔ پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام بدعت حسنہ (ایک اچھی نئی بات) ہے جس کے کرنے والے کو اس کی اچھی نیت کے باعث اجر وثواب ہوگا۔

(القول البدیع ص ۱۹۲)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ، چار سو سال پہلے) وہ جامع شریعت وطریقت عارف باللہ اور محقق مذاہب اربعہ بزرگ ہیں جو امام جلال الدین سیوطی، شیخ

زکریا انصاری، شیخ محمد شناوی اور شیخ علی الخواص رضی اللہ عنہم جیسے اکابر کے شاگرد ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی کی طرح سلطان ایوبی کا واقعہ لکھتے ہوئے فرمایا ہے۔ سلطان عادل صلاح الدین نے روافض کے اپنے خلفاء پر سلام کی بدعت کو مٹا دیا اور اس کی بجائے مؤذنوں کو **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** پڑھنے کا حکم دیا اور شہروں اور دیہاتوں میں اس حکم کو نافذ فرمایا۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔
(کشف الغمہ ص ۷۸ باب الاذان)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن ہیتی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ چار سو سال پہلے) شارح مشکوٰۃ محدث کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور جلیل القدر امام اور بزرگ ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق مضمون نقل کرنے کے بعد فرمایا۔ "**و نعم ما فعل فجزا اللہ خیرًا** ۔ یعنی سلطان صلاح الدین ایوبی نے اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا طریقہ جاری فرما کر بہت اچھا کیا۔ اللہ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔" مزید فرمایا کہ صلوٰۃ بوقت اذان کی اصل سنت اور کیفیت "بدعت" ہے۔ یعنی جس (نئے نیک کام کی شریعت وسنت میں اصل موجود ہو وہ اپنی نئی صورت وموجودہ کیفیت میں اپنی اصل کے باعث بدعت حسنہ کار خیر اور باعث ثواب ہوگا جیسا کہ سلطان ایوبی کے متعلق بیان ہوا ہے۔ مزید فرمایا کہ "اذان سے پہلے جو سنت اعتقاد کر کے درود پڑھے اُسے روکا اور منع کیا جائے۔" یعنی باعتقاد وسنت اذان سے پہلے درود ممنوع ہے اور اگر اس صورت کو سنت اعتقاد نہ کرے بلکہ مطلقاً بہ نیت خیر کار کے طور پر پڑھے جیسا کہ اہل سنت پڑھتے ہیں تو منع نہیں (فتاویٰ کبریٰ جلد نمبر ۱، ص ۱۳۱ وغیرہ) (سبحان اللہ مسئلہ کی کیسی نفیس تحقیق وبہر پہلو تفصیل فرما دی ہے۔ ماشاء اللہ)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

ملا قاری علیہ الرحمہ الباری نے بھی اپنے زمانہ میں صلوٰۃ بوقت اذان کا ذکر کیا ہے

اور اپنے استاد محترم امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق اس کی اصل سنت اور کیفیت بدعت لکھی ہے (جس کی تفصیل مذکور ہوئی) (مرقاۃ ج ۱، ص ۴۲۳) اسی طرح علامہ حصکفی نے ''درمختار'' میں، علامہ شامی نے ''ردالمختار'' میں، علامہ عمر بن نجیم نے ''نہر الفائق'' میں، امام سیوطی نے ''حسن المحاضرہ'' میں، علامہ حلبی نے ''سیرت حلبیہ'' میں، علامہ نبہانی نے ''سعادۃ الکونین'' میں صلوٰۃ وسلام بوقت اذان کا ذکر فرمایا اور اسے بری بدعت کہنے کے بجائے بدعت حسنہ قرار دیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس تحقیق وتفصیل کی روشنی میں اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا جواز واستحباب ثابت ہوگیا جو عملاً اور ابتداً آٹھ سو سال سے زائد عرصہ سے مختلف مقامات پر جاری چلا آرہا ہے، چونکہ اس طرح پڑھنا واجب وسنت نہیں۔ اس لیے ہمیشہ ہر جگہ اس کا التزام نہیں کیا گیا، لیکن چونکہ یہ درود شریف ہے اس لیے اس کیفیت سے پڑھنا ناجائز بھی نہیں بلکہ جائز ومستحب ہے لہٰذا اس کو بدعت وناجائز اور اذان میں اضافہ ومداخلت فی الدین وغیرہ قرار دینا بجائے خود ناجائز وغلط ہے۔ کیا مانعین میں سلطان ایوبی اور دیگر ائمہ وعلماء کا کسی لحاظ سے بھی کوئی ہم پایہ وہم پلہ موجود ہے، ہرگز نہیں تو پھر ''چھوٹا منہ بڑی بات'' کہاں کی عقلمندی ہے اگر کوئی اس طرح نہ پڑھے تو اس کی مرضی لیکن اس کی مخالفت تو سراسر زیادتی ومحرومی ہے۔

اذان بلالی

پھر اگر بوقت اذان صلوٰۃ وسلام اذان بلالی کے خلاف ہے تو کیا لاؤڈ سپیکر میں لازماً اذان کہنا اذان بلالی کے خلاف نہیں؟ سپیکر میں اذان کی ''بدعت'' کو کیوں نہیں بند کیا جاتا۔ کیا صرف درود شریف ہی سے بیر ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے قبل پڑھا کرتے تھے۔ اللھم انی احمدك واستعینك علی قریش الخ (کتاب ابوداؤد شریف ج ۱، ص ۷۴) اگر اذان سے پہلے یہ کلمات بدعت واضافہ نہیں تو صلوٰۃ وسلام کے لیے یہ ''فتویٰ'' کیوں ہے؟ اور پھر مانعین اذان بلالی کی موافقت کے لیے اذان سے قبل یہ دعا اور بغیر سپیکر اذان کیوں نہیں پڑھتے؟

''حدیث مشہور میں ہے کہ حالت مرض میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بعد اذان حاضر ہو کر عرض کیا: **يا السلام عليك يا رسول الله** الخ (سیرت حلبیہ ج ۱، ص ۴۸۷) اور یہ بھی اذان کے ساتھ سلام پڑھنے کی اصل اور موافقت ہے۔

صلِّ علیٰ مُحمّد ﷺ

عین مقرب خدا صل علیٰ حبیبنا
مظہرِ ذاتِ کبریا صل علیٰ نبینا
بھٹکے ہوؤں کا رہنما صل علیٰ کریمنا
دونوں جہاں کا آسرا صلی علیٰ رئیسنا
صلی علیٰ مُحَمّدٍ صل علیٰ حبیبنا
صلی علیٰ مُحَمّدٍ صلی علیٰ مُحَمّدٍ

تیرا جمال بالیقین رونقِ بزم دو جہاں
جلوہ تیرا مکاں مکاں شمعِ حریم لا مکاں
دونوں جہاں میں اک تیری ذات انیسِ بیکساں
تیرا درود بن گیا چارۂ دردِ عاصیاں
صلی علیٰ مُحَمّدٍ صل علیٰ حبیبنا
صلی علیٰ مُحَمّدٍ صلی علیٰ مُحَمّدٍ

اے کہ تیرا مقام ہے قربِ خدائے بے نیاز
اے کہ تیرے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز
اے تیری جنبشِ نظر سب کے لیے ہے چارہ ساز
تیری نظر سے جو گرا ہو نہ سکا وہ سر فراز
صلی علیٰ مُحَمّدٍ صل علیٰ حبیبنا
صلی علیٰ مُحَمّدٍ صلی علیٰ مُحَمّدٍ

دردِ غم فرق نے ایسا کیا ہے پائمال

زندگی بن گئی میری تیرے بغیر اک وبال
واسطہ اہلِ بیت کہ ہو کوئی صورتِ وصال
مجھ پر کرم کی اِک نظر صدقہ حضرت بلال
صلی علیٰ محمدٍ صل علیٰ حبیبنا
صلی علیٰ محمدٍ صلی علیٰ محمدٍ
کثرتِ ذکرِ مصطفےٰ مدحِ حبیبِ کبریا
راحتِ دل، قرار جاں، دردِ ہلال کی دوا
اب تو یہی ہے آرزو اور دعا کا منتہا
بس ہو درِ حضور پر خیر سے میرا خاتمہ
صلی علیٰ محمدٍ صل علیٰ حبیبنا
صلی علیٰ محمدٍ صلی علیٰ محمدٍ

ہلال جعفری

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

لغات:

مصطفیٰ: برگزیدہ۔ قبول کیا ہوا۔ صفات ذمیمہ وبشریہ سے پاک۔

بزم: جشن محفل، مجمع شادی۔

ہدایت: رہنمائی، نجات، بیان، دلالت۔

ہدایت...... ہا کے کسرہ کے ساتھ مستعمل ہے بعض نے "ہا" کو "فتحہ" کے ساتھ بھی پڑھا ہے۔

مصطفیٰ: شیخ الاولیاء امام محمد المہدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی علیہ الرحمۃ الباری لفظ "مصطفیٰ ﷺ" کے مفہوم کو یوں بیان فرماتے ہیں:

"فَھُوَ الْمُخْتَارُ الْمُسْتَخْلَص فَاِنَّہٗ یُقَالُ صَفَا الشَّیْ خَلَصَ وَھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَمُخْتَارُہٗ وَمُسْتَخْلَصَہٗ مِنْ خَلْقِہٖ وَھُوَ صِفْوَۃُ الْخَلْقِ وَخَیْرَتُھُمْ عِنْدَہٗ وَقِیْلَ مَعْنَی الْمُصْطَفٰی مِنْ جَمِیْعِ دران اَوْصَاف الْبَشْرِیَّۃِ فَسُمِّیَ بِمَانَاسَب وَصْفَہٗ، وَقِیْلَ مَعْنَا الْمُخْتَار لِغَایَتِہِ الْقُرْبِ، فَسُمِّیَ بِمَانَاسَبَ مَنْزِلَتَہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ لِاَنَّ الا صطِفَایَۃ عِبَارَۃُ عَنْ غَایَتِہِ الْقُرْبِ، لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰہَ اَنَا اَحَبَّ عَبْدُ ابْتِلَاءِ فَاِنَّ صَبْرُ اجْتَبَاہُ وَاِن رَضٰی

اِصْطَفَاهُ" (مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات، طبع لائل پور، ص: ۱۱۸)

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ مصطفیٰ کا معنی پسند کیا ہوا اور خالص کیا ہوا ہے۔ اس اعتبار سے حضور اکرم، نور مجسم ﷺ مختار اور تمام مخلوقات الٰہیہ میں سے اللہ تعالیٰ کے پسند کیے ہوئے اور بہترین مخلوق ہیں۔

مصطفیٰ کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا کہ وہ ذات جو تمام اوصاف بشری کے میل کچیل سے پاک ہو، اس مناسبت سے کہ حضور انور ﷺ تمام اوصاف بشریہ کے میل سے پاک ہیں، آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ ہے۔

مصطفیٰ کا ایک معنی مختار (پسند کیا ہوا) ہے۔ اصطفا کا معنی قرب الٰہی کا انتہائی درجہ ہے، چونکہ حضور اقدس وانور ﷺ قرب الٰہی کے انتہائی درجہ پر فائز ہیں اس مناسبت سے آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ قرار پایا۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزماتا ہے۔ اگر وہ صبر کرے تو اسے مرتبہ اجتباء عطا فرما کر مجتبیٰ بنا دیتے ہیں اور اگر وہ اس ابتلا میں مقام رضا اختیار کرتا ہے تو اسے مرتبہ اصطفا عطا فرما کر مصطفیٰ بنا دیتے ہیں۔

بہر حال اصطفا اپنے مذکورہ معنوں کی رُو سے حضور انور ﷺ کی صفت کریم اور آپ ﷺ کی ذات مجمع البرکات ان تمام مفاہیم کریمہ کو شامل اور حاوی ہے۔

عارف باللہ سید احمد عابد بن علیہ الرحمہ معنی اصطفا اور مصطفیٰ کے اطلاق میں لکھتے ہیں:

"اَلْمُصْطَفٰی مِنْ خَیْرِ الْاَحْبَابِ هُمْ عَلَیْهِمْ بِمَا لَا یُمْکِنُ وَصْفُهٗ لِقُصُوْرِ الْعِبَارَةِ عِنْدَ الْمُتَزَایِدِ تَرَقِّیهِم فِی الْمَقَامَاتِ الَّتِیْ جَلَّتْ لِمَنَ الْاَدْرَاكَ اِلَّا لِمَنْ رَضَاهَا"

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، مؤلفہ سید یوسف بن اسماعیل نبہانی، طبع مصر، ج ۳، ص ۳۴۹)

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں میں مصطفیٰ وہ ہے جس کے اوصاف حمیدہ

بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہوں اور وہ مقامات عالیہ پر ترقی کرتے رہیں۔ ان مقامات عالیہ کا ادراک ہر کسی کے بس میں نہ ہو۔

محقق جلیل محی الدین محمد بن مصطفیٰ معروف بہ شیخ زادہ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ظاہر و باطن اور صورۃ ومعنیً مرتبہ کمال پر فائز فرمایا اور اس کے بعد آپ کو مبعوث فرمایا گیا۔ بعدہ آپ ﷺ کو مقام محبوبیت عطا فرما کر مقام اصطفا پر فائز کیا گیا۔ اس جہت سے مقام مصطفیٰ کا ادراک مخلوقات کے احاطہ قدرت سے باہر ہے۔

"المراد من اصطفائه حبیبا بعد بعثه ولا شك ان بعثته متراخ عن بلوغه الی مرتبة الكمال صورة ومعنی"

(شیخ زادہ شرح قصیدہ بردہ، طبع کراچی۔ص ۸۵)

فاضل اجل محقق اکمال علامہ عمر بن احمد الخرپوتی نے چند کلمات میں معنی اصطفا بیان فرما کر بحث کو مکمل فرما دیا۔ لکھتے ہیں:

"اِنَّ مَرْتَبَةَ الْاَصْطِفَاءُ اَعْلٰی مِنْ مَرْتبه الْكَمَالِ وَالْاَصْطِفَاءِ بِمَعْنَی الْاِخْتِیَارِ وَالْاِنْتِخَابِ"

(عقیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردہ۔طبع کراچی۔ص ۸۶)

مرتبہ کمال سے اعلیٰ مرتبہ مقام اصطفا کا ہے۔ اس لیے کہ اصطفا کا معنی پسند کرنا اور انتخاب کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ مرتبہ کمال کسبی طور پر بھی حاصل ہوتا ہے اور وہبی طور پر بھی مگر اختیار اور انتخاب میں کسب سے زیادہ نظر کرم اور حسن انتخاب کا دخل ہے۔ حضور مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات بابرکات میں گرچہ تمام کمالات جمع ہیں، مگر اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کا وصف مرتبہ اصطفا پر فائز ہونا ہے کہ رب العزت جل وعلا نے تمام مخلوقات، اولین وآخرین میں سے آپ ﷺ کو مصطفیٰ بنایا۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ زَیَّنَ حَبِیْبِهِ الْكَرِیْمِ بِمَرْتَبَةِ الْاَصْطفَا وَجَعَلَهٗ

مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سلام کے آغاز میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس اللہ اسرار نا بسرہ النوری کا حضور اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور صفات کمالیہ میں سے کلمہ ''مصطفیٰ'' کا انتخاب حسین، آپ کے عشق رسول، کمال علمی اور وسعت مطالعہ پر عمدہ دلیل ہے۔

رحمت: نرم دلی، ترس مہربانی، شفقت، جس کا نتیجہ مغفرت اور احسان ہو۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رحمت کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

''الرحمة فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ الْعَطْفُ وَالْاِشْفَاقِ وَالرِّقَہِ وَھُوَ صَحِیْحُ فِیْ حَقِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ ھُوَ اَنْعَمَ الْخَلْقِ وَاَعْظَمَھُمْ وَاَشْفَقَھُمْ وَاَرْقَقَھُمْ قَلْبًا''

(الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ۔ طبع بیروت۔ ص ۱۶۵)

عربی زبان میں رحمت کا معنی مہربانی، شفقت اور رقت قلبی ہے۔ ان معنوں کے اعتبار سے حضور مصطفیٰ کریم ﷺ پر رحمت کا اطلاق درست ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات مجمع البرکات تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ احسان فرمانے والے، سب سے عظیم، سب سے زیادہ شفیق اور سب سے زیادہ رقیق القلب ہیں۔

جان رحمت: علمائے راسخین، اولیائے کاملین اور آئمہ عارفین رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ حضور مصطفیٰ کریم امین ﷺ ماسوائے اللہ تعالیٰ سب پر رحمت اور نعمت رب الارباب ہیں اور سب حضور کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیض یاب۔

ازل سے ابد تک، ارض و سما میں، اول و آخر میں، دنیا و دین میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت، کسی کو ملی یا اب ملتی ہے، یا آئندہ ملے گی۔ سب حضور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین، مصنفہ امام احمد رضا، طبع مراد آباد۔ ص ۱۰)

محققین تصریح فرماتے ہیں کہ جملہ انبیائے معظمین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت رحمت ہے اور تمام کی خلقت کا مادہ اولی رحمت ہے، لیکن حضور سیّد المرسلین صلوٰت اللہ وسلام علیہ وعلیہم اجمعین کا وجود مسعود ہی رحمت ہے۔ اور آپ ﷺ ''عین رحمت'' اور جان رحمت ہیں۔ وجود مصطفیٰ رحمت کا مترادف ہے۔ ظہور و وجود مصطفیٰ، ظہور عین رحمت ہے۔ آپ کی بعثت اس رحمت پر مزید فضل الٰہی ہے۔ آیۂ کریمہ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ اس امر کی شہادت دے رہی ہے۔ بطور اختصار چند علمائے ربانیین کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

عارف باللہ سیّد ابو العباس المرسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جميع الانبياء خلقوا من الرحمة ونبنا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عين الرحمة قال تعالى وما ارسلنك الا رحمة للعالمين'' (مطالع المسرات مطبع لائل پور، ص ۱۱۴)

تمام انبیائے عظام کو رحمت سے پیدا فرمایا گیا اور ہمارے آقا حضور سیّد المرسلین ﷺ عین الرحمۃ، جان رحمت ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیے۔

حضرت شیخ عبد الجلیل القصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اِنَّ كُلَّ خَيْرٍ وَنُورٍ وَبَرَكَةٍ شَاعَتْ وَظَهَرَتْ فِي الْوُجُوْدِ اَوْ تَظْهَرُ مِنْ اَوَّلِ الْاَبْحَارِ اِلٰى آخِرِهٖ اِنَّمَا ذٰلِكَ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... فَنَفَسُ مُحَمَّدٍ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ مبعثهم رحمة فَلِذٰلِكَ سَعُدَ مَنْ اَجَابَ مَا بُعِثُوْا بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَعَزَّوَجَلَّ يَا بِالْعَذَابِ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُمْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلِدُهٗ وَنَفْسُهٗ رَحْمَةٌ وَاَمَانٌ وَكَذَا مَدْفَنُهٗ اِلٰى نَفْخِ الصُّوْرِ فَحُرْمَةُ تِلْكَ الرَّحْمَةِ وَاَمَانَه

قَائِمٌ ۔" (مطالع المسرات ص ۱۱۴)

سیّد الانبیاء ﷺ کا گنبدِ خضریٰ رحمت اور امان ہے

ہر خیر، نور و برکت جو ظاہر ہوئی اور وجود میں ہوئی یا آئے گی ازل سے ابد تک سب حضور ﷺ کے سبب سے ہے۔ حضور کی ذات تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے اور دیگر انبیائے کرام کی بعثت رحمت ہے۔ اسی سبب سے انبیاء کرام کی لائی ہوئی شریعت پر جس نے عمل کیا سعید ہوا اور جس نے اس ہدایت سے اعراض کیا۔ عذاب میں گرفتار ہوا، لیکن سیّد الانبیاء ﷺ کی ذات، آپ کی ولادت ہی رحمت اور امان ہے۔ آپ کا گنبدِ خضریٰ رحمت اور امان ہے۔ اسی لیے اس کی حرمت اب بھی باقی ہے۔

سند المحدثین عارف باللہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"زَيَّنَ اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ تَعَالَى وَسَلَّمَ بِزِيْنَةِ الرَّحْمَةِ فَكَانَ كَوْنُهُ رَحْمَةً وَجَمِيْعُ شَمَائِلِهِ وَصِفَاتِهِ رَحْمَةً عَلَى الْخَلْقِ

(شفا بتعریف حق المصطفیٰ طبع بیروت، ص ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو رحمت سے مزین فرمایا ہے آپ کا وجود ہی رحمت ہے۔ آپ کے تمام شمائل اور صفات مخلوق کے لیے رحمت ہیں۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی شارح شفا فرماتے ہیں:

"جعله عين الرحمة لا رشاده لهم"

(نسیم الریاض۔ طبع بیروت۔ ج ۲، ص ۲۹۴)

قطب ربانی سیّد ابوالعباس التجانی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ (تیرھویں صدی ہجری کے عالم) فرماتے ہیں:

"ثُمَّ صَارَ يَفِيْضُ عَلَى خَلْقِهِ مِنَ النُّوْرِ فِي الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنَ الْعِلْمِ وَالرَّحْمَةِ فَكَانَ بِهٰذِهِ الشَّابَةِ هُوَ عَيْنُ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ النُّوْرِ هُوَ الْحَقِيْقَةُ

الْمُحَمَّدِيَّة" (جواهر البحار، طبع مصر، ج ۳، ص ۲۱)

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور اول پر جو حقیقت محمد یہ تھا۔ اپنے علم اور رحمت سے فیضان فرمایا۔ اس طور سے حضور ﷺ عین الرحمۃ اور جان رحمت ہیں۔ یہی نور، حقیقت محمد یہ ہے۔ اگر چہ حضور جان نور پر نور ﷺ کی بعثت دیگر انبیاء عظام علیہم السلام کی طرح رحمت ہے، مگر آپ کا وجود مسعود ہی رحمت ہے، بلکہ جہاں کی جملہ رحمتیں آپ کے وجود کی برکت کا ظہور ہیں۔ رحیم اور رحمت فرمانے والے اگرچہ آپ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہیں۔ مگر ارشاد ربانی میں آپ کا نام مبارک رحمت ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے سلام کے آغاز ہی میں مصطفیٰ اور جان رحمت صفات نبویہ کا انتخاب ہی لا جواب ہے۔ شاید اس سے بہتر انتخاب ممکن نہ ہو۔

شمع:...... چراغ

ارشاد ربانی: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (الاحزاب)

میں حضور نور الانوار ﷺ کو سراج منیر کہہ کر مخاطب فرمایا گیا ہے۔ سراج کا مفہوم مذکورہ شعر میں شمع سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بزم ہدایت:...... دنیا میں جس قدر انبیاء و مرسلین تشریف لائے سبھی ہادی و مہدی تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں میں ہادی بھی تھے اور اب حضور مدار ہدایت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کریمہ میں صحابہ کرام، آئمہ اہل بیت تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین اور جملہ علمائے عاملین سب کے سب ہدایت کے ستارے ہیں۔

حدیث نبوی

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ (بیہقی، کنوز الحقائق)

میں انہی ہدایت کے ستاروں کا بیان ہے۔ دنیا کے تمام ہادین اولین و آخرین کے ہادین اور انبیاء و مرسلین اور اولیائے عارفین، سب ہادین کو اگر ایک بزم میں جمع تصور کر لیا

جائے تو صدر بزم، میر محفل سرکار مدار ہدایت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ تمام انبیاء کرام اور دیگر ہادین نے آپ کی ہدایت سے ہدایت حاصل کی۔

آیہ کریمہ:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ (الاعراف)

''وہ جو غلامی کریں، اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی، جسے لکھا ہوا پائیں اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر وہ بوجھ اور گلے کے پھندے، جو ان پر تھے، اتارے گا''

مزید حضور کے اوصاف کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ○ (الاعراف۔ ۱۵۷)

تو ہو جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل ہوا...... وہی بامراد ہیں۔

اس کے متصل فرمایا:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ﰳالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف۔ ۱۵۸)

"تم فرماؤ اے لوگو! میں تمام آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ زمین وآسمان میں اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی جلائے اور مارے۔ تو ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی اُمی پر کہ اللہ اور اس کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو کہ تمہیں ہدایت ہو۔"

ان آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا مدار تو حضور نبی اُمی کریم ﷺ ہیں، جو ان سے ہدایت پائے ہدایت یافتہ ہے اور وہی ہادی بن سکتا ہے اور جو ان سے اعراض کرے دنیا وآخرت، اول وآخر میں نہ وہ ہدایت یافتہ ہے اور نہ وہ ہادی۔

میثاق روز الست میں تمام انبیائے عظام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے عہد فرمایا کہ وہ حضور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور آپ کی ہدایت سے ہدایت پائیں گے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی شارح شفا کے الفاظ اس سلسلہ میں بڑی وضاحت فرماتے ہیں:

وَالرُّوْحُ النَّبَوِيَّةِ الْمُقَدَّسَةِ لَمْعَةٌ مِنْ نُوْرِهِ الْمَلَائِكَةِ شَرَرَ تِلْكَ الْاَنْوَارِ وَبِهٰذَا صَرَّحَ فِيْ هَيَاكِلِ النُّوْرِ فَلِذَا سُمِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نُوْرًا وَلِاقْتِبَاسِهٖ مِنَ الْاَنْوَارِ الالهية سُمِّيَ سِرَاجًا لَمَّا فَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَنْوَارِ الْعُلْوِيَّةِ

(نسیم الریاض......ج ۲ ص ۳۹۶)

روح مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی ہے۔ ملائکہ مرسلین کے انوار آپ ﷺ کے نور کا پرتو ہیں۔ حضور ﷺ کا نور مخلوق کے تمام انوار کا منبع ہے اور چونکہ آپ ﷺ کا نور مقدس تجلیات الٰہیہ سے، منقبس ہے اس لیے آپ ﷺ کو سراج بھی کہا گیا ہے۔

لاکھوں...... لاکھ کی جمع......

عام طور پر سو ہزار کے عدد کو لاکھ کہتے ہیں اس صورت میں یہ عدد معین ہوتا ہے، مگر بعض اوقات غیر معینہ معدود کو بیان کرنے کے لیے لاکھ یا لاکھوں سے تعبیر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے اس سلام میں ''لاکھوں سلام'' سے مراد غیر معینہ تعداد میں اور لاتعداد بار سلام مراد لیا ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پورے قصیدہ سلامیہ میں ''لاکھوں سلام'' سے انشاء سلام مراد ہے یا خیر سلام...... دونوں احتمال ممکن ہیں۔ جملہ خبریہ کی صورت میں اس کا مفہوم ہوگا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات مجمع برکات پر اس کے مولا جل وعلا اس کی نورانی مخلوق فرشتوں، انبیاء ومرسلین اور جملہ مومنین اولین وآخرین کی طرف سے ازل سے تا ابد دنیا وآخرت میں لاتعداد، بے شمار مرتبہ درود وسلام ہوا ہے، ہو رہا ہے ور ہوتا رہے گا۔

جملہ انشائیہ کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی ذات قدسی صفات پر اللہ تعالیٰ کا ازل سے ابد تک ہر آن میں لاتعداد بے شمار مرتبہ قدسی نورانی درود وسلام ہوتا رہے گا...... اور اسی طرح سے اس کے مقرب فرشتوں، محبوب انبیاء کرام اور جملہ ایمانداروں کی طرف سے بھی ہر آن، ہر لمحہ اس دنیا میں اور آخرت میں بے شمار درود وسلام کے تحفے مصطفیٰ جان رحمت پر ہوتے رہیں گے۔

اگر چہ جملہ خبریہ کی صورت میں خبر صلوۃ وسلام میں بھی حضور سرکار ہدایت ﷺ کی عظمت کے جلوے نمایاں ہیں، مگر انشاء صلوٰۃ وسلام میں جو لطف، عنایت مضمر ہے وہ اہل دل، اہل نظر سے مخفی نہیں۔ اسی لیے نماز کی حالت میں اجلہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی۔ تشہد پڑھتے وقت انشاءِ سلام کا قصد چاہیے۔ صرف حکایت سلام کا تصور کافی نہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ الباری کے اس سلام کا ہر شعر بے مثال ہے اشعار میں سلاست، بے ساختگی، عشق و محبت کی فراوانی کا جو عنصر ہے اس نے اسے لا زوال بنا دیا ہے مگر ذرا اس کے پہلے شعر:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کے دونوں مصرعوں کو دوبارہ پڑھیے۔ بار بار پڑھیے۔ کہنے کو یہ دونوں مصرعے، قصیدہ کا حصہ ہیں، مگر دونوں مصرعے ''نثر'' کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور نثر بھی سہل ممتنع، شعر کا ایک ایک حرف ایسا موتی ہے جس کا جواب نہیں اور پھر حسن ترتیب تو قدسی جذبات کی نمائندگی کر رہی ہے۔ عشق و محبت کی اسی دولت کی بدولت درود و سلام کا یہ قصیدہ عرب و عجم میں یکساں مقبول ہے۔ اُردو زبان کا یہ سلام اُردو سے ناواقف حضرات کی زبانوں پر بھی جاری ہے اور ان کی مجلسوں میں بڑے ذوق سے سُنا جاتا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

شافعِ محشر، لطفِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم
رحمتِ خالق، رہبر عالم، صلی اللہ علیہ وسلم
مژدۂ عیسیٰ، نصرتِ موسیٰ، جلوۂ یوسف، شانِ سلیماں
حکمتِ لقماں، عظمتِ آدم، صلی اللہ علیہ وسلم
اسوۂ احسن، شارحِ اکمل، ہادیٔ برحق، مرکزِ ملّت
صاحبِ قرآں، محسنِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم
جانِ فصاحت، شانِ بلاغت، اوجِ صداقت، روحِ محبت
عفتِ کوثر، عصمتِ زمزم، صلی اللہ علیہ وسلم
سب کے آقا، سب کے مولیٰ، سب سے اعلیٰ سب سے اولیٰ
سب سے مکرم، سب سے معظم، صلی اللہ علیہ وسلم
حُسنِ گلستاں، رنگِ بہاراں، گل درد اماں، نکہتِ افشاں
شعلۂ غنچہ، نزہتِ شبنم، صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کا چہرہ صبحِ حقیقت، آپ کی زلفیں شامِ مقدس
آپ کی الفت راحت پیہم، صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کا قرآن نورِ ہدایت، آپ کی سنّت شرحِ مکمل
حق کے محرم، سب کے ہمدم، صلی اللہ علیہ وسلم
آپ جو کہہ دیں حجت برحق، آپ جو کر دیں سنّتِ مطلق
آپ مؤخر، آپ مقدم، صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ قسمتِ عارف، اس کو ملا ہے آپ سا قائد
آپ سا مونس، آپ سا ہمدم، صلی اللہ علیہ وسلم

عارف سیمابی

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تصانیف
اور
درود و سلام کے شوق آفرین صیغے

ترتیب: علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

بود در جہاں ہر کسے را خیالے
مرا از ہمہ خوش خیال محمد
خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہے
کہ در وے بود قیل وقال محمد

سیّد انس وجان، سرور کون ومکاں، برزخ وجوب وامکان، سیّد الانبیاء نبی المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین حضور پر نور، لامع نور، ماوی وملجا یوم النشور، حضرت محمد مصطفیٰ مجتبیٰ مرتضیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی ذات بابرکات قدسی صفات پر درود شریف پڑھنا ادائے فرائض کے بعد افضل ترین عبادت ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس سے رب ودود، معبود ومسجود جل وعلا کی رضا حاصل ہوئی ہے رب العالمین کے محبوب اکرم ﷺ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور درود شریف پڑھنے والے کی جملہ حاجات دنیویہ ودینیہ باحسن وجوہ پوری ہوتی ہیں۔

درود شریف پڑھنے سے ہر کام میں آسانی اور برکت ہوتی ہے۔ صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، ائمہ کبار،، اجل علماء، صلحا اخیار نے بارہا اسے آزمایا اور مجرب پایا۔

امام اجل فاضل افضل شیخ اکرم شیخ المحد ثین حضرت عبد الوہاب متقی شاذلی متوفی

۱۱۰۱ھ علیہ الرحمہ والرضوان کو مدینہ منورہ سے حضرت شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو مدینے سے رخصت کرتے ہوئے جو وصیت فرمائی اسے ملاحظہ فرمائیں:

''آگاہ باشید کہ دریں راہ ہیچ عبادت بعد ادائے فرائض چوں صلوٰۃ بر حضرت سیّد کائنات ﷺ نیست۔ باید کہ تمام اوقات خودرا صرف آں کنند وبچیزے دیگر نپردازید''۔ (اشعۃ اللمعات، طبع نولکشور لکھنؤ، جلد اول۔ ص:۴۰۹)

آگاہ رہو کہ اس (حصول قرب الٰہی کی) راہ میں ادائے فرائض کے بعد درود شریف پڑھنے سے کوئی عبادت افضل نہیں۔ اپنے تمام اوقات کو اسی میں صرف کرو۔ اس کے علاوہ کسی اور طرف مشغولیت نہ رکھو۔

صلوٰۃ وسلام کو علماء نے وظیفۂ حیات بنایا۔ اس میں ایسی مشغولیت اختیار کی کہ ان کی یہ مشغولیت، مصروفیت اور انہماک ضرب المثل بن گئی۔ بعض علماء وصوفیاء نے اپنے اس ذوق سلیم کی تکمیل یوں کی کہ حسین کلمات اور حسین انداز میں درود وسلام کے مختلف صیغے انشاء کئے اور اپنے حسین جذبات کو حسین کلمات کے قالب میں ڈھالا۔ یہ کلمات صلوٰۃ وسلام اسلامی لٹریچر کا ایک حصہ ہیں۔ اسلامی ذخیرہ کتب پر نظر رکھنے والا اس حصہ سے صرف نظر نہیں کرسکتا۔ ان میں بعض علماء وصوفیاء کے انشاء کئے ہوئے صلوٰۃ وسلام کے صیغے کئی ضخیم مجلدات میں موجود ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے:

''وقولو اللناس صدقا وحقا فی شان محمد علیہ السلام فمن سالکم عنہ فاصدقوہ وبینوا صفتہ ولاتکتموا امر''

(روح البیان (طبع استنبول) جلد۔۱۔ص ۱۶۷)

صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادی آبادی علیہ الرحمہ نے اس آیت کے تفسیری حواشی میں فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ سیّد عالم ﷺ کی شان

میں حق اور سچی بات کہو۔ اگر کوئی دریافت کرے تو حضور ﷺ کے کمالات واوصاف سچائی کے ساتھ بیان کرو اور آپ ﷺ کی خوبیاں نہ چھپاؤ۔ (خزائن العرفان)

اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ بھی پیش نظر رہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

اذا صلیتم علی فاحسنوا الصلوٰۃ

(جذب القلوب، ناشر مکتبہ نعیمیہ لاہور۔ ص ۱۹۰)

مشہور محدث ومفسر علامہ ابن کثیر نے اس کی تخریج یوں فرمائی ہے:

قَالَ اِبْنِ مَاجَةَ...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ (تفسیر ابن کثیر، جلد سوم۔ ص ۵۰۹۔ طبع مصر)

ارشاد ربانی، تفسیری روایات اور احادیث طیبہ کی روشنی میں جن علماء وصوفیاء نے درود شریف کے مختلف صیغے انشاء کئے ہیں ان میں علامہ طبرانی، حضرت حسن بصری، علامہ تلمسانی، علامہ نیشاپوری، علامہ عطا، حضور غوث الثقلین، حضرت کلیم الہی، شیخ عبد الحق دہلوی، شیخ سلیمانی جزولی شاذلی، شیخ عبدالمقصود محمد سالم، علامہ یوسف نبہانی، شیخ محمد عبدالرحمٰن چھوہروی، پیر عبدالغفار کشمیری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بر سبیل ارتجال نوک قلم پر آئے ہیں۔ ان حضرات میں بعض کے مجموعہ ہائے صلاۃ وسلام ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان میں بعض مجموعہ ہائے صلاۃ وسلام مشائخ طریقت اور اہل اللہ کا وظیفہ ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے عشق رسول ﷺ کا اعتراف آپ سے فقہی اختلاف رکھنے والوں نے بھی کیا ہے۔ آپ کی مصروف زندگی تصنیف وتالیف، اشاعت وحمایت دین متین میں صرف ہوئی۔ آپ کی ایک ہزار علمی وتحقیقی تصانیف اب بین الاقوامی جامعات میں دانشوروں اور محققین کی توجہ کا مرکز بن چکی ہیں۔ علاوہ ازیں امام موصوف کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش عربی، فارسی اور اُردو

زبان کی نعتوں کا حسین مجموعہ ہے۔ یہ نعتیں دنیا کے کسی بھی بلند پایہ نعت گو شاعر سے کسی بھی لحاظ سے کم درجہ نہیں۔

عشق مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے صلوٰۃ وسلام، امام احمد رضا محدث بریلوی کا محبوب وظیفہ تھا۔ اس سلسلہ میں (اس وقت تک) آپ کا مجموعہ صلوٰۃ وسلام منظر پر نہیں آیا اگرچہ نعتیہ کلام میں اس نے بین الاقوامی مقبولیت حاصل کر لی ہے۔

تاہم آپ اپنی ہر تحریر، فتویٰ، تصنیف کی ابتداء انتہا میں صلاۃ وسلام تحریر فرماتے اور بعض اوقات طویل تحریرات کے درمیان میں باہر درود وسلام تحریر فرما کر تسکین قلب کا سامان فرماتے اور جب بھی کوئی صلاۃ وسلام کا صیغہ لکھتے اسے حسب موقع انشاء فرماتے۔ فقہ میں عبادات، معاملات، علم عقائد وکلام میں جو موضوع زیر بحث ہوتا اس کی مناسبت سے درود وسلام کا صیغہ انشاء فرماتے۔ آپ کی تحریرات پڑھنے والے پر عیاں ہے کہ ہر موقعہ پر آپ کا انشاء کیا ہوا صلوٰۃ وسلام کا صیغہ ایک نئے حسین انداز اور حسین کلمات پر مشتمل ہے۔ جو یقیناً آپ کے حسین جذبات کا عکس جمیل ہیں۔

فقیر غفر القدیر نے امام موصوف کی چند تصانیف کے سرسری مطالعہ کے دوران صلوٰۃ وسلام کے جو عربی صیغے پائے انہیں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس میں کوئی خاص ترتیب ملحوظ نہیں رکھی۔ یہ مجموعہ صلوٰۃ وسلام اگرچہ آپ کی مستقل تصنیف نہیں لیکن آپ کے افادات ضرور ہیں۔ اس مجموعہ سے غرض صرف اتنی ہے کہ مستقبل کا مصنف اور مورخ اس سے کسب فیض کر سکے، ممکن ہے آپ کا یہ مجموعہ عربی زبانی پر محققین کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہ مجموعہ عربی زبان وبیان پر آپ کی دسترس، مہارت، سلاست کا بہترین شاہد ثابت ہوگا۔

اگر کوئی صاحب ذوق، اسے وظیفہ بنا لے تو یقیناً دیگر صیغہ ہائے صلوٰۃ وسلام کی طرح اس سے بھی روحانیت، طمانیت، اور تسکین پائے گا۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان لانے والو! تم بھی ان پر خوب درود وسلام بھیجو

الصلوٰةُ المُنجِيَة

یہ درود شریف ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جاتی ہے۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدھی رات کو جو شخص کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لیے پڑھے، اللہ تعالیٰ پوری فرما دیں گے۔

یہ درود شریف قبولیت دعا کے لیے اکسیر اعظم ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ

فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشاتِ زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔ فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا، میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

صلوٰۃ نقشبندیہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَاءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَاءِ وَزِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَاءِ وَیُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَاءِ الْخَافِقَیْنِ ۔

ترجمہ: ''یا اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتاب تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیاء حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجیے۔

صلوٰۃ حل المشکلات

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے۔ وہاں کا وزیران کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درجہ کرب و بلا میں مبتلا تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا اللہ تیری مشکل حل کر دے گا، آنکھ کھل گئی۔ یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔ اکابرین نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے۔ فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سیّد ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔

پڑھنے کا طریقہ

بعد نماز عشاء دو رکعت نفل پڑھے جائیں، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی جائے پھر صدقِ دل سے ایک ہزار بار استغفر اللہ العظیم۔ پڑھ کر دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا تصور کیا جائے اور عرض گزاری جائے۔ سو بار، دو سو بار، تین سو بار، جہاں تک ہو سکے پڑھتے پڑھتے قبلہ رو سو جائے اور پچھلی رات جاگ کر اسی جگہ صبح تک یہی درود پڑھا جائے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات یا تین رات میں مراد بر آئے گی۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ

اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ”یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر درود وسلام اور برکت بھیج، یارسول اللہ ﷺ دستگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔“

سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ کہا وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟

فرمایا وہ یہ ہیں:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اُمِرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ“ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس:۵۸)

ترجمہ: فرما دو! اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہاں اسی سے چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں وہ اُس سے کہیں اچھی ہے جسے وہ جمع کر رہے ہیں۔

جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

یا اللہ درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر اور سلام جتنا تجھے پسند ہے اور جس پر تو راضی ہے۔

صلوٰة السعادة

امام سیوطی نے لکھا کہ:

''اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا محمد عدد ما فی علم الله صلوٰة دائمة بدوام ملك الله .

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے۔ ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو۔

صلوٰۃ کمالیہ

اس درود شریف پر دوام نسیان کی بیماری سے شفاء ہے اور حافظہ کے بڑھانے کا سبب ہے۔ درود شریف نماز مغرب اور عشاء کے بعد بلا تعداد پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا محمد ن النبی الکامل وعلٰی الہ کما لا نہایۃ لکما لك وعدد کمالہ .

''یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ نبی کامل پر اور آپ (ﷺ) کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج، ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہاء نہیں ہے اور اس نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

نبی کریم ﷺ کی زیارت

جواہر البحار میں ہے کہ یہ درود شریف ہر شب جمعہ کو پڑھنے سے حضور ﷺ کی زیارت ہوگی اور آپ ﷺ کی تشریف آوری لحد میں بھی ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا محمد ن النبی الامی الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ وعلٰی الہ واصحبہ وسلم۔

ترجمہ: ''یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نبی اُمی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر، بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو''۔

درود شریف

یہ درود شریف پڑھنے والا جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفاء میں رہتا ہے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا محمد طب القلوب و دوآئها وعافية الابدان وشفآئها ونور الابصار وضيائها وعلٰى آله وصحبه وسلم

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور اس کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر درود اور سلام بھیج۔

صلوٰۃ چشتیہ

اللھم صل علٰی سیّدنا محمد بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة

یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر ہر ذرہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی) دس کروڑ بار درود بھیج۔

صلوٰۃ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا ومولانا محمد معدنِ الجود والکرم وآلہ وَبَارِكْ وسلم ۔

''یا اللہ ہمارے سردار اور آقا کرم وسخا کی کان حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج''۔

الصلوٰۃ التفریجیۃ

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو دور کرتا اور اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کرتا ہے۔ یہ درود شریف ہمیشہ پڑھنے سے رزق میں وسعت ہوتی ہے اور حادثوں سے امن ہوتا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ

درود شریف نماز فجر کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھا جائے۔ ہر نماز پنجگانہ کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھا جائے۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔ کسی مراد کی مطلب برآری کے لیے ہے درود شریف چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ پڑھا جائے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃِ کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُ بِہِ الْعَقْدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِہٖ الرَّغَائِبُ وَحُسْنَ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَ الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفْسٍ ۢ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

"یا اللہ درود بھیج کامل اور پورا سلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہوں اور بادل آپ ﷺ کے چہرے مبارک کی برکت سے برستا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لحہ میں ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق درود و سلام بھیج"۔

صلوٰۃ النور الذاتی

اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھا جائے تو ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

یہ درود شریف ۵۰۰ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگنے سے حاجت پوری ہوتی ہے اور مشکل حل ہوتی ہے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی سَیِّدِنَا محمد ن النور الذاتی السیاری فی جمیع الاثار والاسماء والصفات وعلٰی آلہ وصحبہ وسلم ۔

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نورِ ذاتی ہیں۔ تمام اسماء وآثار وصفات میں سریان کیے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر سلام بھیج۔

قطب الاقطاب فرد الافراد غوث الاغواث

سیّدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ

کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ مَحَبَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلِكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُمْلِكَتِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذُ بِمُشَاهِدَتِكَ اِنْسَانُ عَيْنَ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبَ فِىْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ ۔ عَيْنَ اَعْيَانَ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمْ مِنْ نُّوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِىْ وَتُفْرِجُ بِهَا كُرْبَتِىْ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمِكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابِكَ وَجَرٰى بِهٖ قَلَمَكَ وَعَدَدَ الْاَمْطَارَ وَالْاَحْجَارُ وَالْاَشْجَارُ وَمَلٰٓئِكَةِ الْبِحَارُ وَجَمِيْعَ مَا خَلَقَ مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلٰى آخِرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ

(سعادۃ الدارین ۲۵۵)

سیّد المرسلین کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا مِّنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔

(سعادۃ الدارین ص:۲۳۲)

الصلوٰۃ الفاتحہ

عارف تیجانی فرماتے ہیں کہ ''جس نے اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس دن درود شریف پڑھنے والوں کو ملے گا''۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرُ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ ۔

ترجمہ: ''یا اللہ! درود و سلامؑ اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دینِ حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلت عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔

دعا والتجا، بارگاہ کبریا جل وعلا

یا رب ہمیں نبی کی محبت نصیب ہو
یہ لازوال ہے یہی دولت نصیب ہو
شام و سحر خیال شہ دوسرا رہے
طیبہ کے بام و در کی زیارت نصیب ہو
قول وعمل میں بھر دے صداقت کی روشنی
ایماں کا جوش، جذبۂ ملت نصیب ہو
تجھ کو جو ہے پسند وہ سیرت نصیب ہو
جسمیں تری رضا ہے وہ عادت نصیب ہو
محبوب دو جہاں جو شریعت کی جان ہیں
مرنے کے وقت ان کی زیارت نصیب ہو
محشر کے روز بہر شہیدان کربلا
پیارے نبی کا دامن رحمت نصیب ہو
ہم کو نہیں ہے دولت دنیا کی آرزو
مومن کے واسطے ہے جو عزت نصیب ہو
ترے رسول پاک کے صدقے میں اے خدا
گلزار خلد، گلشن جنت نصیب ہو
صدیق باصفا کی صداقت ملے ہمیں
فاروق باوفا کی عدالت نصیب ہو
عثمان کی طرح تو بنا دے سخی ہمیں
شیر خدا علی کی شجاعت نصیب ہو
تبلیغ دین خدمت اسلام کے لئے
رگ رگ میں زندگی کی حرارت نصیب ہو
اعدائے مصطفٰی کے نہ جائیں کبھی قریب
ارباب دین حق کی طریقت نصیب ہو
کچھ بھی نہیں ہے ظاہری آنکھوں کی روشنی
باطن کا حسن چشم بصیرت نصیب ہو
جو بھی قدم اٹھے وہ تری راہ میں اٹھے
جذبات احترام شریعت نصیب ہو
دل کو نماز و ذکر وعبادت کا شوق دے
قرآن کی پرخلوص تلاوت نصیب ہو
علم وکمال ضبط وتحمل کے ساتھ ساتھ
فکر وشعور و دانش وحکمت نصیب ہو
کرتے ہیں جو اہانت تنقیص مصطفٰی ﷺ
دنیا میں ان کو قصر مذلت نصیب ہو
دست وجبل ومیں گونجے حیات آفریں پیام
ٹوٹے دلوں کو امن ومسرت نصیب ہو

اے کاش میرے دیدۂ پرشوق کو نسیم
دربار مصطفٰی کی زیارت نصیب ہو

(از تبرکات حضرت علامہ نسیم بستوی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

سلا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آ گیا
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
مجھ سے خدمت کے
مصطفیٰ جانِ رحمت

م رضا

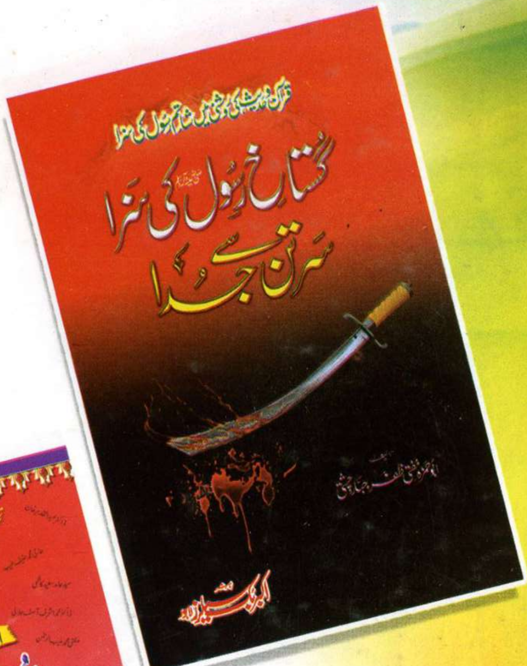
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
قدسی کہیں ہاں رضا
پہ لاکھوں سلام

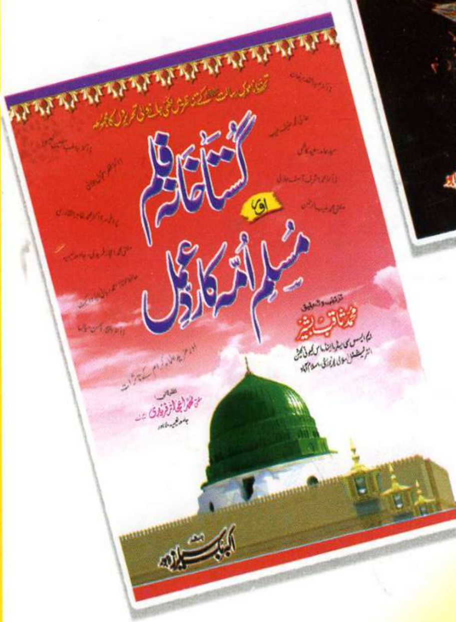

گستاخانہ قلم
اور
مسلم اُمہ کا ردِعمل

سلامِ رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں — اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آ گیا — اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا — موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم — اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب — تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام





ناشر
اکبر بُک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022